فتنہ دجال، اس سے بچاؤ کے طریقے اور
قیامت کی چھوٹی بڑی نشانیوں کا مدلل بیان

تفہیم کتاب و سنت
17

کتاب الدجال و اشراط الساعۃ

دجال اور علامتِ قیامت کی کتاب

تالیف و تخریج:
حافظ عمران ایوب لاہوری
تحقیق و افادات:
علامہ ناصر الدین البانی

تاریخ اشاعت ———— فروری 2011ء

مطبوعہ ———— حاجی حنیف پرنٹرز لاہور

ناشر

فقہ الحدیث پبلیکیشنز

لاہور - پاکستان

Phone: 0300-4206199

E-mail: fiqhulhadith@yahoo.com

Website: www.fiqhulhadith.com

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

Phone: 042-7321865

E-mail: nomania2000@hotmail.com

دنیاوی چمک دمک محض ایک جلوۂ سراب ہے جس کی فی الحقیقت کچھ حیثیت نہیں۔ اس بات سے کسی کو مفر نہیں کہ بالآخر یہ دنیا اپنی تمام تر رنگینیوں سمیت منتہائے اجل کو پہنچنے والی ہے۔ اس یقینی خبر کے باوجود آج انسانیت دنیا کی آرائش و زیبائش میں کھو کر اپنی عاقبت کو فراموش کر چکی ہے۔ ہر کسی کو دنیا کمانے، مال اکٹھا کرنے، جائیداد بنانے اور دنیوی عیش و آرام کا سامان جمع کرنے کی فکر ہے لیکن کسی کو اُخروی حساب کتاب اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کی کوئی فکر نہیں۔ (الا ماشاء اللہ)

ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کے سامنے واضح کر دیا جائے کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے جس دن دنیا میں گزارے ہوئے ہر لمحے کا حساب دینا ہوگا، لوگوں پر کیے ہوئے ظلم وستم، جھوٹ، دھوکہ، فریب، قطع رحمی، بری ہمسائیگی اور اپنے پرائے کی معمولی سے معمولی حق تلفی کا بھی جواب دینا پڑے گا اور وہ قیامت کا دن ہوگا جس کی اکثر و بیشتر علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ مستقبل قریب میں ظاہر ہونے والی ہیں کہ جس کے بعد کسی کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی لہٰذا جلد از جلد صراطِ مستقیم کو اختیار کر لینا چاہیے۔ بس یہ کتاب اسی کاوش کا مظہر ہے۔

اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں بالاستیعاب قیامت کی چھوٹی علامات بیان کی گئی ہیں۔ دوسرے حصے میں خروجِ دجال پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اور تیسرے حصے میں قیامت کی بڑی بڑی اور فیصلہ کن علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ قیامت کی چند چھوٹی علامات (جو چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر پہلے حصے میں نہیں آسکیں) خروجِ دجال کے ضمن میں آگئی ہیں۔ آخر میں چند متفرق مسائل

اور چند ضعیف روایات کے ساتھ ساتھ کتاب کا حاصل بحث اور خلاصہ بھی ''خاتمہ'' کے عنوان کے تحت نقل کر دیا گیا ہے تا کہ ایک نظر میں کتاب کے اہم مندرجات پر روشنی پڑ سکے۔

دورانِ تالیف اس چیز کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے کہ صرف وہی بات نقل کی جائے جو قرآن کریم اور صحیح احادیث سے ثابت ہو۔ ولائل کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ مزین کیا گیا ہے اور احادیث کی مکمل تخریج و تحقیق کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے، ہمارے اندر فکر آخرت پیدا فرمائے اور روز محشر ہمیں کامیاب وسرخرو کر دے۔ (آمین)

''وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت واليه انيب''

کتبہ

حافظ عمران ایوب لاہوری

بتاریخ : فروری 2011ء, بمطابق : صفر 1431ھ

فون: 0324-4474674 (مغرب تا عشاء)

ای میل: hfzimran_ayub@yahoo.com

ویب سائٹ: www.fiqhulhadith.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

مقدمہ

حصہ اول: قیامت کی چند چھوٹی علامات

حصہ دوم: فتنہ دجال اور اس سے بچاؤ کے طریقے

(70) فتنہ دجال

دجال سے بچاؤ کے طریقے

حصہ سوم: قیامت کی چند بڑی علامات

چند متفرق مسائل

مقدمہ

قیامت کا وقوع یقینی ہے لیکن اس کے وقت کی تعیین کرنا ناممکن ہے کیونکہ اس کا حتمی علم محض اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ تاہم اس کی علامات جا بجا نمودار ہوتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ قیامت کا وقوع قریب ہے۔ قیامت سے مراد وہ وقت ہے جب کائنات کا سارا ظاہری نظام تباہ و برباد ہو جائے گا، آسمان پھٹ جائے گا، ستارے ٹوٹ جائیں گے، زمین میں خوفناک زلزلہ آئے گا اور وہ اپنے اندر کے تمام خزانے نکال باہر پھینکے گی، سورج لپیٹ لیا جائے گا، سمندروں کو جلا دیا جائے گا، لوگ حیران و پریشان پھر رہے ہوں گے اور اگر کوئی اوپر دیکھ رہا ہو گا تو مارے دہشت کے اپنی طرف دیکھنے کی سکت بھی نہیں رکھتا ہو گا۔ پھر سب کو میدانِ محشر میں اکٹھا کر کے حساب لیا جائے گا۔ اُس دن ہر کوئی اپنے کیے کی جزا یا سزا پائے گا' بس وہی قیامت کا دن ہو گا۔

علاماتِ قیامت کا مفہوم

علاماتِ قیامت کے لیے عربی میں اشـراط السـاعة کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اشـراط جمع ہے شـــرط کی اور اس کا معنی علامات ہے۔ امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے یہی وضاحت فرمائی ہے۔[1] امام جوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اشراط الساعة سے مراد ہے قیامت کی علامات اور وہ اسباب جو وقوعِ قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے۔[2] قرآن کریم کی جس آیت میں علاماتِ قیامت کے لیے ﴿ أَشْــرَاطُهَــا ﴾ کا ذکر ہے، امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت کی علامات اور نشانیاں ہیں۔[3] نیز الساعة کا معنی ہے ''وقت'' یعنی وہ وقت جس میں قیامت قائم ہوگی۔

اصطلاحاً علاماتِ قیامت سے مراد روزِ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی وہ نشانیاں ہیں جو قیامت کی آمد پر دلالت کرتی ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ علاماتِ قیامت سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو وقوعِ قیامت سے

---

(۱) [النهاية فى غريب الحديث (۲/ ٤٦٠)]

(۲) [الصحاح للجوهرى (۳/ ۱۳٦)]

(۳) [الجامع لاحكام القرآن للقرطبى (۱٦/ ۲٤٠)]

پہلے ظاہر ہوں گی۔[1] امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ علاماتِ قیامت سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو قیامت کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔[2] حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیاتِ اولیٰ (پہلی دنیوی زندگی) کے خاتمے کی کچھ علامات ہیں، انہی کو علاماتِ قیامت کہا جاتا ہے۔[3]

معلوم ہوا کہ اشراط الساعۃ سے مراد وہ نشانیاں اور علامات ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی یا جو قیامت کے وقوع پر دلالت کریں گی۔ بالفاظِ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ علاماتِ قیامت سے مراد وہ حادثات وواقعات ہیں جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے پیش گوئیاں فرمائی تھیں کہ قیامت سے پہلے یا آخری زمانے میں اُن کا ظہور ہوگا۔

علاماتِ قیامت کا ذکر قرآنِ کریم میں

علاماتِ قیامت کا جملہ قرآن کریم میں یوں ذکر کیا گیا ہے کہ ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا﴾ [محمد : ۱۸] ''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے یقیناً اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔''

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ (قیامت کی یہ نشانیاں) قیامت کے قریب ہونے کی علامات ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''یہ محمد (ﷺ) بھی اگلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والے ہیں۔ آنے والی (قیامت) قریب آن پہنچی۔''[4] اور فرمایا ''اور قیامت قریب آن پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔''[5] اور فرمایا ''اللہ کا حکم (عذاب گویا) آ ہی پہنچا تو (کافرو!) اس کے لیے جلدی مت کرو۔''[6] اور فرمایا ''لوگوں کا حساب (اعمال کا وقت) نزدیک آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے اس سے) اعراض کر رہے ہیں۔''[7] رسول اللہ ﷺ کی بعثت بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے کیونکہ آپ تو خاتم الرسل ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل اور تمام جہانوں پر اپنی حجت کو پورا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی علامات کے بارے میں اس قدر تفصیل اور وضاحت کے ساتھ خبر دی ہے کہ آپ سے پہلے کسی بھی نبی نے اس قدر تفصیل کے ساتھ خبر نہیں دی۔[8]

---

(۱) [فتح الباری (۹۷/۱۳)]
(۲) [البعث والنشور (ص: ۶۹)]
(۳) [المنهاج فی شعب الایمان (۲۲/۱)]
(۴) [النجم: ۵۶ ـ ۵۷]
(۵) [القمر: ۱]
(۶) [النحل: ۱]
(۷) [الانبياء: ۱]
(۸) [تفسیر ابن کثیر (۱۵۹/۴)]

علاماتِ قیامت کا ذکر حدیثِ نبوی میں

متعدد احادیث میں بھی علاماتِ قیامت کا جملہ مذکور ہے جیسا کہ وہ روایت جس میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور قیامت کے متعلق دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا ہے اسے سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں (آپ نے مزید فرمایا کہ) ﴿ وَ لٰکِنْ سَاُحَدِّثُکَ عَنْ اَشْرَاطِھَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا وَ اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاۃُ الْاِبِلِ الْبُھْمِ فِی الْبُنْیَانِ ﴾ ''البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی اور جب سیاہ فام چرواہے بلند و بالا عمارتیں بنانے میں آپس میں فخر کریں گے۔''(۱) اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ صحابہ قیامت کا ذکر کر رہے تھے تو نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ﴿ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشْرَ آیَاتٍ ... ﴾ ''بلاشبہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے اس کی دس نشانیاں دیکھو گے۔''(۲)

علاماتِ قیامت کا مقصد

یہ فطری امر ہے کہ انسان کا دل اسی چیز پر مطمئن ہوتا ہے جسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اور جسے کبھی دیکھا نہ ہو اس کے متعلق شکوک و شبہات کا ہی شکار رہتا ہے۔ اس بات کا ثبوت رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے ﴿ لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَۃِ ... ﴾ ''سنی سنائی بات آنکھوں دیکھی جیسی نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کام کی خبر دی جو ان کی قوم نے بچھڑے کے متعلق کیا تھا (یعنی اسے معبود بنا لیا تھا) تو انہوں نے تختیاں نہیں پھینکیں لیکن جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے قوم کا کیا دھرا دیکھ لیا تو تختیاں پھینک دیں اور وہ ٹوٹ گئیں۔''(۳)

علاوہ ازیں دیکھنے سے قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے اس کی دلیل قرآن کریم میں مذکور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بھی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا

---

(۱) [بخاری (۵۰) کتاب الإیمان : باب سؤال جبریل النبی عن الإسلام والإیمان والإحسان، مسلم (۱۰) ترمذی (۲۶۱۰) ابوداؤد (۴۶۹۶) نسائی (۵۱۰۰) ابن ماجۃ (۵۰) احمد (۵/۱)]

(۲) [مسلم (۲۹۰۱) کتاب الفتن : باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ، ترمذی (۲۱۸۳) احمد (۱۰/۴)]

(۳) [**صحیح** : صحیح الجامع (۵۳۷۴) تخریج المشکاۃ (۵۷۳۸) مسند احمد (۲۷۱/۱) مستدرک حاکم (۳۲۱/۲) ابن حبان (۶۲۱۳) ابن عدی فی الکامل (۲۵۹۶) خطیب فی التاریخ (۵۶/۶) مسند شھاب (۱۱۸۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعۃ الحدیثیۃ (۲۴۴۷،۱۸۴۲)]

﴿ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾ [البقرة : ٢٦٠] ''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تمہیں ایمان نہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی، فرمایا چار پرندے لو، ان کے ٹکڑے کر ڈالو، پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو' پھر انہیں پکارو تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے، حکمتوں والا ہے۔''

اس بشری و فطری جذبہ کے باوجود ایک خالص موحد مسلمان کا اُن تمام غیبی اُمور پر بھی پختہ ایمان ہوتا ہے جن کا ذکر کتاب و سنت میں کیا گیا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا لیکن اُمتِ مسلمہ کے تمام افراد وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات پر بلا تردد متفق ہیں۔ اسی طرح سب مسلمان بغیر دیکھے فرشتوں کے وجود اور یومِ آخرت کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ انہی غیب پر ایمان رکھنے والے متقی مومنوں کا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی ابتدا میں تذکرہ فرمایا ہے اور یہ وضاحت فرمائی ہے کہ یہی لوگ متقی و پرہیز گار ہیں اور انہی کو قرآن کریم ہدایت دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

﴿الٓمٓ ۝ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ....﴾ [البقرة : ١-٤] ''الم۔ اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیز گاروں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔''

لیکن چونکہ ایمان میں کمی بیشی برحق ہے [1] لہٰذا اس مادی و پرفتن دور میں اور ماحولیاتی اثرات کے باعث ایک خالص مومن کے ایمان میں بھی کمی آجانا کوئی امر محال نہیں۔ دنیاداروں میں رہتے ہوئے عیش پرستی، حرص و طمع، طلبِ جاہ اور علوفی الارض کی تلاش میں مسلمان آخرت کے حساب کتاب کو بھلا کر محض اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے ہی شب و روز محنت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بس علاماتِ قیامت کا مقصد یہی ہے کہ ایسے بے راہ مسلمانوں کے سامنے جا بجا وہ نقوش و اثرات پیش کر دیئے جائیں جن سے ان کا ایمان بالآخرت دوبارہ مضبوط ہو جائے اور وہ اپنے دلوں میں فکرِ آخرت پیدا کر کے دنیا میں محرمات سے اجتناب اور اعمالِ صالحہ کی کثرت کے ذریعے آخرت کی کامیابی کے لیے تیاری شروع کر دیں۔

علاماتِ قیامت کا وقوع یقینی ہے

قیامت سے پہلے رونما ہونے والے حالات و واقعات کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے

---

(١) [الانفال : ٢]، [التوبة : ١٢٤]، [الكهف : ١٣]، [بخاری (٤٤) کتاب الایمان : باب زیادة الایمان ونقصانه، مسلم (١٩٣) ترمذی (٢٥٩٣)] اس مسئلے کی مزید تفصیل اور مفصل دلائل کے لیے اسی سیریز کی پہلی کتاب "**ایمان کی کتاب**" ملاحظہ فرمائیے۔]

جو بھی خبر بیان ہوئی ہے وہ یقیناً برحق ہے اور لازماً واقع ہو کر رہے گی۔ اولاً تو تمام مسلمانوں کا اس پر کامل ایمان ہونا چاہیے جیسا کہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی اطاعت واتباع کا بھی حکم دیا گیا ہے[1] اور آپ کے نافرمان کو آتشِ جہنم میں داخلے کی وعید سنائی گئی ہے۔[2] شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تیس (۳۰) سے زیادہ مقامات پر رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے، اپنی اطاعت کو آپ ﷺ کی اطاعت کے ساتھ اور اپنی مخالفت کو آپ ﷺ کی مخالفت کے ساتھ ملایا ہے جیسا کہ (ہمیشہ) اپنے نام کو آپ ﷺ کے نام کے ساتھ ملایا ہے۔[3]

ایمان کے اصول اور لوازم میں بھی یہ چیز شامل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ ہر خبر کی پختہ تصدیق کی جائے اور اور اس کی صحت پر کامل یقین رکھا جائے کیونکہ آپ ﷺ کی ہر خبر کی بنیاد وحیِ الٰہی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : ۳۔۴] ''وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے۔ وہ تو وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔'' اور ایک دوسرے مقام پر نبی کریم ﷺ کے متعلق فرمایا کہ ﴿ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ [الزمر : ۳۳] ''اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ متقی ہیں۔'' یہ تو نبوت و رسالت کے بعد کی بات ہے آپ ﷺ تو بعثت سے پہلے بھی صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ کی بیان کردہ ہر پیش گوئی کا مستقبل میں بعینہٖ رونما ہونا آپ کے معجزات اور نبوت کی نشانیوں میں سے بھی ہے۔

بہرحال یہ تو بات تھی ایمان وایقان کی، دوسری طرف اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی بیان کردہ ہر پیش گوئی بعد میں بعینہٖ ثابت ہوئی۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ قیامت سے پہلے بیت المقدس فتح ہوگا تو 18 ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں نے قبلہ اول بیت المقدس کو فتح کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں جنگ کریں گی جبکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا تو یہ پیش گوئی جنگ جمل اور جنگ صفین کی صورت میں پوری ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ارضِ حجاز سے آگ روشن ہوگی تو 654 ہجری میں مدینہ کے لوگوں نے اس آگ کو بھی دیکھ لیا۔

علاوہ ازیں اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت کی جو علامات بیان کی تھیں ان میں سے چھوٹی علامات تو تقریباً ساری ہی ظاہر ہو چکی ہیں جیسا کہ زنا کاری کا پھیل جانا، موسیقی کا عام ہو جانا، علم کا

---

(۱) [آل عمران : ۳۱، ۳۲، ۱۳۲]، [النساء : ۸۰]، [الحشر : ۷]، [الفتح : ۱۷]

(۲) [الجن : ۲۳]، [النساء : ۱٤]

(۳) [مجموع الفتاوی لابن تیمیة (۱۹/۱۰۳)]

اٹھ جانا، جہالت کا پھیل جانا، نشر و اشاعت کے کام کا عروج پر ہونا، عورتوں کا تجارت میں شرکت کرنا، امانت اٹھ جانا، جھوٹ پھیل جانا، حق چھپانا، جھوٹی گواہی دینا اور قتل و غارت کا عام ہو جانا وغیرہ۔ بعینہٖ قیامت کی بڑی علامات (جیسے دجال اور امام مہدی کا ظہور اور عیسیٰ علیہ السلام کا نزول وغیرہ) اور چند چھوٹی علامات جو ابھی ظاہر نہیں ہوئیں (جیسے قحطان کے ایک آدمی کا حکمران بننا اور جہجاہ نامی شخص کا بادشاہ بننا وغیرہ) وہ بھی ظاہر ہو کر رہیں گی اور بالآخر قیامت آ کر رہے گی۔

علاماتِ قیامت سے متعلقہ ایک ضروری وضاحت

یہاں یہ واضح رہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے حالات و واقعات سے متعلقہ نبوی پیش گوئیوں میں من مانی تاویلات کرنا درست نہیں بلکہ انہیں من وعن قبول کرنا اور ظاہری معنی پر ہی محمول کرنا زیادہ قرین قیاس ہے۔ چنانچہ اگر احادیث میں دجال یا امام مہدی کے ظہور کا ذکر ملتا ہے تو ان سے حقیقی طور پر یہ شخصیات ہی مراد ہیں کوئی قوم، قوت و طاقت یا کوئی بھی مجدد یا عادل و منصف حکمران نہیں۔ جیسا کہ بعض حضرات نے دجال کی تاویل کرتے ہوئے اس سے امریکہ اور اسرائیل مراد لیا ہے، اسی طرح دجال کے ماتھے پر لکھے ہوئے ''ک۔ف۔ر'' سے اسرائیل کا K-F-R جنگی طیارہ مراد لیا ہے اور کچھ نے دجال کی پیش گوئی سے ہر وہ طاقت مراد لی ہے جو دجل و فریب میں حد درجہ بڑھ کر ہو اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو۔ حالانکہ آئندہ اوراق میں ذکر کردہ صحیح احادیث سے ان تاویلات کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ دجال کوئی قوم یا بدی کی طاقت نہیں بلکہ ایک متعین شخص ہے جو اولادِ آدم میں سے ہوگا، بس اسے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم آزمائش بنایا ہوگا لہٰذا اسے کچھ ایسی طاقتیں عطا کی ہوں گی جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کافی مؤثر ہوں گی۔

اسی طرح امام مہدی کی پیش گوئی کا انطباق کچھ حضرات ہر عادل و منصف حکمران پر کرتے ہیں، جبکہ بعض نے ہر تجدید دین کا کام کرنے والے پر اس کا انطباق کیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ امام مہدی سے بھی ایک خاص شخصیت مراد ہے جس کی چند علامات صحیح احادیث میں موجود ہیں، اس کا خاص نام مذکور ہے، اس کے والد کا نام مذکور ہے، اس کی نسل کی وضاحت ہے۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس سے ہر مجدد مراد لے لیا جائے؟

بعض احادیث میں یہ پیش گوئی مذکور ہے کہ قیامت سے پہلے دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ تو اب پہاڑ سے مراد پہاڑ ہی لیا جائے گا اور ان الفاظ کو حقیقت پر ہی محمول کیا جائے گا کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ کانوں میں سونا پیدا کر سکتے ہیں اسی طرح کسی دریا یا سمندر سے بھی ایسا خزانہ ظاہر فرما سکتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات نے یہاں بھی تاویل سے کام لیا اور کہا کہ سونے کے پہاڑ سے مراد پٹرول ہے۔ حالانکہ اگر اس موضوع سے متعلقہ تمام

احادیث کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پہاڑ کا ظہور مسلمانوں کے لیے ایک فتنہ ہوگا جبکہ اہل عرب پٹرول کو بطورِ نعمت استعمال کر رہے ہیں، حدیث کے مطابق یہ پہاڑ دریائے فرات کے ساتھ ہی خاص ہوگا جبکہ پٹرول تو ہر دریا، سمندر بلکہ خشکی سے بھی نکالا جا رہا ہے۔ پھر فرمانِ نبوی کے مطابق اس خزانے پر بہت بڑی جنگ ہوگی جس میں 99 فیصد لوگ قتل ہو جائیں گے جبکہ پٹرول ظاہر ہوئے ایک عرصہ ہوا لیکن کبھی کسی نے اس مقام پر اتنی بڑی جنگ نہیں دیکھی۔ بہر حال یہ تاویل بھی درست نہیں اور اس کی تردید کے اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے یہودیوں کے خلاف جنگ میں پتھر اور درخت پکار پکار کر یہودیوں کی نشاندہی کریں گے تو اس پر بھی تمام مسلمانوں کا ایمان ہونا چاہیے کہ گو پتھر اور درخت قوتِ گویائی نہیں رکھتے لیکن قیامت کے قریب اللہ کے حکم سے یہ بھی کلام کریں گے۔ اسی طرح بعض احادیث میں درندوں کے انسانوں سے ہم کلام ہونے کا بھی ذکر ہے تو یقیناً ایسا بھی واقع ہوگا۔ اسی طرح احادیث میں ذکر ہے کہ قبل از قیامت زمین سے ایک جانور ''دابۃ الارض'' نکلے گا اور لوگوں سے کلام کرے گا تو اس سے بھی بلا تاویل وہ خاص جانور ہی مراد لیا جائے گا۔ اسی طرح کچھ نبوی پیش گوئیوں میں خاص علاقہ جات کا بھی ذکر ہے جیسا کہ قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کرنے والا پہلا اسلامی لشکر جنتی ہے اور مکہ و مدینہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا وغیرہ وغیرہ تو اس طرح کی پیش گوئیوں میں بھی وہی مخصوص علاقے مراد ہوں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبوی پیش گوئیوں کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ''ایک قسم'' شخصیات(1) سے متعلقہ پیش گوئیوں پر مشتمل ہے، ایسی پیش گوئیوں کا اطلاق بلا تاویل انہی خاص شخصیات پر کیا جائے گا۔ ''دوسری قسم'' علاقہ جات سے متعلقہ ہے، ان میں سے کچھ پیش گوئیوں میں تو علاقوں کی وضاحت ہے جیسا کہ مکہ و مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوگا وغیرہ تو اس صورت میں مکہ و مدینہ سے مکہ و مدینہ ہی مراد لیا جائے گا، البتہ کچھ پیش گوئیوں میں مبہم انداز بھی اختیار کیا گیا ہے جیسا کہ مشرق کی طرف سے ایک لشکر آئے گا وغیرہ۔ تو ایسے علاقوں کی تعیین بھی از خود نہیں کی جائے گی بلکہ دیگر روایات میں ہی اس کی وضاحت تلاش کی جائے گی اور آثار و علامات کے ذریعے ان کی تعیین کی جائے گی، اسی طرح اگر اس مبہم علاقے کی تعیین کسی صحابی سے منقول ہو تو اسی کو ترجیح دی جائے گی۔ ''تیسری قسم'' غیر مرئی اشیاء(2) سے متعلقہ پیش گوئیوں پر مشتمل ہے تو انہیں بھی من و عن تسلیم کیا جائے گا۔ اگرچہ کچھ عقل پرست حضرات ایسی پیش گوئیوں کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور محض دیکھی سنی جانے والی اشیاء کے

---

(۱) [یعنی قائم بالذات اور اپنا مستقل وجود رکھنے والی اشیاء خواہ جاندار ہوں یا بے جان جیسے دجال، امام مہدی، دابۃ الارض، درخت اور پتھر وغیرہ۔]

(۲) [یعنی ایسی اشیاء جنہیں دیکھا نہیں جا سکتا جیسے گھروں میں بارش کے قطروں کی مانند فتنوں کا گرنا وغیرہ۔]

وجود کو ہی تسلیم کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت سی اشیاء ایسی ہیں جو دیکھی سنی نہیں جا سکتیں لیکن ان کا وجود ہے اور کوئی بھی ان کا منکر نہیں جیسے روح، درد اور عقل وغیرہ۔ بہر حال کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے اہل اسلام کا ہر اس بات پر کامل ایمان ہونا چاہیے جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہے خواہ وہ عقل میں آئے یا نہ۔[1]

علاماتِ قیامت کی اقسام

اہل علم نے علاماتِ قیامت کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

(1) علاماتِ صغریٰ (یعنی چھوٹی علامات) (2) علاماتِ کبریٰ (یعنی بڑی علامات)

علاماتِ صغریٰ سے مراد وہ علامات ہیں جن کے متعلق کوئی ایسی دلیل مل جائے کہ قیامت سے پہلے ان کا وقوع ہوگا اور وہ ان دس علامات میں سے نہ ہوں جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی۔ یہ علامات بہت زیادہ اور مختلف الانواع ہیں۔ ان علامات کے ظہور کا آغاز عہد نبوی سے ہی ہو چکا ہے اور علاماتِ کبریٰ کے ظہور تک ان کا تسلسل قائم رہے گا یعنی ان علامات میں سے کچھ ایسی ہیں جو عہد نبوی کے انتہائی قریب ہیں جیسے فتح بیت المقدس، کچھ ایسی ہیں جو عہد نبوی سے بعید ہیں جیسے ارضِ حجاز سے آگ کا روشن ہونا اور کچھ ایسی ہیں جو علاماتِ کبریٰ کے قریب ظاہر ہوں گی جیسے جہجاہ نامی شخص کا حکمران بننا یا عالمی جنگ وغیرہ۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ کسی امر کا قیامت کی علامت ہونا اس کی مدح یا مذمت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ اس کا مقصد محض قربِ قیامت کو ظاہر کرنا ہے، لہٰذا یہ علامات ممدوح (لائق تعریف) بھی ہو سکتی ہیں جیسے بعثتِ نبوی، واقعہ شق قمر اور فتح بیت المقدس وغیرہ اور مذموم بھی جیسے جہالت کا پھیل جانا، بدکاری کا عام ہو جانا، قتل وغارت بڑھ جانا اور عالمی جنگ وغیرہ۔

علاماتِ کبریٰ سے مراد وہ علامات ہیں جو قیامت کے انتہائی قریب ظاہر ہوں گی یعنی جب ان کا ظہور ہوگا تو قیامت بالکل قریب ہوگی جیسے دجال، امام مہدی، عیسیٰ علیہ السلام اور یاجوج ماجوج وغیرہ۔ انہیں کبریٰ کا نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ بہت بڑی بڑی علامات ہوں گی۔ بہر حال آئندہ اوراق میں بالترتیب پہلے چھوٹی اور پھر بڑی علامات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

---

(۱) [اس موضوع پر مزید تفصیلی بحث دیکھنے کے لیے عصر حاضر کے معروف ریسرچ سکالر حافظ مبشر حسین لاہوری کی کتاب ''پیش گوئیوں کی حقیقت'' کا مطالعہ مفید ہے۔]

- حصہ اول: قیامت کی چند چھوٹی علامات
- حصہ دوم: فتنہ دجال اور اس سے بچاؤ کے طریقے
- حصہ سوم: قیامت کی چند بڑی علامات
- چند متفرق مسائل
- چند ضعیف احادیث
- خاتمہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا﴾ [محمد : ۱۸]

"تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آ جائے یقیناً اس کی علامات تو آ چکی ہیں۔"

حدیث نبوی ہے کہ

﴿إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ﴾

"بلاشبہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے اس کی دس نشانیاں دیکھو گے۔"

[مسلم (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳)]

حصہ اول

اشراط القیامۃ الصغری — قیامت کی چند چھوٹی علامات

① نبی کریم ﷺ کی بعثت اور وفات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿ بُعِثْتُ اَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ ضَمَّ السَّبَّابَةَ وَ الْوُسْطٰى ﴾ ''میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دو انگلیاں۔ پھر آپ نے (اپنی) انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا لیا۔''(۱)

(2) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں خیمے سے باہر صحن میں ہی بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا، عوف اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ (خیمہ چھوٹا ہے اس لیے) کیا سارا ہی اندر آ جاؤں؟ آپ نے فرمایا، ہاں! آ جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا ﴿ يَا عَوْفُ! احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اِحْدَاهُنَّ مَوْتِي ... ﴾ ''اے عوف! قیامت سے پہلے چھ علامات یاد رکھنا جن میں سے ایک میری وفات بھی ہے۔''(۲)

② چاند کا دو ٹکڑے ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ① ﴾ [القمر : ۱] ''قیامت قریب آن پہنچی اور چاند پھٹ گیا۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ یہ (چاند پھٹنے کا) واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہی رونما ہوا تھا جیسا کہ صحیح اسانید کے ساتھ بہت سی احادیث متواترہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ اس بات پر تمام علما کا اتفاق ہے کہ شق قمر کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں رونما ہوا تھا اور یہ واقعہ آپ کے عظیم الشان معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔(۳)

اس حوالے سے صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ﴿ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمْ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ ﴾ ''اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ

---

(۱) [بخاری (٦٥٠٤) كتاب الرقاق : باب بعثت انا والساعة كهاتين، مسلم (٢٩٥١)]

(۲) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (٧٩٥٦) صحيح ابن ماجه (٣٢٦٧) التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان (٦٦٤٠) ابن ماجه (٤٠٣٢) كتاب الفتن : باب اشراط الساعة، ابن حبان (٦٦٧٥)]

(۳) [تفسير ابن كثير (٣٣/٦)]

مطالبہ کیا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں چاند دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دکھا دیا۔''[۱] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔[۲] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ درج بالا سورۂ قمر کی آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں پیش آیا تھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے آگے تھا اور دوسرا پہاڑ کے پیچھے تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ﴾ ''اے اللہ! تو گواہ رہنا۔''[۳] اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی رَاَیْتُ الْجَبَلَ مِنْ بَیْنِ فَرْجَتَیِ الْقَمَرِ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چاند شق ہو گیا تھا حتی کہ میں نے چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان میں سے پہاڑ کو دیکھا۔''[۴]

بعض جدید مفکرین کی طرف سے اس واقعہ پر دو طرح کے اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں کہ چاند جیسے عظیم کُرے کے دو ٹکڑے ہو جائیں اور سینکڑوں میل کے فاصلے تک ایک دوسرے سے دور جانے کے بعد پھر باہم جڑ جائیں۔ دوسرے یہ کہ اگر ایسا ہوا ہوتا تو دنیا میں مشہور ہو جاتا، تاریخوں میں اس کا ذکر آتا اور علم نجوم کی کتابوں میں اسے بیان کیا جاتا۔ درحقیقت یہ دونوں اعتراضات بے وزن ہیں۔ جہاں تک اس کے امکان کی بحث ہے، قدیم زمانے میں تو شاید وہ چل بھی سکتی تھی لیکن موجودہ دور میں سیاروں کی ساخت کے متعلق انسان کو جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی بنا پر یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک کرہ اپنے اندر آتش فشانی کے باعث پھٹ جائے اور اس زبردست انفجار سے اس کے دو ٹکڑے دور تک چلے جائیں اور پھر اپنے مرکز کی مقناطیسی قوت کے سبب سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ آملیں۔ رہا دوسرا اعتراض تو وہ اس لیے بے وزن ہے کہ یہ واقعہ اچانک بس ایک لحظہ کے لیے پیش آیا تھا۔ ضروری نہیں تھا کہ اُس خاص لمحے میں دنیا بھر کی نگاہیں چاند کی طرف لگی ہوئی ہوں۔ اس سے کوئی دھماکہ نہیں ہوا تھا کہ لوگوں کی توجہ اس کی طرف منعطف ہوتی۔ پہلے سے کوئی اطلاع اس کی نہ تھی کہ لوگ اس کے منتظر ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔ پوری روئے زمین پر اسے دیکھا بھی نہیں جا سکتا تھا، بلکہ صرف عرب اور اس کے مشرقی جانب کے ممالک ہی میں اس وقت چاند نکلا ہوا تھا۔ تاریخ نگاری کا ذوق اور فن بھی اس وقت تک اتنا ترقی یافتہ نہ تھا کہ مشرقی ممالک میں جن لوگوں نے اسے دیکھا ہوتا وہ اسے ثبت کر لیتے اور کسی مؤرخ کے پاس شہادتیں جمع ہوتیں اور وہ تاریخ کی کسی کتاب میں ان کو درج کر لیتا۔ تاہم مالا بار کی تاریخوں میں یہ ذکر آیا ہے کہ اس رات وہاں کے راجہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ رہیں علم نجوم کی کتابیں اور جنتریاں تو

---

(۱) [بخاری (۳۸٦۸) کتاب مناقب الانصار : باب انشقاق القمر]

(۲) [بخاری (٤۸٦٦) کتاب التفسیر : باب وانشق القمر]

(۳) [دلائل النبوۃ للبیھقی (۲٦۷/۲) مسلم (۲۸۰۰) کتاب صفات المنافقین، ترمذی (۳۲۸۵)]

(٤) [صحیح : احمد (٤۱۳/۱)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۳۹۲٤)]

ان میں اس کا ذکر آنا صرف اُس حالت میں ضروری تھا جبکہ چاند کی رفتار اور اس کی گردش کے راستے اور اس کے طلوع وغروب کے اوقات میں اس سے کوئی فرق واقع ہوا ہوتا۔ یہ صورت چونکہ پیش نہیں آئی اس لیے قدیم زمانے کے اہل تنجیم کی توجہ اس کی طرف منعطف نہیں ہوئی۔ اس زمانے میں رصد گاہیں اس حد تک ترقی یافتہ نہ تھیں کہ افلاک میں پیش آنے والے ہر واقعہ کا نوٹس لیتیں اور اس کو ریکارڈ کر لیتیں۔[۱]

③ بیت المقدس فتح ہوگا

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ... ﴾ ''قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو؛ میری وفات پھر بیت المقدس کی فتح۔''[۲]

بیت المقدس فلسطین کا شہر اور دار الحکومت ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا۔ بیت المقدس کو القدس بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ بھی واقع ہے۔ مسلمان تبدیلی قبلہ سے قبل اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا فاصلہ تقریباً 1300 کلومیٹر ہے۔[۳]

فتح بیت المقدس کی پیش گوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں پوری ہوئی اور 18 ہجری میں مسلمانوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا اور اسے یہود و نصاریٰ سے آزاد کرا لیا۔ 1099ء میں عیسائیوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کر لیا تو 1187ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے اسے آزاد کرا لیا۔ اب پھر اس پر یہودی قابض ہیں لیکن ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب مسلمان دوبارہ اسے آزاد کرا لیں گے۔

④ طاعون کی وبا پھیلے گی

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ... ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ﴾ ''قیامت سے پہلے چھ علامتیں شمار کرو... پھر تم میں ایک وبا شدت سے پھیل جائے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیلتا ہے۔''[۴]

طاعون ایک متعدی بیماری ہے جو ایک امعائیہ (enterobacteria) جراثیم، یریسینہ طاعونی (Yersinia

---

(۱) [ماخوذ از ، تفهيم الاحاديث (٤٧٨/٨)]

(۲) [بخاری (٣١٧٦) كتاب الجزية : باب ما يحذر من الغدر ، ابن ماجه (٤٠٤٢)]

(۳) [ماخوذ از ، آن لائن آزاد دائرة المعارف " ویکیپیڈیا " (بيت المقدس)]

(٤) [بخاری (٣١٧٦) كتاب الجزية : باب ما يحذر من الغدر ، ابن ماجه (٤٠٤٢)]

pestis) کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ متعدی بیماری انتہائی مہلک شمار کی جانے والی ایک بیماری ہے، جس کے علاج میں کوتاہی کے باعث اس کی شرح اموات 50 سے 90 فیصد ہوتی ہے۔(۱)

طاعون کی وبا پھیلنے کا جو ذکر درج بالا حدیث میں ہے اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ بتایا جاتا ہے کہ ((اَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ ظَهَرَتْ فِيْ طَاعُوْنِ عَمْوَاسَ)) "یہ نشانی طاعونِ عمواس میں ظاہر ہو چکی ہے۔"(۲) طاعونِ عمواس 18 ہجری میں پھیلی تھی جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے تھے حتیٰ کہ کچھ صحابہ بھی فوت ہوئے۔ امین الامت حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی انہی میں تھے۔

⑤ ارضِ حجاز سے آگ کا ظہور ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرَى ﴾ "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ارضِ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ(۳) شہر میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔"(۴)

امام نووی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق یہ آگ 654 ہجری میں مدینہ کے مشرقی جانب حرہ کے پیچھے سے ظاہر ہو چکی ہے۔(۵) اسی طرح امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے شیخ شہاب الدین ابوشامہ رحمہ اللہ (اپنے زمانے کے شیخ المحدثین اور استاد المؤرخین) کے حوالے سے بھی یہ بات نقل فرمائی ہے کہ 654 ہجری میں 5 جمادی الآخرہ کو بروز جمعہ مدینہ منورہ کی ایک وادی میں آگ روشن ہوئی تھی جس کی روشنی میں لوگ رات کو سفر کر لیتے تھے اور یہ آگ ایک ماہ مسلسل روشن رہی تھی۔(۶) یہاں یہ یاد رہے کہ قیامت کے بالکل قریب ایک دوسری آگ بھی ظاہر ہوگی جو لوگوں کو محشر کی جانب ہانکے گی، وہ اِس آگ کے علاوہ ہوگی جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے یہ وضاحت فرمائی ہے۔(۷)

⑥ ترکوں سے جنگ ہوگی

(1) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ

---

(۱) [ماخوذ از ، آن لائن آزاد دائرۃ المعارف "ویکیپیڈیا" (طاعون)]

(۲) [فتح الباری (۲۷۸/۶)]

(۳) [بصریٰ شام کا ایک معروف شہر ہے جسے حوران بھی کہا جاتا ہے، دمشق اور اس کے درمیان تین دن کی مسافت ہے، مسلمانوں نے اسے ۱۳ ہجری میں فتح کیا تھا۔[معجم البلدان (۱/ ٤٤١) فتح الباری (۸۰/۱۳)]

(٤) [بخاری (۷۱۱۸) کتاب الفتن : باب خروج النار ، مسلم (۲۹۰۲)]

(٥) [شرح مسلم للنووی (۲۸/۱۸)]

(٦) [النہایۃ فی الفتن والملاحم (۱/ ۲٦-۲۷)]

(۷) [فتح الباری (۷۹/۱۳)]

تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ نِعَالَ الشَّعْرِ وَإِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُقَاتِلُوْا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوْهِ كَانَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ﴾ ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوتے ہیں اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے چوڑے ہوں گے گویا وہ ڈھالیں ہیں چمڑا جمی ہوئی (یعنی بہت موٹے منہ والے ہوں گے)۔''[۱]

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَانَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ﴾ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک موٹی پھیلی ہوئی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بند چمڑا لگی ہوئی ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔''[۲]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ ہوگی اور ترکوں کی چند صفات بھی یہاں بیان ہوئی ہیں۔ پھر دوبارہ ایک قوم کے ساتھ جنگ کا ذکر ہے جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوں گے۔ علامہ عینی رحمہ اللہ کی توضیح کے مطابق یہ بھی ترکوں میں سے ہی ہیں۔[۳] تاہم حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق یہ قوم ترکوں کے علاوہ ہے اور اسماعیلی کی روایت کے مطابق اصحاب بابک کی جوتیاں بالوں کی ہوا کرتی تھیں۔ بابک کو خرمی بھی کہا جاتا تھا جو کہ زنادقہ کا ایک گروہ تھا، انہوں نے بہت سی حرام اشیاء کو مباح بنا لیا تھا، مامون الرشید کے دورِ حکومت میں ان کے پاس بہت قوت و طاقت تھی، اسی وجہ سے انہوں نے بہت سے عجمی علاقوں (جیسے طبرستان اور رے وغیرہ) پر غلبہ پالیا تھا۔ پھر معتصم کے زمانے میں انہیں قتل کر دیا گیا۔ ان کا خروج ۲۰۱ ہجری کے قریب ہوا اور ۲۲۰ ہجری کے قریب انہیں قتل کر دیا گیا۔[٤]

علاوہ ازیں ترکوں سے کون لوگ مراد ہیں تو امام خطابی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق ترکوں سے مراد بنو قنطورا ہیں اور قنطورا ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی تھی، پھر اسی کی نسل بنو قنطورا کہلائی۔[٥] وہب بن منبہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں۔ جب دیوارِ ذوالقرنین بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے لہٰذا وہ دیوار کے اسی طرف رہ گئے تھے اسی لیے ان کا نام ترک یعنی متروک (چھوڑ دیئے گئے) ہوگیا۔[٦] مولانا داود راز رحمہ اللہ نقل

---

(۱) [بخاری (۲۹۲۷) کتاب الجهاد : باب قتال الترك]

(۲) [بخاری (۲۹۲۸) کتاب الجهاد : باب قتال الترك]

(۳) [عمدة القاری شرح صحیح بخاری (۱۲/٤۳۱)]

(٤) [فتح الباری (٦/۱۰٤)] (٥) [ایضا] (٦) [ایضا]

فرماتے ہیں کہ یہاں ترکوں سے مراد وہ قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے انہی کو قومِ تاتار کہا گیا ہے۔ یہ لوگ خلفاء کے عہد تک کافر تھے یہاں تک کہ ہلاکو خان ترک نے عربوں پر چڑھائی کی اور خلافتِ بنوعباسیہ کا کام تمام کر دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ترک مشرف با سلام ہو گئے۔ (۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے۔

⑦ فتنوں کا ظہور ہوگا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا ﴾ ''اعمال (صالحہ) بجالانے میں جلدی کرو کیونکہ اندھیری رات کی مانند فتنے نازل ہونے والے ہیں۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ وہ دنیا کے کچھ سامان کی خاطر اپنا دین بیچ ڈالے گا۔'' (۲)

(2) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ اَشْرَفَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی ؟ قَالُوْا لَا قَالَ : فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ ﴾ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے محلات میں سے ایک محل پر چڑھے اور صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں۔'' (۳)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ ﴾ ''زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل کم ہو جائے گا، (لوگوں میں) بخیلی ڈال دی جائے گی اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔'' (۴)

کسی نے شیخ عبد المحسن العباد سے سوال کیا کہ جس دور سے آج ہم گزر رہے ہیں کیا یہ وہی دور ہے کہ جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ اس میں اندھیری رات کی طرح فتنے ہوں گے، آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ تو شیخ نے جواب دیا کہ اس کا صحیح علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ آج کے دور میں بہت زیادہ فتنے ظاہر ہو چکے ہیں جیسا کہ یہ بات معلوم ہی ہے کہ لوگ اپنے دین

---

(۱) [شرح صحیح بخاری، از مولانا داود راز (۳۴۷/٤)]

(۲) [مسلم (۱۱۸) کتاب الایمان : باب الحث علی المبادرة بالاعمال قبل تظاهر الفتن، احمد (۳۰٤/۲)]

(۳) [بخاری (۷۰٦۰) کتاب الفتن : باب قول النبی ﷺ ویل للعرب]

(٤) [بخاری (۷۰٦۱) کتاب الفتن : باب ظهور الفتن]

سے منہ موڑ چکے ہیں، بہت سے لوگ خود کو مسلمان تو کہلواتے ہیں لیکن اسلامی احکامات پر عمل نہیں کرتے۔ اسی لیے آج ذلت ورسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ ''میرا رزق میرے نیزے کی اَنی کے نیچے ہے اور جو بھی میرے حکم کی مخالفت کرے گا ذلت ورسوائی اس کا مقدر بنا دی جائے گی۔''(۱)

⑧ ہر آنے والا زمانہ پہلے زمانے سے برا ہوگا

حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﴾ ''ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو مصیبتیں حجاج کی طرف سے ہمیں لاحق ہوئی تھیں ان کی شکایت کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، صبر کرو تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں ہر آنے والا دن تمہارے آج سے بدتر ہوگا حتی کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی (محمد ﷺ) سے سنی ہے۔''(۲)

واضح رہے کہ اس حدیث میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ ''ہر آنے والا زمانہ پہلے سے برا ہی ہوگا'' اس سے مراد یہ ہے کہ اغلباً ایسا ہی ہوگا، البتہ کبھی کبھار اس کے برعکس بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ حجاج کے بعد عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا اچھا دور آیا تھا۔ اسی طرح مختلف اوقات میں ایسا ہوتا رہتا ہے کہ کہیں پہلے ایک برائی پھیلی ہوتی ہے لیکن وہ ختم ہو جاتی ہے اور وہاں خیر وفلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ لیکن حدیث بھی اپنی جگہ برحق ہے لہٰذا اگر مجموعی طور پر دیکھا جائے تو شاید ہی کوئی انسان موجودہ وقت کو پہلے سے بہتر کہے ورنہ سب ہی یہی کہیں گے کہ پہلا زمانہ ہی بہتر تھا۔

⑨ شدتِ فتن کے باعث انسان موت کی تمنا کرے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ آدمی کسی دوسرے آدمی کی قبر کے قریب سے گزرے گا تو یہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔''(۳)

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اس حدیث میں زمانے کی اُس تبدیلی کی خبر دی گئی ہے کہ جس میں لوگ انتہائی سختی، پریشانی اور آزمائش کا شکار ہو جائیں گے اور یقیناً ہم اس زمانے کو دیکھ چکے ہیں۔(۴) امام زرقانی رحمہ اللہ

---

(۱) [شرح سنن ابی داود (۲۳/۴٦٤)]

(۲) [بخاری (۷۰٦۸) کتاب الفتن : باب لا یاتی زمان الا الذی بعده شر منه]

(۳) [بخاری (۷۱۱۵) کتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتی یغبط أهل القبور]

(٤) [التمهيد لابن عبد البر (۱۸/۱٤٦)]

فرماتے ہیں کہ یہ تمنا اس وقت کی جائے گی جب فتنے ظاہر ہوں گے اور باطل و معاصی کے غلبہ کی وجہ سے لوگوں کو دین کے ضیاع کا خدشہ ہو گا یا پھر جب لوگ اپنی ذات، اپنے اہل و عیال یا اپنے دنیوی اُمور میں بہت زیادہ مصائب کا شکار ہوں گے خواہ ان اُمور کا تعلق دین سے نہ بھی ہو۔(۱)

بلاشبہ آج یہ وقت بھی آن پہنچا ہے کہ لوگ جہاں ایک طرف سیلاب، زلزلے اور دیگر قدرتی آفات کا بدترین شکار ہیں وہاں دوسری طرف ظالم و جابر اور فاسق و فاجر حکمرانوں کے ظلم و زیادتی کی چکی میں بھی پس رہے ہیں اور آئے روز خودکشیاں کر رہے ہیں اور غربت و افلاس اور تنگیٔ حالات کے ستائے ہوئے لوگ یہی تمنا کرتے نظر آتے ہیں جو درج بالا حدیث میں مذکور ہے۔

⑩ جھوٹے نبیوں اور دجالوں کا ظہور ہو گا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان ایک بہت بڑی جنگ برپا ہو گی (جس میں) ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا اور حتی کہ تیس (30) کے قریب جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے جن میں سے ہر ایک یہ گمان کرتا ہو گا کہ وہی اللہ کا رسول ہے۔''(۲)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَيَكُوْنَنَّ قَبْلَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَكْثَرَ وَ فِیْ رِوَايَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ ''مسیح دجال سے پہلے تیس یا اس سے کچھ اوپر جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا ظہور قیامت سے پہلے ہو گا۔''(۳)

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا سلسلہ تو عہدِ رسالت سے ہی شروع ہو گیا تھا جیسا کہ ''مسیلمہ کذاب'' اور ''اسود عنسی'' نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ مسیلمہ کذاب کو مسلمانوں نے عہد صدیقی میں جنگ یمامہ کے دوران ہلاک کیا جبکہ اسود عنسی عہد رسالت میں ہی صحابہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ ایک عورت ''سجاح بنت حارث'' نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا حتی کہ اس نے جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب سے شادی بھی کر لی لیکن

---

(۱) [شرح الزرقانی علی موطا (۱۲۳/۲)]

(۲) [بخاری (۳۶۰۹) کتاب المناقب : باب علامات النبوۃ فی الاسلام ، مسلم (۱۵۷) کتاب الفتن : باب اذا تواجه المسلمان بسیفیهما ، احمد (۳۱۳/۲) ابو داؤد (۴۳۴) ترمذی (۲۲۱۸)]

(۳) [صحیح لغیرہ : مجمع الزوائد (۶۴۲/۷) ابو یعلی (۵۷۰۶) احمد (۱۰۳/۲)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۵۸۰۸)] شیخ احمد شاکر نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ [مسند احمد بتحقیق الشاکر (۱۱۰/۸) مطبوعہ دار الجیل]

جب مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا گیا تو یہ تائب ہو گئی۔ قبیلہ بنو اسد کے "طلیحہ" نامی شخص نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا لیکن بعد میں جب اسے اور اس کے ساتھیوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا تو پہلے تو فرار ہونے کی کوشش کی لیکن پھر امان لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا، پھر تاحیات اسلام اور اہل اسلام کا معاون ہی بنا رہا حتی کہ جنگ نہاوند میں شرکت کر کے شہادت کے مرتبہ پر فائز ہوا۔ "مختار بن ابی عبید ثقفی" نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا لیکن حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اس کی سرکوبی فرما دی۔

علاوہ ازیں عہد خلافتِ راشدہ کے بعد بھی کچھ طالع آزماؤں نے نبوت کا دعویٰ دیا جنہیں ان کے مسلم حکمرانوں اور وقت کے علماء و مشائخ نے خارج اسلام قرار دیتے ہوئے گرفتار کرایا اور انہیں سزائے موت سنائی حتی کہ انہیں مقامِ عبرت بنانے کے لیے کچھ عرصہ سولی پر بھی لٹکا کر رکھا گیا۔ عبد الملک بن مروان کے زمانے میں "حارث" نامی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر اسے جلد ہی اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا گیا۔ ہارون الرشید کے دور میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کرتے ہوئے خود کو نوح قرار دیا، اسے بھی اس دور کے اہل علم نے علمائے سلف کی اتباع میں مرتد قرار دے کر قتل کروا دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی انگریزوں کی سازش اور منصوبہ بندی سے قادیان میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اگرچہ اس نے مختلف حیلہ سازیوں کے ذریعے کچھ لوگوں کو گمراہ کرنے میں کامیابی حاصل کر لی لیکن امت کی اکثریت نے اسے دائرہ اسلام سے خارج اور اس کے ماننے والوں کو نجات سے محروم ہی قرار دیا۔ بعینہٖ قیامت تک جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، یقیناً وہ جھوٹا تو ہے ہی لیکن اس کا جھوٹ اس دنیا میں بھی ظاہر ہو کر رہے گا۔

⑪ علم کا خاتمہ ہو جائے گا

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبَتَ الْجَهْلُ﴾ "بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ نشانیاں بھی ہیں: علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا چھا جانا۔"(۱)

(2) ایک روایت میں ہے کہ ﴿يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامٌ ، يُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيُنْزَلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ﴾ "قربِ قیامت کے ایام میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اتار دی جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہو جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے۔"(۲)

---

(۱) [بخاری (۸۰) کتاب العلم : باب رفع العلم وظهور الجهل ، مسلم (٦٧٢٧) کتاب العلم : باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل ، ترمذی (۲۲۰۵) کتاب الفتن : باب ماجاء فی اشراط الساعة]

(۲) [بخاری (٦٧٢٩) کتاب الفتن : باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر الزمان ، ترمذی (۲۲۰۰)]

(3) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ﴿ ذُكِرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَ نَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَائُنَا أَبْنَائَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَ لَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْئٍ مِمَّا فِيهِمَا ؟ ﴾ ''نبی کریم ﷺ کے سامنے کسی بات کا ذکر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھے گا جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں، اپنی اولاد کو قرآن پڑھاتے ہیں اور وہ آگے اپنی اولاد کو قرآن پڑھائیں گے اور یہ سلسلہ تا قیامت چلتا رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا' زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے! میں تو تمہیں مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ حقیقت نہیں کہ یہود و نصاری تورات اور انجیل پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ (لکھا) ہے اس میں سے کسی چیز پر بھی عمل نہیں کرتے (یعنی علم اٹھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ دینی علم پر عمل نہیں کیا جائے گا)۔''(۱)

واضح رہے کہ یہاں علم سے مراد سائنس یا ریاضی کا علم نہیں بلکہ یہاں علم سے مراد دینی علم ہے۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے اور اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کیونکہ ہر شخص اپنے اِرد گرد کا جائزہ لے سکتا ہے کہ اس کے گھر، محلے، قصبے، شہر اور ملک میں کتنے افراد دینی تعلیم حاصل کرنے والے ہیں اور کتنے دنیوی۔ مزید برآں یہ بھی یاد رہے کہ دینی علم کا تسلسل اگرچہ آج بھی قائم ہے لیکن عمل کا فقدان جا بجا دیکھنے کو ملتا ہے اور درج بالا آخری حدیث کے مطابق علم کے خاتمے کا یہی مطلب ہے کہ عمل ختم ہو جائے گا۔

⑫ علم کا خاتمہ علماء کے خاتمے کے ذریعے ہوگا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا ﴾ ''اللہ تعالیٰ لوگوں سے زبردستی علم نہیں کھینچیں گے بلکہ علماء کو کھینچنے کے ساتھ علم بھی کھینچ لیں گے حتی کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا پھر لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بغیر علم کے ہی جواب دیں گے نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔''(۲)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجة (٤٠٤٨) كتاب الفتن : باب ذهاب القرآن والعلم ، المشكاة (٢٤٥) ، (٢٧٧) طبرانی کبیر (٥٢٩١) مسند احمد (١٦٠/٤) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (١٧٥٠٨)]

(۲) [بخاری (١٠٠) كتاب العلم : باب كيف يقبض العلم ، مسلم (٦٧٣٧) ترمذی (٢٦٥٢)]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث وضاحت کرتی ہے کہ جن احادیث میں مطلق طور پر علم کے خاتمے کا ذکر ہے وہاں یہ مراد نہیں کہ علم کو حفاظ کے سینوں سے محو کر دیا جائے گا بلکہ یہ مراد ہے کہ علم والے اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور پھر لوگ جاہلوں کو قاضی و حکمران بنا لیں گے جو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (۱) شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ علم ختم ہو جائے گا اور روئے زمین پر کوئی ایسا عالم باقی نہیں رہے گا جو لوگوں کی صحیح دینی رہنمائی کر سکے تب لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔ (۲) شیخ عبد المحسن العباد سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا علم کے اٹھ جانے کے عموم میں آخری زمانے میں قرآن کا اٹھ جانا بھی شامل ہے یا اس سے صرف علما کی موت کے ذریعے علم کا اٹھ جانا ہی مراد ہے؟ تو شیخ نے جواب دیا کہ علم کے اٹھ جانے میں قرآن کا اٹھ جانا شامل نہیں... بلکہ اس سے مراد صرف جہالت کی کثرت، علما کی قلت اور علما کے خاتمے کے ذریعے علم کا خاتمہ ہے۔ (۳)

⑬ بدعتی استاد بنا لیے جائیں گے

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ﴾ "علامات قیامت میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ اصاغر (اہل بدعت) سے علم حاصل کیا جائے گا۔" (٤)

اس حدیث میں اصاغر سے علم حاصل کیا جانا قیامت کی ایک نشانی بتائی گئی ہے۔ اصاغر کے مفہوم کے متعلق امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد اہل بدعت ہیں۔ (٥) علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اصاغر سے مراد اہل بدعت ہیں اور طبرانی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ جب تک اصحاب محمد اور ان میں سے اکابرین سے علم حاصل کرتے رہیں گے صالح اور کتاب و سنت پر قائم رہیں گے اور جب وہ اپنے اصاغر کے پاس آئیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے اور بعض حکما کا کہنا ہے کہ عزت چاہتے ہو تو اپنے اکابر کو سردار بناؤ اور اصاغر کو سردار مت بناؤ ورنہ رسوا ہو جاؤ گے۔ (٦) کچھ اہل علم

---

(۱) [شرح مسلم للنووی (۲۲٤/۱٦)]

(۲) [شرح ریاض الصالحین (تحت الحدیث / ۱۳۹۲)]

(۳) [شرح سنن ابی داود (۷۱/۱۹)]

(٤) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (٦٩٥) صحيح الجامع الصغير (۲۲۰۷) ابن مبارك فى الزهد (٦١) ابو عمرو الدانى فى الفتن (٦٢/٢) شرح اصول السنة (٢٣٠/١) العلم للحافظ عبد الغنى المقدسى (١٦/٢) ابن منده فى المعرفة (٢٢٠/٢)]

(٥) [كما فى السلسلة الصحيحة (١٩٤/٢)]

(٦) [فيض القدير (٦٧٦/٢)]

نے اصاغر کی یوں توضیح کی ہے کہ اصاغر سے مراد وہ لوگ ہیں جو کم علم ہیں اور علم کم ہونے کی وجہ سے محض اپنی آراء سے ہی لوگوں کی رہنمائی کرتے پھرتے ہیں جس کے نتیجے میں بدعات وخرافات پھیلتی ہیں۔

معلوم ہوا کہ اہل بدعت کو علم حاصل کرنے کا مرکز ومحور بنا لینا قیامت کی ایک علامت ہے۔اور اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی یہ علامت بھی ظاہر ہو چکی ہے۔لوگوں نے حقیقی علما کو چھوڑ کر نام نہاد بزرگوں ،جعلی پیروں اور کم علم خطباء وواعظین کو ہی اپنا مرجع بنا رکھا ہے۔ یہی باعث ہے کہ امت کی اکثریت اس وقت بدعات میں مبتلا ہے۔گردنوں میں تعویذ لٹکانا اور بازوؤں پر باندھنا حصولِ منفعت اور دفعِ ضرر کا ذریعہ سمجھا جارہا ہے ،بدفالی اور شگونِ بد لینا عام ہے ،اذان سے پہلے درود وسلام پڑھا جارہا ہے ،لفظوں کے ساتھ نماز کی نیت کی جا رہی ہے ،قضاءِ عمری ادا کی جارہی ہے ،صدقہ وخیرات کے لیے جمعرات کے دن کو خاص کیا جاچکا ہے ،میت کی وفات کے ہفتہ بعد یا چالیس دن بعد یا سالانہ ختم دلایا جارہا ہے ،میت کو ایصالِ ثواب کی غرض سے قرآن خوانی کرائی جارہی ہے ،قبروں پر فاتحہ خوانی کی جارہی ہے اور قبروں کو پختہ بنایا جارہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل بدعت ،کم علم خطباء اور نام نہاد علما کو چھوڑ کر کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھاما جائے اور تمام مسائل میں اُن علمائے حق کی طرف رجوع کیا جائے جو دینی علم میں رسوخ رکھتے ہیں اور ہر مسئلہ قرآن کریم اور صحیح احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔

⑭ مال ودولت کی فراوانی ہوگی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَکَاةِ مَالِهِ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهَا مِنْهُ ﴾ ’’قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مال بہت زیادہ ہو جائے گا حتی کہ (اس کثرت کی وجہ سے) آدمی زکوۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے کوئی لینے والا نہیں ملے گا۔‘‘ (۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَفِیْضَ فِیْکُمُ الْمَالُ وَحَتّٰی یَهِمَّ الرَّجُلُ بِمَالِهِ مَنْ یَّقْبَلُهُ مِنْهُ حِیْنَ یَتَصَدَّقُ بِهِ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یُعْرَضُ عَلَیْهِ لَا اِرَبَ لِیْ بِهِ ﴾ ’’قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم میں مال بہہ پڑے گا اور حتی کہ آدمی صدقہ کے ارادے سے مال لے کر نکلے گا لیکن جس پر پیش کیا جائے گا وہ کہے گا مجھے اس کی حاجت نہیں۔‘‘ (۲)

ان احادیث میں جس دورِ خوشحالی اور مال ودولت کی فراوانی کا ذکر ہے اس کا ایک حصہ تو تکمیل کو پہنچ چکا ہے

---

(۱) [بخاری (۱٤۱۱) کتاب الزکاة : باب الصدقة قبل الرد ، مسلم (۱۰۱۱) ابن ماجة (٤۰٦۹)]

(۲) [بخاری (۱٤۱۲) کتاب الزکاة : باب الصدقة قبل الرد ، مسلم (۱۵۷) ابن ماجة (٤۰۹٦)]

جیسا کہ عہد صحابہ میں جب فتوحات ہوئیں اور قیصر و کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ لگے تو یہی صورتحال تھی اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے دورِ حکومت میں بہت کم ہی کوئی زکوٰۃ وصدقہ لینے والا ملتا تھا ورنہ سب دینے والے ہی تھے۔(۱) گو آج صورتحال اس کے برعکس ہے لیکن قیامت سے پہلے جب امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو پھر دوبارہ یہی خوشحالی کا دور لوٹ آئے گا۔

⑮ نشر و اشاعت کے کام کا عروج ہوگا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْأَرْحَامِ وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرَ الْقَلَمِ ﴾ ''قیامت کے قریب سلام صرف مخصوص لوگوں کو کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی حتی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا تعاون کرے گی، رشتہ داریاں توڑی جائیں گی، جھوٹی گواہی دی جائے گی، سچی گواہی چھپالی جائے گی اور قلم کا ظہور ہوگا۔''(۲)

اس روایت میں محل شاہد یہ ہے کہ قلم کا ظہور ہوگا اس کا مطلب یہ ہے کہ قلم سے لکھنے والوں اور لکھی ہوئی کتابوں کی نشر و اشاعت کثرت کے ساتھ ہوگی جیسا کہ آج یہ نشانی بھی پوری آب و تاب کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ دورِ جدید کی ایجاد کمپیوٹر اور پریس مشینوں نے کسی بھی قسم کے لٹریچر کی اشاعت کو آسان بنا کر اس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔ لیکن اس قدر نشر و اشاعت کے باوجود علم اٹھتا جا رہا ہے اور جہالت چھاتی جا رہی ہے۔ (اللھم اھدنا الی صراط مستقیم وثبت اقدامنا)

⑯ عمل کا فقدان ہوگا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ ﴾ ''زمانہ قریب آجائے گا، عمل کم ہو جائے گا اور بخیلی ڈال دی جائے گی۔''(۳)

(2) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيهَا فَأَوَّلُهُنَّ نَقْضًا الْحُكْمُ وَآخِرُهُنَّ

---

(۱) [فتح الباری (۸۷/۱۳)]

(۲) [حسن : احمد (۴۰۸/۱) حاکم (۴۹۳/۴) بزار (۵۴/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۳۸۷۰)]

(۳) [بخاری (۷۰۶۱) کتاب الفتن : باب ظہور الفتن ، مسلم (۱۵۷) ابو داود (۴۲۵۵) ابن ماجہ (۴۰۹۶) مسند احمد (۶۸۷/۲)]

الصَّلَاةُ ﴾ ''اسلام کی کڑیاں ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائیں گی۔ جب بھی ایک کڑی ٹوٹے گی تو لوگ اس کے قریب والی دوسری کو پکڑ لیں گے۔ سب سے پہلے حکم (یعنی خلافت کا معاملہ) اور سب سے آخر میں نماز کی کڑی ٹوٹے گی۔''(۱)

ان احادیث میں مذکور عمل کا فقدان بھی آج ہر جگہ دکھائی دیتا ہے۔ خلافت وامارت کا خاتمہ تو ہو ہی چکا اور اب نمازی بھی خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ عوام تو در کنار علما میں بھی باعمل بہت کم ہیں۔ آج کے اس پرفتن دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی دینی حالت کو بہتر بنایا جائے، دینی مجالس ومحافل کا اہتمام کیا جائے اور دینی لوگوں کے ساتھ میل جول رکھا جائے کیونکہ یہی چیز ہے جو انسان کو دین پر قائم رہنے اور عملی کوتاہیوں سے بچنے میں ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہے۔ (واللہ الموفق)

⑰ شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا

(1) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ ﴾ ''میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال سمجھ لیں گے۔''(۲)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ ﴾ ''علم کا اٹھ جانا، جہالت کا بڑھ جانا اور شراب کا پیا جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''(۳)

قیامت کی یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے۔ آج دنیا بھر میں حتی کہ مسلم ممالک میں بھی شراب نوشی عام ہو چکی ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسے حرام قرار دیا ہے بلکہ اس سلسلے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے:
① شراب نچوڑنے والا ② نچڑوانے والا ③ پینے والا ④ اٹھانے والا ⑤ جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے ⑥ پلانے والا ⑦ بیچنے والا ⑧ قیمت کھانے والا ⑨ خریدنے والا ⑩ جس کے لیے خریدی جائے۔''(۴)

دین اسلام میں شراب کو بطورِ دواء استعمال کرنا بھی جائز نہیں۔(۵)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۵۷۲) صحیح الجامع (۵۰۷۵) طبرانی کبیر (۹۸/۸) حاکم (۱۰۴/۴) احمد (۲۳۲/۴) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۲۱۶۰)]

(۲) [بخاری (۵۵۹۰) کتاب الأشربة : باب ماجاء فی من يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه]

(۳) [بخاری (۵۲۳۱) کتاب النکاح : باب يقل الرجال ويكثر النساء، مسلم (۲۶۷۱)]

(۴) [**حسن صحیح** : صحیح الترغیب (۲۳۵۷) غاية المرام (۶۰) ترمذی (۱۲۹۵) ابن ماجه (۳۳۸۱)]

(۵) [**صحیح** : صحیح ترمذی، ترمذی (۲۰۴۶) ابن ماجه (۳۵۰۰)]

واضح رہے کہ شراب نوشی نہ صرف دینی حوالے سے ممنوع ہے بلکہ طبی حوالے سے بھی بے حد مضر ہے اور جدید تحقیق کے مطابق شراب نوشی ہیروئن اور کوکین سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے، اس تحقیق کو پیش کرنے والوں میں پروفیسر ڈیوڈ نٹ بھی شامل ہیں۔(۱) لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس مضر صحت چیز کے جواز کے بہانے بنانے یا اس کا نام الکوحل وغیرہ رکھ کر اسے استعمال کی سند دینے کے بجائے اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں اہم کردار حکومتوں کا ہے کہ وہ شراب تیار کرنے والی فیکٹریوں کو لائسنس مہیا کرنے کے بجائے ان پر پابندی عائد کریں اور اس کی خرید وفروخت کو بھی قابل سزا جرم قرار دیں۔

⑱ گانے بجانے کا رواج عام ہو جائے گا

(1) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَ الْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَ يَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيرَ ﴾ ''میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے، ان کی نگرانی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی۔ (بالآخر) اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور خنزیر بنا دے گا۔''(۲)

(2) حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَ الْحَرِيرَ وَ الْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ وَ لَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَ يَضَعُ الْعَلَمَ وَ يَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَ خَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾ ''میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال سمجھ لیں گے اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہوں گے جو پہاڑ کی چوٹی پر چلے جائیں گے۔ ان کے چرواہے صبح وشام مویشی لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی ضرورت کی وجہ سے آئے گا تو وہ اسے ٹالنے کے لیے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی انہیں ہلاک کر دیں گے، ان پر پہاڑ گرا دیں گے اور جو باقی بچیں گے انہیں قیامت تک کے لیے بندروں اور خنزیروں کی صورتوں میں مسخ کر دیں گے۔''(۳)

---

(۱) [www.bbc.co.uk/urdu/science/2010/11/101101_alcohol_harmfull_nj.shtml]

(۲) [**صحيح** : صحيح الترغيب (۲۳۷۸) صحيح ابن ماجه ، ابن ماجة (۴۰۲۰) كتاب الفتن : باب العقوبات ، طبراني كبير (۲۸۳/۳) بيهقي في الكبرى (۲۲۱/۱۰)]

(۳) [بخاري (۵۵۹۰) كتاب الأشربة : باب ماجاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گانے بجانے کا عام ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔ بلاشبہ یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے جیسا کہ آج شاید ہی کوئی گھر ہو جو اس لعنت سے پاک ہو ورنہ گھروں، بازاروں، دکانوں، بسوں، ویگنوں، غرض ہر جگہ سرعام موسیقی کا رواج ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، وی سی آر، ڈش انٹینا اور کیبل نیٹ ورک اس سلسلے میں سب سے آگے ہیں۔ اور اب تو کمپیوٹر اور موبائل فون بھی اکثر و بیشتر اسی مقصد کے لیے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ کسی بھی شریف انسان کا موسیقی سے بچنا محال ہے کیونکہ اگر کوئی گانے بجانے کے آلات گھر میں نہیں رکھتا تب بھی اس کے اِرد گرد کے لوگ اسے زبردستی موسیقی سننے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ کچھ علمائے سوء اور نام نہاد دانشور موسیقی اور آلاتِ موسیقی کو جدید دور کی سائنسی ایجادات کا نام دے کر اسے جائز قرار دینے کی بھی دلیلیں مہیا کر رہے ہیں اور اس کی حرمت کو پس پشت ڈال کر اسے مباحاتِ فطرت میں شامل کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے تمام تر دلائل بے اصل ہیں جن کی کتاب و سنت کی واضح نصوص کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں۔ لہٰذا موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ سزا ہے اور ایک شیطانی فعل ہے جو عذابِ الٰہی کا موجب ہے، اس لیے اس سے بہر صورت بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

⑲ فحاشی و عریانی کا فروغ ہوگا

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَ الْمُتَفَحِّشَ وَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ﴾ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو انسان سے نفرت کرتا ہے اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو جائے گی۔''(۱)

(2) ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَ الْبُخْلُ﴾ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ فحاشی و بے حیائی اور بخیلی عام ہو جائے گی۔''(۲)

معلوم ہوا کہ فحاشی و بے حیائی کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ فحاشی و بے حیائی میں جہاں بے پردگی، مرد و زن کی مخلوط مجالس اور مخلوط تعلیم وغیرہ شامل ہے وہاں گالی گلوچ، بدزبانی، برے رسوم و رواج اور بداخلاقی کے تمام مظاہر بھی شامل ہیں۔ بلاشبہ قیامت کی یہ علامت بھی ایک عرصہ سے ظاہر ہو چکی ہے بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ عصر حاضر میں بے حیائی کے سیلِ بے اماں نے اخلاقیات کے ہر بند کو توڑ دیا ہے تو یقیناً

---

(۱) [صحیح لغیرہ : مسند احمد (۲۱۸/۲) حاکم (۵۵۹/٤)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (٦٥١٤)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۳۲۱۱)]

بے جانہ ہوگا۔ پھر میڈیا کا طرزِ عمل بھی اس حوالے سے انتہائی دلخراش ہے جو ہر لمحہ اسلام دشمن عناصر کے تعاون میں مصروف امتِ مسلمہ کی بہو بیٹیوں کو شرم وحیا کے پردے سے نکال کر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اور افسوس صد افسوس ہے آج کے نام نہاد مسلمانوں پر جو مغرب کی نقالی میں اس معاملے کو انتہائی حقیر سمجھ بیٹھے ہیں۔ (واللہ المستعان)

⑳ عورتیں عریاں لباس پہن کر باہر نکلیں گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ صِنۡفَانِ مِنۡ اَهۡلِ النَّارِ لَمۡ اَرَهُمَا ، قَوۡمٌ مَعَهُمۡ سِيَاطٌ كَاَذۡنَابِ الۡبَقَرِ يَضۡرِبُوۡنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيۡلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُ وۡسُهُنَّ كَاَسۡنِمَةِ الۡبُخۡتِ الۡمَائِلَةِ لَا يَدۡخُلۡنَ الۡجَنَّةَ وَلَا يَجِدۡنَ رِيۡحَهَا وَاِنَّ رِيۡحَهَا لَيُوۡجَدُ مِنۡ مَسِيۡرَةِ كَذَا وَ كَذَا ﴾ ''دو قسم کے لوگ جہنمی ہیں جو ابھی تک میں نے نہیں دیکھے۔ ایک وہ قوم جن کے پاس گائیوں کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے اور وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور دوسرے وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود (لباس کی باریکی اور چستی وتنگی کے باعث) ننگی ہوں گی۔ (دوسروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی اور (خود دوسروں کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سروں پر (جوڑے) بختی اونٹوں کے کوہانوں کی مانند حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ خواتین نہ تو جنت کو دیکھ سکیں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو ہی محسوس کر سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے پر محسوس کی جا سکے گی۔''(1)

آج قیامت کی یہ نشانی بھی ہر طرف پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ عورتیں بے حجاب، تنگ وچست لباس پہن کر ہر جگہ گھومتی پھرتی ہیں اور اس پر شرم وحیاء کے بجائے فخر محسوس کرتی ہیں۔ چہرے کے پردے کو تو آج کی دنیا میں انتہائی مکروہ اور گھناؤنی چیز تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ لفظ عورت کا معنی ہی پردہ ہے اور ہر عورت کو یہ حکم ہے کہ وہ کسی بھی اجنبی شخص کے سامنے بے حجابی کی حالت میں نہ آئے، محرم کے بغیر سفر نہ کرے، کسی بھی اجنبی آدمی کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، غیر مردوں سے نرم اور لوچ دار انداز میں بات تک نہ کرے۔ تو پھر اسلام یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ عورتیں آئے دن فیشن شوز میں حصہ لیں اور پوری دنیا کے سامنے اپنے حسن کی نمائش کریں۔ خود کو مسلمان کہلوانے والی خواتین کو چاہیے کہ اسلامی احکامات کو سمجھیں اور پھر ان پر مکمل پابندی کی کوشش کریں۔

㉑ زنا کاری عام ہو جائے گی

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنَّ مِنۡ اَشۡرَاطِ السَّاعَةِ اَنۡ يُرۡفَعَ الۡعِلۡمُ وَ يَكۡثُرَ الۡجَهۡلُ وَ يَكۡثُرَ الزِّنَا وَ يَكۡثُرَ شُرۡبُ الۡخَمۡرِ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ وَ يَكۡثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى

---

(۱) [مسلم (۲۱۲۸) كتاب اللباس : باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات ، مسند احمد (۳۵۶/۲) كنز العمال (۴۵۰۱۳)]

یَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ﴾ ''قیامت کی علامات میں یہ بھی ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا کاری بہت زیادہ ہو جائے گی، شراب نوشی عام ہوگی، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک مرد نگران ہوگا۔''(۱)

(2) ایک روایت میں ہے کہ ﴿ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ ... اَنْ يَّظْهَرَ الزِّنَا ﴾ ''زنا کاری کا پھیل جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''(۲)

معلوم ہوا کہ زنا کاری اور بدکاری کی کثرت قیامت کی ایک نشانی ہے۔ اگر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ قیامت کی یہ نشانی بھی کافی حد تک پوری ہو چکی ہے۔ جگہ جگہ بدکاری کے اڈے بن چکے ہیں۔ معمولی معاوضے پر حوا کی بیٹیاں اپنی عصمت فروخت کر رہی ہیں۔ غیر مسلم ہی نہیں مسلم ممالک میں بھی یہ مہلک مرض وبا کی طرح پھیل چکا ہے۔ بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلوں میں تو شراب کی طرح زنا کاری بھی معمولی معاملہ ہے۔ حالانکہ شریعتِ اسلامیہ میں یہ کبیرہ گناہ ہے جس کی حد کنوارے کے لیے ۱۰۰ کوڑے اور شادی شدہ کے لیے سنگسار ہے۔ اسلام نے نہ صرف بدکاری کی شدید مذمت کی ہے بلکہ اس کے ہر ذریعے کو بھی روکنے کی پوری کوشش کی ہے۔ چنانچہ ستر و حجاب، غیر محرم سے خلوت کی ممانعت اور مرد و زن کے لیے نگاہیں نیچی رکھنے جیسے احکام اسی قبیل سے ہیں۔

㉒ امانت اٹھ جائے گی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِيْ مَجْلِسِهِ حَدِيْثًا جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ؟ قَالَ اِذَا تُوُسِّدَ الْاَمْرُ لِغَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول؟ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول امانت کیسے ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا جب امر (کام) نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے تو قیامت کا انتظار کرنا۔''(۳)

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَيْنِ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَ اَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جِذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ

---

(۱) [بخاری (۵۲۳۱) کتاب النکاح : باب یقل الرجال ویکثر النساء، مسلم (۲۶۷۱) احمد (۲۲۲/۳)]

(۲) [مسلم (۲۶۷۱) کتاب العلم : باب رفع العلم فی آخر الزمان]

(۳) [بخاری (٦٤٩٦) کتاب الرقاق : باب رفع الأمانة]

السُّنَّةِ وَ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا ...﴾ ''رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو احادیث بیان فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی ہے جبکہ دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں نازل ہوئی تھی، پھر لوگوں نے اسے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے سیکھا اور آپ ﷺ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا تھا کہ ایک شخص ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبے جتنا باقی رہ جائے گا، پھر وہ ایک نیند سوئے گا اور پھر امانت نکال لی جائے گی تو اس کے دل میں آبلے کی طرح اس کا نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر گرالی ہو اور اس کی وجہ سے آبلہ پڑ جائے، تم اس میں سوجھن دیکھو گے لیکن اندر کچھ نہیں ہو گا۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہو گا۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقل مند، کتنا خوش طبع، کتنا دلاور آدمی ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہو گا اور مجھ پر ایک زمانہ گزر گیا اور میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ لین دین کرتا ہوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ اس کو دباتے، ایمان داری پر مجبور کرتے۔ لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں لوگوں سے ہی لین دین کرتا ہوں (یعنی امانت دار لوگ چند ایک ہی ہیں باقی لوگ بھروسے کے لائق نہیں)۔''(۱)

امانت کے ضیاع کے متعلق جیسے درج بالا احادیث میں بیان ہوا ہے بعینہٖ آج یہی صورتحال ہے کہ امانت دار شخص خال خال ہی کوئی نظر آتا ہے ورنہ سارا معاشرہ بد دیانتوں سے بھرا پڑا ہے۔ معیشت، معاشرت، سیاست غرض زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو دیانت نام کی کہیں کوئی چیز نہیں۔ (واللہ المستعان)

㉓ جھوٹ کی کثرت ہو گی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْكِذْبُ وَ تَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ وَ يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَ يَكْثُرَ الْهَرْجُ ، قِيْلَ وَ مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ : اَلْقَتْلُ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا، بازار قریب ہوں گے، زمانہ قریب ہو جائے گا اور ہرج بہت زیادہ ہو گا۔ دریافت کیا گیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد قتل ہے۔''(۲)

---

(۱) [بخاری (۷۰۸۶) کتاب الفتن : باب اذا بقی فی حثالة من الناس]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحیحة (۲۷۷۲) مسند احمد (۵۱۹/۲) ابن حبان (۶۷۱۸) شیخ شعیب ارناؤط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۱۰۷۲٤)]]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ یَکُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لَا آبَائُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَ اِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ﴾ ''آخری زمانے میں ایسے فریبی اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسی احادیث بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤاجداد نے سنی ہوں گی۔ خبردار! ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا۔ کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنوں میں مبتلا نہ کر دیں۔''(۱)

آج معاشرے میں جھوٹ بھی ناسور کی طرح پھیل چکا ہے۔ دوکاندار کی کوئی چیز اس وقت تک فروخت نہیں ہوتی جب تک وہ جھوٹ نہ بولے۔ بات بات پر جھوٹی قسمیں کھانا لوگوں کا معمول ہے۔ عوام کو جھوٹی تسلیاں دینا حکمرانوں کی عادت بن چکی ہے۔ حالانکہ شریعت نے جھوٹے پر لعنت کی ہے، اسے جہنم میں لے جانے والی چیز قرار دیا ہے(۲) اور اسے منافق کی علامت بتایا ہے۔(۳) لہٰذا ہر حال میں جھوٹ سے بچنا چاہیے اور سچ کی راہ اپنانی چاہیے کیونکہ جیت ہمیشہ سچ ہی کی ہوتی ہے۔

㉔ جھوٹی گواہی دی جائے گی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ ... وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَکِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ ﴾ ''قیامت کے قریب... جھوٹی گواہی دی جائے گی اور سچی گواہی چھپائی جائے گی۔''(۴)

آج اگر عدالتوں کا رخ کیا جائے تو قیامت کی یہ نشانی بھی بھرپور طریقے سے پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے کیونکہ ہماری عدالتیں اکثر و بیشتر جھوٹی گواہیوں پر ہی چل رہی ہیں اسی لیے تو آج انصاف مفقود ہے اور بیچارے بے قصور سزائیں بھگت رہے ہیں جبکہ مجرم سرعام دندناتے پھر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ جھوٹی گواہی کا عام ہونا نہ صرف قیامت کی ایک نشانی ہے بلکہ کبیرہ گناہ بھی ہے جس سے ہر ایک کو بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

㉕ سود پھیل جائے گا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ یَظْهَرُ الرِّبَا ﴾

---

(۱) [مسلم (۷) مقدمة : باب النهی عن الروایة عن الضعفاء، مشکل الآثار (۳۹۷/۷) ابن حبان (۱۶۸/۱۰)]

(۲) [بخاری (۶۰۹٤) مسلم (۲۶۰۷)]

(۳) [بخاری (۳۳) مسلم (۵۹)]

(٤) [حسن : احمد (٤٠٨/۱) حاکم (٤۹۳/٤) بزار (٥٤/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۳۸۷۰)]

''قیامت کے قریب سود پھیل جائے گا۔''(۱)

قیامت کی یہ نشانی بھی ایک عرصہ سے پوری ہو چکی ہے اور سود موجودہ اقتصادی نظام کے رگ و پے میں پوری شدت کے ساتھ سرایت کر چکا ہے اور اگر کوئی بلاواسطہ سود میں ملوث نہیں تو بالواسطہ ضرور ملوث ہے۔ جبکہ شریعتِ اسلامیہ میں سود خوری نہ صرف حرام ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث نبوی میں یہ وضاحت بھی موجود ہے کہ جس قوم میں سود پھیل جاتا ہے وہ اللہ کے عذاب کی مستحق بن جاتی ہے۔(۲) لہٰذا ہر مسلمان کو سود سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

㉖ حلال وحرام ہر ذریعے سے مال کمایا جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ ﴾ ''لوگوں پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال حاصل کیا ہے وہ حلال ذریعے سے حاصل کیا ہے یا حرام ذریعے سے۔''(۳)

بعینہٖ آج یہی صورتحال ہے کہ کسی کو حلال وحرام کی پرواہ نہیں بلکہ صرف مال و دولت اکٹھا کرنے کی فکر ہے۔ جبکہ نبی ﷺ یہ وضاحت فرما چکے ہیں کہ جسم کا جو حصہ بھی حرام سے نشوونما پاتا ہے وہ آگ کا زیادہ مستحق ہے۔(۴)

㉗ خواتین کاروبار میں شریک ہو جائیں گی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ ﴾ ''قیامت کے قریب سلام صرف مخصوص لوگوں کو کیا جائے گا، تجارت پھیل جائے گی حتی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا تعاون کرے گی۔''(۵)

معلوم ہوا کہ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مردوں کی طرح خواتین بھی کاروبار میں شریک ہو جائیں گی۔ آج یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے اور جگہ جگہ خواتین بھی روزگار کی تلاش میں کوشاں نظر آتی ہیں۔ زیادہ تر خواتین بطورِ استاد نوکری کر رہی ہیں۔ کچھ نرسنگ، زراعت، پولٹری، دستکاری اور سلائی کے کام میں بھی مشغول ہیں۔ یہاں

---

(۱) [صحیح لغیرہ: صحیح الترغیب (۱۸۶۱) السلسلة الصحیحة (۳٤۱۵) طبرانی اوسط (۱۲۱/۸)]

(۲) [حسن لغیرہ: صحیح الترغیب (۱۸٦۰) کتاب البیوع: باب الترهیب من الربا، مسند أبي یعلی (٤۹۸۱)]

(۳) [بخاری (۲۰۸۳) کتاب البیوع: باب قول الله عزوجل: یاایها الذین آمنوا لا تاکلوا الربٰہ نسائی (٤٤۵۹) دارمی (۲۵۳٦)]

(٤) [صحیح: صحیح ترمذی، ترمذی (٦۱٤) صحیح الترغیب (۱۷۲۹)]

(۵) [حسن: احمد (٤۰۸/۱) حاکم (٤۹۳/٤) بزار (۵٤/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۳۸۷۰)]

یہ بات واضح رہے کہ اگرچہ اسلام نے بوقتِ ضرورت عورت کو شرعی حدود میں رہتے ہوئے معاشی جدوجہد کی اجازت تو دی ہے لیکن اس کے لیے زیادہ بہتر گھر کی چاردیواری ہی ہے۔ تاہم جو عورتیں کسی مجبوری کی وجہ سے ملازمت یا کاروبار میں حصہ لیں تو ان پر لازم ہے کہ ایسی نوکری کریں جہاں مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو، جہاں بے پردگی نہ ہو اور جہاں انہیں محض گاہکوں کو راغب کرنے کے لیے نمائش نہ بنایا جائے۔ بصورتِ دیگر نہ صرف وہ حرام کی مرتکب ٹھہریں گی بلکہ معاشرے میں بگاڑ کی بھی موجب ہوں گی۔

(28) لوگوں میں بخیلی پھیل جائے گی

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعَمَلُ وَ يُلْقَى الشُّحُّ ﴾ ''زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل کم ہو جائے گا اور بخیلی ڈال دی جائے گی۔''(۱)

(2) ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ وَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ ... الْبُخْلُ ﴾ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی بخیلی پھیل جائے گی۔''(۲)

آج معاشرے میں بخیلی و کنجوسی بھی عام ہے حتی کہ اگر کوئی قریبی رشتہ دار بھی محتاج و ضرورت مند ہو تب بھی کوئی اس پر اپنا پیسہ خرچ کرنے کو تیار نہیں۔ واضح رہے کہ جو شخص کنجوس ہوتا ہے اسے مال و دولت کی ناقابل تسکین حرص و تمنا ہوتی ہے۔ وہ جائز و ناجائز ہر طریقے سے زیادہ سے زیادہ مال و دولت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی حرص کبھی بھی پوری نہیں ہوتی۔ اسی لیے اسلام میں بخیلی کی شدید مذمت کی گئی ہے حتی کہ فرمانِ نبوی ہے کہ بخیلی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی نے ہی ہلاک کیا تھا۔(۳)

(29) ہمسائیگی بری ہوگی

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَ التَّفَحُّشُ وَ قَطِيْعَةُ الْأَرْحَامِ وَ سُوْءُ الْجِوَارِ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ بے حیائی اور فحش گوئی پھیل جائے گی، رشتہ داری توڑی جائے گی اور ہمسائیگی بری ہوگی۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (۷۰٦۲) کتاب الفتن : باب ظهور الفتن ، مسلم (۱۵۷)]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۳۲۱۱)]

(۳) [مسلم (۲۵۷۸) كتاب البر والصلة والآداب : باب تحريم الظلم ' بخاری فی الأدب المفرد (٤۸۳) احمد (۳۲۳/۳) بیهقی فی السنن الکبری (۹۳/٤)]

(٤) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۲۲۸۸) مجمع الزوائد (٦۳۲/۷) حاكم (۵۵۹/٤) عبدالرزاق (٤۰٤/۱۱)]

(2) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفُحْشَ وَ التَّفَحُّشَ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخَوَّنَ الْأَمِيْنُ وَ يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَ التَّفَحُّشُ وَ قَطِيْعَةُ الْأَرْحَامِ وَ سُوْءُ الْجِوَارِ ﴾ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گوئی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار کہا جائے گا اور حتی کہ بے حیائی اور فحش گوئی پھیل جائے گی، رشتہ داری توڑی جائے گی اور ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے گا۔''(۱)

بری ہمسائیگی کا بھی کافی حد تک ظہور ہو چکا ہے۔ شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کو اچھا پڑوسی ملے ورنہ عموماً ایسے لوگ ہی ملتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی باتوں کو بہانہ بنا کر لڑنے جھگڑنے لگتے ہیں، اپنے قول و عمل سے ہمیشہ پریشان کرتے ہیں اور سمجھانے پر بھی کم ہی سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بری ہمسائیگی کی مصیبت سے محفوظ رکھے اور خود بھی اچھا ہمسایہ بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔

⑳ حق چھپایا جائے گا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ... كِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ ﴾ ''قیامت کے قریب... سچی گواہی چھپالی جائے گی۔''(۲)

㉛ سیاہ خضاب استعمال کیا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ﴾ ''آخری زمانے میں کچھ لوگ (بالوں کو) سیاہ خضاب کے ساتھ رنگیں گے (یہ سیاہی کالے) کبوتر کے سینے کی مانند ہوگی۔ یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گے۔''(۳)

قیامت کی یہ نشانی بھی پوری ہو چکی ہے۔ لوگ بلا جھجک بالوں میں کالا خضاب (سونگ) لگاتے ہیں اور اپنے

---

(۱) [صحیح لغیرہ : مسند احمد (۱۶۳/۲) التاریخ الکبیر (۱۱۳/٤) مجمع الزوائد (۲٤۸/۷) حاکم (۷٥/۱) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔[الموسوعة الحديثية (٦٥١٤)]

(۲) [حسن : احمد (٤۰۸/۱) حاکم (٤۹۳/٤) بزار (٥٤/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۳۸۷۰)]

(۳) [صحیح : صحیح الترغیب (۲۰۹۷) صحیح نسائی (٤٦۹۹) صحیح ابوداود، ابوداود (٤۲۱۲) کتاب الترجل : باب ما جاء فی خضاب السواد، مسند احمد (۳۳۹/۱)]

بڑھاپے کو چھپاتے ہیں حالانکہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اس کا مرتکب جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ یہاں یہ واضح رہے کہ بڑھاپے کو تبدیل تو کرنا چاہیے لیکن کالے رنگ سے بچنا چاہیے بلکہ مہندی وغیرہ لگا لینی چاہیے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز ابو قحافہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) کو لایا گیا تو ان کا سر اور داڑھی بالکل سفید تھی، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا اس سفیدی کو بدلو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ (۱)

㉜ رشتہ داری توڑی جائے گی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ... قَطْعَ الْاَرْحَامِ ﴾ ”قیامت کے قریب... رشتہ داریاں توڑی جائیں گی۔“ (۲)

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ﴿ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ... تُقْطَعُ الْاَرْحَامُ ﴾ ”قیامت کے قریب رشتہ داریاں توڑی جائیں گی۔“ (۳)

معلوم ہوا کہ رشتہ داری توڑنا بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔ یہ چیز بھی آج کے معاشرے میں عام ہے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ رشتہ داری توڑنا کبیرہ گناہ ہے۔ فرمانِ نبوی کے مطابق رشتہ داری توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (۴) اس لیے ہمیشہ رشتہ داری ملانے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایک حدیث کے مطابق رشتہ داری ملانے کا مفہوم یہ ہے کہ جو رشتہ دار تعلق توڑنے کی کوشش کرے اس کے ساتھ بھی رشتہ جوڑا جائے۔ (۵)

㉝ شرک کی کثرت ہوگی

(1) • حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَ ذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ﴾ ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرینیں (پشتیں) ذوالخلصہ پر حرکت کریں گی اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا وہ بت تھا جس کی وہ دورِ جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔“ (۶)

---

(۱) [صحيح لغيره: التعليقات الحسان (٥٤٤٧) الصحيحة (٤٩٦) نسائی (٥٠٧٦) ابوداود (٤٢٠٤)]

(۲) [حسن: احمد (٤٠٨/١) حاكم (٤٩٣/٤) بزار (٥٤/٢) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (٣٨٧٠)]

(۳) [حسن: احمد (٤٢٠/١) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (٣٩٨٢)]

(٤) [بخاری (٥٩٨٤) كتاب الأدب: باب إثم القاطع ' الأدب المفرد (٦٤) مسلم (٢٥٥٦) ابوداود (١٦٩٦) ترمذی (١٩٠٩) احمد (٨٠/٤) بیہقی (٢٧/٧)]

(٥) [بخاری (٥٩٩١) ابوداود (١٦٩٧) ترمذی (١٩٠٨)]

(٦) [بخاری (٧١١٦) كتاب الفتن: باب تغير الزمان حتى تعبد الأوثان ، مسلم (٢٩٠٦)]

''دوس'' یمن کا ایک قبیلہ۔ ''ذوالخلصہ'' ایک بت کا نام ہے جس کو نبی ﷺ کے حکم سے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے منہدم کیا تھا، لیکن بعد میں پھر جب مسلمانوں میں جہالت آئی تو اس کی پوجا شروع ہوگئی اور عورتیں اس کا طواف کرنے لگیں، بالآخر سعودی فرمانروا ملک عبدالعزیز آل سعود کے دورِ حکومت میں جدید مشینوں کے ذریعے اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا اور اس کا نام ونشان تک ختم کر دیا گیا۔

(2) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِیْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین کے ساتھ مل جائیں گے اور حتی کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے۔''(۱)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کے افراد شرک میں مبتلا ہو جائیں گے۔ بلاشبہ یہ نشانی بھی آج ظاہر ہو چکی ہے اور قبوں، مزاروں اور آستانوں پر آج جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئندہ حدیث بھی اسی کی طرف اشارہ ہے۔

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَ الْعُزّٰى﴾ ''دن رات ختم نہیں ہوں گے حتی کہ لات اور عزیٰ (جاہلیت کے بتوں) کی (دوبارہ) پوجا شروع ہو جائے گی۔''(۲)

㉞ بدعات پھیل جائیں گی

(1) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اَنَا عَلٰى حَوْضِیْ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَیَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ فَيُقَالُ لَا تَدْرِیْ مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى - قَالَ ابْنُ مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ﴾ ''(قیامت کے دن) میں حوض کوثر پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا رہوں گا پھر (حوض کوثر پر) کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ اسی حدیث کو روایت کرتے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے ''اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں پھر جائیں یا فتنے میں پڑ جائیں۔''(۳)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابوداود، ابوداود (۴۲۵۲) كتاب الفتن والملاحم : باب ذكر الفتن ودلائلها، ابن ماجه (۳۹۵۲) ترمذی (۲۲۱۹) طيالسی (۹۹۱) احمد (۳۵۰/۵)]

(۲) [مسلم (۲۹۰۷) كتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتى تعبد دوس ذو الخلصة]

(۳) [بخاری (۷۰۴۸) كتاب الفتن : باب ماجاء فی قول الله تعالى : واتقوا فتنة لاتصيبن الذين ظلموا منكم خاصة]

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کہیں گے یہ تو میرے ساتھی ہیں تو جواب ملے گا ﴿ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ﴾ ''آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔''(۱)

㉟ مساجد میں خوب تزئین و آرائش کی جائے گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَبَاهَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ مساجد میں ایک دوسرے پر (زیب و زینت میں مقابلہ کر کے) فخر کریں گے۔''(۲)

معلوم ہوا کہ قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مساجد کو خوب مزین کیا جائے گا اور پھر اس پر فخر و تکبر کا بھی مظاہرہ کیا جائے گا۔ یہ نشانی بھی عرصہ دراز سے ظاہر ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے خلیفہ ولید بن عبدالملک نے اپنی ذاتی خواہش سے مسجد نبوی میں آرائش و زیبائش کا کام کرایا تھا، اس کے بعد تا حال اس کام میں شدت آتی جا رہی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا تھا کہ تم ضرور مساجد کو اس طرح مزین کرو گے جیسے یہود و نصاریٰ نے مزین کیا تھا۔(۳) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں نقش و نگاری اور تزئین و آرائش کا کام خلافِ سنت اور ناجائز ہے۔ اہل علم نے اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ مساجد میں بیل بوٹوں اور آرائش کے کام کے باعث نمازی کی توجہ اللہ تعالیٰ سے ہٹ جاتی ہے' اس لیے اس سے روک دیا گیا ہے۔ نیز عہد رسالت مآب اور عہد خلافتِ راشدہ میں مالی فراوانی کے باوجود کہیں بھی مساجد میں نقش و نگار کرانے کے آثار نہیں ملتے۔

㊱ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِیْمَ الْخَاصَّةِ ... ﴾ ''قیامت کے قریب سلام صرف مخصوص لوگوں کو کہا جائے گا....۔''(۴)

قیامت کی یہ نشانی بھی عرصہ دراز سے ظاہر ہو چکی ہے۔ ایک روایت کے مطابق کسی شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو پوری جماعت میں سے خاص کر کے سلام کیا تو آپ نے فرمایا نبی ﷺ نے سچ ہی فرمایا تھا کہ قیامت

---

(۱) [بخاری (۷۰٤۹) کتاب الفتن : باب قول اللہ تعالی : واتقوا فتنة لاتصیبن الذین]

(۲) [**صحیح** : صحیح ابو داود ، ابو داؤد (٤٤٩) کتاب الصلاة : باب فی بناء المساجد ، ابن ماجه (۷۲٤) دارمی (۱٤۰۸) ابن حبان (١٦١٤) احمد (۱۷۰/۳)]

(۳) [**صحیح** : صحیح ابو داود' ابو داود (٤٤٨) المشکاة (۷۱۸)]

(٤) [**حسن** : احمد (٤۰۸/۱) حاکم (٤۹۳/٤) بزار (٥٤/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۳۸۷۰)]

کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا۔(۱) آج بھی تقریباً یہی حالت ہے حالانکہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے امت کو یہ حکم ہے کہ ﴿ اَفْشُوا السَّلَامَ ﴾ ''سلام کو پھیلاؤ۔''(۲) اور یہ بھی کہ ''ہر اس شخص کو سلام کہو جسے تم جانتے ہو یا جسے تم نہیں جانتے۔''(۳) اس لیے سلام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے اور عام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ہر مسلمان کو سلام کرنا چاہیے خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ۔

㊲ زمانہ قریب ہو جائے گا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَ يَنْقُصُ الْعَمَلُ وَ يُلْقَى الشُّحُّ ﴾ ''زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل کم ہو جائے گا اور لوگوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی۔''(۴)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہو گی حتی کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زلزلے بکثرت ہوں گے اور زمانہ قریب ہو جائے گا۔''(۵)

زمانہ قریب ہو جائے گا! اس کے کئی مطالب اہل علم نے بیان کیے ہیں۔ مثلاً وقت اتنی تیزی سے گزرے گا کہ ہفتہ یوں گزر جائے گا جیسے ایک دن گزرتا ہے اور مہینہ یوں گزر جائے گا جیسے ابھی ہفتہ ہی ہوا ہو اور اس کی وجہ یہ بھی ہو گی کہ لوگوں کی مصروفیات اس قدر بڑھ جائیں گی کہ پتہ ہی نہیں چلے گا کہ وقت کیسے گزر گیا اور پھر بھی کئی کام ادھورے اور نامکمل ہی ہوں گے۔ اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دنیا قریب ہو جائے گی فاصلے سمٹ آئیں گے مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہوا کرے گا، پوری دنیا میں پیغام رسانی کا جو کام مہینوں پر محیط ہوتا تھا اس کے لیے صرف چند سیکنڈ درکار ہوں گے جیسا کہ آج کمپیوٹر کے ذریعے پوری دنیا میں رابطے کا نظام انتہائی آسان ہو گیا ہے انسان جب چاہے دنیا کے کسی بھی ملک میں پلک جھپکتے ہی اپنا پیغام بھیج سکتا ہے۔ اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ قیامت کی علامت ظاہر ہو چکی ہے۔

㊳ لوگ اجنبی ہو جائیں گے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ:

---

(۱) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (٦٤٨) مسند احمد (٣٨٧/١) طبرانی کبیر (٩٤٩٠)]

(۲) [**صحیح** : صحيح ترمذی ' ترمذی (٢٤٨٥) كتاب صفة القيامة والرقائق ' ابن ماجه (١٣٣٤-٣٢٥١) احمد (٢٨٢/٤) دارمی (١٤٦٠-٢٦٣٢) حاكم (١٣/٣)]

(۳) [**صحیح** : صحيح الترغيب (٩٤٤) ابو داود (٥١٩٤) ابن ماجه (٣٢٥٣) نسائی (٥٠٠٠)]

(۴) [بخاری (٧٠٦١) كتاب الفتن : باب ظهور الفتن ، مسلم (١٥٧)]

(۵) [بخاری (١٠٣٦) كتاب الاستسقاء : باب ما قيل في الزلازل والآيات ، مسلم (٢٦٧١)]

"عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ" [الاعراف] وَ لٰكِنْ أُخْبِرُكَ بِمَشَارِطِهَا وَمَا يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْهَا ، إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةً وَ هَرْجًا ، قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ ، قَالَ : وَ يُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ ، فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا﴾ ''رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا، اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اور اس کے وقت سے صحیح طور پر وہی واقف ہے لیکن میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات کی خبر دیتا ہوں جو کہ قیامت سے پہلے ظاہر ہو کر رہیں گی۔ قیامت سے پہلے فتنہ اور ہرج کا ظہور ہوگا۔ لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! فتنے کا تو ہمیں علم ہے لیکن یہ ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، حبشی زبان میں ہرج کا معنی قتل ہے (مزید فرمایا) لوگ آپس میں اجنبی ہو جائیں گے اور کوئی آدمی کسی کو نہیں پہچانے گا۔''(۱)

لوگوں کے اجنبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سب اپنے اپنے کاموں میں اس قدر مصروف ہو جائیں گے کہ کسی کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوگا کہ کسی دوسرے کے پاس جا کر بیٹھے یا اس سے تعارف کرے۔ اس کی مثالیں آج کل اکثر بڑے شہروں کی اعلیٰ سوسائٹیوں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ بلکہ اب تو عام لوگوں کی بھی تقریباً یہی حالت ہے اور بطورِ خاص کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سی۔ ڈی پلیئر، ٹی۔ وی اور کیبل نیٹ ورک وغیرہ کی وجہ سے ہر بندہ اپنا فارغ وقت انہی آلات پر صرف کرتا ہے جس وجہ سے اکثر اوقات لوگوں کو اپنے پڑوسیوں کے حالات تک کی بھی واقفیت نہیں ہوتی۔

(39) دھوکہ بازی عام ہو جائے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿سَيَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ وَ يُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ وَ يُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ وَ يُخَوَّنُ فِيْهَا الْأَمِيْنُ وَ يَنْطِقُ فِيْهَا الرُّوَيْبِضَةُ ، قِيْلَ وَ مَا الرُّوَيْبِضَةُ ؟ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ فِيْ أَمْرِ الْعَامَّةِ﴾ ''عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جس میں ہر طرف دھوکہ ہی دھوکہ ہوگا۔ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائیگا، خائن کو امانتدار اور امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ خوب بولے گا؟ دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! رویبضہ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا، عوام الناس کے معاملات پر اختیار رکھنے والا کمینہ شخص۔''(۲)

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۲۷۷۱) مسند احمد (۳۸۹/۵) غاية المقصد في زوائد المسند (۲۴۰۷/۲) كنز العمال (۳۸۵۴۳) مسند ابو يعلى (۷۲۲۸) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۲۳۰۶)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۸۸۷) صحيح الجامع الصغير (۳۶۵۰) صحيح ابن ماجه ، ابن ماجة (۴۰۳۶) كتاب الفتن : باب شدة الزمان ، صحيح كنوز السنة النبوية (ص : ۱۵۲)]

(40) نااہل افراد عہدوں پر متمکن ہو جائیں گے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِي مَجْلِسِهِ حَدِيْثًا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ؟ قَالَ إِذَا تُوُسِّدَ الْأَمْرُ لِغَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ اپنی مجلس میں لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول؟ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول امانت کیسے ضائع ہو گی؟ آپ نے فرمایا جب امر (کام) نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے تو قیامت کا انتظار کرنا۔''(۱)

(41) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا ﴾ ''رسول اللہ ﷺ ایک روز لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا، جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا، لیکن میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتاتا ہوں، جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے گی (تو قیامت آنے والی ہو گی)۔''(۲)

لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی اس کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں مثلاً قیامت کے قریب جنگیں بہت زیادہ ہوں گی جس کی وجہ سے غلام لونڈیوں کی خرید و فروخت بھی بکثرت ہو گی۔ اسی خرید و فروخت میں ایسا بھی ہو گا کہ اولاد اپنی ماؤں کو لونڈیوں کی حیثیت سے خریدے گی لیکن نہ اولاد کو علم ہو گا کہ یہ ہماری مائیں ہیں اور نہ ہی ماؤں کو علم ہو گا کہ یہ ہماری اولاد ہے۔ اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اولاد ماں کی نافرمان ہو گی اور ماں سے وہ سلوک کرے گی جو کسی لونڈی سے کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض حضرات اس بات کو حقیقی معنی پر بھی محمول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لونڈی فی الحقیقت اپنے مالک کو جنم دے گی جیسا کہ آج جدید سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کسی مرد کا نطفہ کرائے پر لی ہوئی عورت کے رحم میں رکھ کے بچہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد چونکہ وہ بچہ

---

(۱) [بخاری (٦٤٩٦) كتاب الرقاق : باب رفع الأمانة]

(۲) [بخاری (٥٠) كتاب الأيمان : باب سوال جبريل النبی عن الايمان والاسلام والاحسان مسلم (٩٣) ابو داؤد (٤٦٩٦) ترمذی (٢٦١٠) ابن ماجة (٥١) نسائی (٥٠٠١) طيالسی (٢١)]

مالک کا ہوتا ہے اور اسے جنم دینے والی کرائے کی عورت نوکرانی ہی ہوتی ہے اس طرح وہ اس بچے کی بھی نوکرانی ہوئی قطع نظر اس سے کہ اس نے اسے جنم دیا ہے۔ (واللہ اعلم)

(42) قرآن کے ذریعے بھیک مانگی جائے گی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ انَّهُ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ ﴾ ''وہ ایک قاری کے پاس سے گزرے جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا اس نے تلاوت کے بعد مانگنا شروع کر دیا تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مانگے کیونکہ عنقریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور پھر اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔''(۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنا لینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔ اس نشانی کا بھی ظہور ہو چکا ہے اور یہ کام بھی عرصہ دراز سے جاری ہے جیسا کہ درج بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ صحابہ میں ہی اس کی مثالیں ملنی شروع ہو گئی تھیں۔ آج بھی جگہ جگہ ایسے بھکاری نظر آتے ہیں جو مختلف قرآنی سورتیں یا آیتیں تلاوت کرتے ہیں اور پھر لوگوں سے مانگتے ہیں۔ یہاں یہ واضح رہے کہ شریعت کی نظر میں قرآن پڑھ کر بھیک مانگنا یا کسی دنیوی مفاد کے لیے قرآن پڑھنا تو مذموم ہے لیکن اگر کسی دوسرے کو قرآن کی تعلیم دی جائے یا کسی کو اس کے ذریعے دم کیا جائے اور پھر اس کے بدلے میں اجرت لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس چیز پر تم سب سے زیادہ اجرت لینے کے مستحق ہو وہ کتاب اللہ ہے۔''(۲) شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے قرآنی تعلیم اور قرآنی دم وغیرہ پر اجرت حاصل کی جا سکتی ہے اور یہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔(۳) سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔(۴)

(43) بلند و بالا عمارتیں بنانے میں مقابلے کیے جائیں گے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ ... حَتّٰى يَتَطَاوَلَ

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحیحة (۲۵۷) صحیح ترمذی ، ترمذی (۲۹۱۷) کتاب فضائل القرآن ، مسند احمد (۵۷۸/۴) طبرانی (۱۶۷/۱۸) سنن سعید بن منصور (۱۸۷/۱) بیهقی فی الشعب (۲۶۲۷)]

(۲) [بخاری (۵۷۳۷) کتاب الطب : باب الشروط فی الرقیة بفاتحة الکتاب]

(۳) [فتاوی اسلامیة (۳۸/۱)]

(۴) [فتاوی اللجنة الدائمة (۱۳۳/٤)]

النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے آ کر سوال کیا قیامت کب قائم ہوگی؟ تو آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اس کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿ وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ ﴾ ''جب سیاہ فام چرواہے بلند و بالا عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے (تو قیامت قریب ہوگی)۔''(۲)

معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب فلک بوس عمارتیں بنائی جائیں گی۔ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے اور آج دنیا کے مختلف ممالک میں بلند و بالا عمارتیں تعمیر کی جا چکی ہیں جیسے کہ پاکستان میں مینار پاکستان، دبئی میں برج خلیفہ، پیرس میں ایفل ٹاور، نیویارک میں ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ، ٹورانٹو میں CN ٹاور، شنگھائی میں ورلڈ فائنشل سنٹر وغیرہ۔ ایسی عمارتوں کی تعمیر اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر فخر و مباہات اور تکبر و غرور کے لیے ہو تو پھر مذموم ہے۔

⑭ بازار قریب ہو جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْكَذِبُ وَ يَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بڑھ جائے گا اور بازار قریب ہو جائیں گے۔''(۳)

''بازار قریب ہو جائیں گے'' اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ بازار ایک دوسرے کے قریب ہوں گے، انسان ایک بازار سے نکلے گا تو دوسرے میں داخل ہو جائے گا۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ بازار لوگوں کے قریب ہوں گے یعنی ہر گلی محلے میں بازار ہوگا کہ جہاں سے بآسانی لوگ خرید و فروخت کر سکیں گے۔ یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذرائع ابلاغ اور مواصلاتی روابط کی اس قدر ترقی ہو جائے گی کہ لوگ گھر بیٹھے دنیا کے کسی بھی بازار سے کچھ بھی خرید سکیں گے جیسا کہ آج دنیا کے گلوبل ویلج بن جانے کی وجہ سے ایسا ممکن ہو چکا ہے اور آپ جب چاہیں انٹرنیٹ پر دنیا کے مختلف ممالک کی آن لائن شاپس سے گھر بیٹھے خریداری کر سکتے ہیں۔

---

(۱) [بخاری (۷۱۲۱) کتاب الفتن ، الادب المفرد (۴۴۹) مسند احمد (۲/۲۰۱)]

(۲) [بخاری (۵۰) کتاب الایمان : باب سؤال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان مسلم (۱۰) ابو داؤد (۴۶۹۶) ترمذی (۲۶۱۰) ابن ماجة (۵۱)]

(۳) [صحیح : مسند احمد (۲/۵۱۹) ابن حبان (۶۷۱۸) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [مسند احمد محقق (۱۰۷۲۴)]

⑮ غریب امیر ہو جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَ اِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْاَرْضِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا وَ اِذَا رَاَیْتَ رِعَاءَ الْبُهْمِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ فَذَاكَ مِنْ اَشْرَاطِهَا ﴾ ''جب تم دیکھو گے کہ ننگے قدموں والے، ننگے جسموں والے، بہرے اور گونگے (انتہائی غریب ومفلس لوگ) زمین کے بادشاہ بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب تم دیکھو گے کہ سیاہ فام چرواہے عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ پیش گوئی فرمائی تھی تب واقعتاً عرب کی یہی حالت تھی کہ لوگ اکثر وبیشتر مویشی پال کر گزارہ کرتے تھے، کچھ ریگستانوں اور صحراؤں میں رہائش پذیر تھے لیکن پھر جب جزیرۂ عرب سے تیل کی نعمت ظاہر ہوئی تو یہی پھٹے پرانے کپڑے پہننے والے لوگ زمین کے بادشاہ بن گئے، غریب امیر ہو گئے، پھٹے پرانے لباس پہننے والے ریشمی لباس پہننے لگے، جھونپڑیوں میں رہنے والے خوبصورت گھروں اور محلات میں مقیم ہو گئے، گدھوں پر سواری کرنے والوں نے ذاتی (ہوائی اور بحری) جہاز خرید لیے۔

⑯ قتل وغارت بڑھ جائے گی

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ اَیَّامًا یُرْفَعُ فِیهَا الْعِلْمُ وَ یَنْزِلُ فِیهَا الْجَهْلُ وَ یَكْثُرُ فِیهَا الْهَرْجُ وَ الْهَرْجُ الْقَتْلُ ﴾ ''قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت اتر آئے گی اور ہرج یعنی قتل وغارت بڑھ جائے گی۔''(۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَ لَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ ، فَقِیْلَ كَیْفَ یَكُوْنُ ذَالِكَ ؟ قَالَ : الْهَرْجُ ، الْقَاتِلُ وَ الْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ ﴾ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ لوگوں پر ایک ایسا دن آئے گا کہ قاتل کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ علم نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ صحابہ نے عرض کیا ایسا کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قتل وغارت کی کثرت کی وجہ سے اور پھر قاتل اور مقتول دونوں آگ میں داخل ہوں گے۔''(۳)

---

(۱) [مسلم (۱۰) کتاب الایمان : باب الاسلام ما هو وبیان خصاله ، بخاری (۵۰) کتاب الایمان : باب سؤال جبریل النبی عن الاسلام والایمان والاحسان ، ابو داؤد (٤٦٩٧) ترمذی (۲٦۱۰) ابن ماجه (٦۳)]

(۲) [مسلم (۲٦۷۲) کتاب العلم : باب رفع العلم فی آخر الزمان]

(۳) [مسلم (۲۹۰۸) کتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی ...]

جس قتل وغارت گری کا تذکرہ درج بالا احادیث میں کیا گیا ہے آج ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقت بھی آن پہنچا ہے۔ جگہ جگہ دھماکوں اور خودکش حملوں نے تو ایسا خوف وہراس پیدا کر دیا ہے کہ انسان گھر سے نکلتے ہوئے بھی گھبراتا ہے کہ پتہ نہیں وہ واپس لوٹے گا بھی کہ نہیں اور پھر بعینہ نہ تو قاتل کو علم ہوتا ہے کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے اور نہ مقتول کو علم ہوتا ہے کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ حالیہ ٹارگٹ کلنگ کے واقعات بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

(47) مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ ... وَ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طرقًا ﴾ ''قیامت کے قریب... مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا۔''(۱)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا'' یعنی گزرنے والوں کے لیے، آدمی ایک دروازے سے داخل ہوگا اور دوسرے سے نکل جائے گا، نہ تو تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرے گا اور نہ ہی کچھ دیر مسجد میں بیٹھے گا (بلکہ مساجد کی حیثیت کسی گزرگاہ سے زیادہ نہ ہوگی)۔(۲)

بلاشبہ قیامت کی یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے، یہی وجہ ہے کہ آج کسی کے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ وہ مسجد میں جا کر کچھ نوافل ادا کرے اور وہاں کچھ وقت گزارے بلکہ افسوس تو یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی بھی مفقود ہے۔ (الا ما شاء اللہ)

(48) اچانک اموات واقع ہوں گی

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ ... اَنْ یَظْهَرَ مَوْتُ الْفَجَاۃِ ﴾ ''قیامت کے قریب... اچانک پن کی موت عام ہو جائے گی۔''(۳)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اچانک اموات واقع ہوں گی'' یعنی آدمی اچانک گرے گا اور فوت ہو جائے گا حالانکہ وہ اس وقت کھڑا (اچھا بھلا) اپنے ساتھی سے بات چیت کر رہا ہوگا۔(٤)

آج اچانک اموات کا وقوع بھی عام ہو چکا ہے۔ بطورِ خاص دل کے دورے (ہارٹ اٹیک) کی وجہ سے اکثر لوگ اچانک مر رہے ہیں۔ اس لیے ہر لحہ توبہ واستغفار کرتے رہنا چاہیے اور اس دنیائے فانی سے کوچ اور اپنے رب سے ملاقات کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

---

(۱) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (٥٨٩٩)]

(۲) [فیض القدیر (١٣/٦)]

(۳) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (٥٨٩٩)]

(٤) [فیض القدیر (١٣/٦)]

㊾ پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے گا

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُرَى الْهِلَالُ قبلًا فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ ﴾ ''قیامت کے قریب پہلی رات کا چاند بڑا نظر آئے گا (حتی کہ) لوگ کہیں گے کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔''(۱)

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ چاند جس وقت طلوع ہوگا تو بغیر کسی کوشش وجستجو کے دیکھا جاسکے گا کیونکہ وہ بڑا اور واضح ہوگا۔(۲)

㊿ دین کو دنیاوی متاع کے عوض بیچا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَ يُمْسِي كَافِرًا وَ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَ يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا ﴾ ''قیامت سے پہلے اندھیری رات کی مانند فتنے ظاہر ہوں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ لوگ اپنا دین دنیاوی سامان کے عوض فروخت کریں گے۔''(۳)

دنیوی مفاد کی خاطر دین کو فروخت کرنے والے بھی آج ظاہر ہو چکے ہیں اور دنیا کے حقیر سامان اور معمولی فائدے کے عوض لوگوں کو مذہب کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں۔ ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھا رہے ہیں۔ اپنے مفادات کی خاطر کتاب اللہ میں ردوبدل کرنے کی بدترین حرکت کر رہے ہیں۔ اللہ کے احکامات میں من مانی تاویلات کے مرتکب ہیں اور دینی احکامات کے حقیقی مفہوم کو دنیوی اغراض کے لیے بدل کے پیش کر رہے ہیں۔ حالانکہ دنیا سوائے دھوکے کے سامان کے کچھ نہیں۔

51 دعا اور طہارت میں حد سے تجاوز کیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں جب میں اس (جنت) میں داخل ہو جاؤں (تو مجھے وہ محل عطا کر دینا)۔ یہ سن کر عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

---

(۱) [حسن: صحيح الجامع الصغير (۵۸۹۹)]

(۲) [فيض القدير (۱۳/۶)]

(۳) [صحيح: صحيح الجامع الصغير (۲۹۹۳) السلسلة الصحيحة (۷۵۸)، (۸۱۰) ترمذی (۲۱۹۷) كتاب الفتن: باب ما جاء في ستكون فتنة كقطع الليل المظلم، مسلم (۱۱۸) كتاب الايمان: باب الحث على المبادرة بالأعمال قبل تظاهر الفتن، مسند احمد (۳۰۴/۲)]

نے کہا اے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور (جہنم کی) آگ سے پناہ مانگو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ﴿ سَيَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطَّهُوْرِ وَ الدُّعَاءِ ﴾ ''عنقریب اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔'' (۱)

دعا میں حد سے تجاوز کا مفہوم کافی حد تک متنِ حدیث سے ہی واضح ہو گیا ہے جبکہ وضو میں حد سے تجاوز کا مطلب یہ ہے کہ اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ سے زیادہ دھویا جائے کیونکہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ اعضائے وضو کم از کم ایک ایک مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تین تین مرتبہ دھوئے جائیں۔

(52) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ختم ہو جائے گا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً وَ تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ أَمَانَاتُهُمْ فَاخْتَلَفُوْا وَ كَانُوْا هٰكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوْا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ ذَالِكَ قَالَ تَأْخُذُوْنَ بِمَا تَعْرِفُوْنَ وَ تَدَعُوْنَ مَا تُنْكِرُوْنَ وَ تُقْبِلُوْنَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُوْنَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ ﴾ ''بہت جلد وہ وقت آن پہنچے گا کہ جب نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور صرف برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے۔ وعدہ اور امانت خلط ملط ہو جائیں گے۔ اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے پھر آپ نے اپنی انگلیوں کو تشبیك دی (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں مضبوطی سے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں) لوگوں نے کہا اگر وہ وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، جس کام کو اچھا سمجھو اسے اختیار کر لینا اور جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور پھر اپنے قابل اعتماد خاص لوگوں کے پاس چلے جانا اور دوسرے لوگوں کو ان کے حال پر ہی چھوڑ دینا۔'' (۲)

(53) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت کی جائے گی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَ مِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَ لَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَ لَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي

---

(۱) [صحیح : صحیح ابو داود، ابو داؤد (۹۶) کتاب الطهارة : باب الاسراف فی الوضوء، ابن ماجه (۳۸۶۳) مسند احمد (۴/۳) بیهقی فی الکبری (۹۰۰) ارواء الغلیل (۱/۱۷۱)]

(۲) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۴۵۹۴) صحیح ابو داود، ابو داود (۴۳۴۲) صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۳۹۵۷) کتاب الفتن : باب التثبت فی الفتنة]

قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ ﴾ ''عنقریب (کافر) قومیں تمہارے خلاف چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو یوں بلائیں گی جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو دستر خوان کی طرف بلاتے ہیں۔ایک آدمی نے کہا کیا ہم اس دن تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں) بلکہ اس وقت تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن تمہاری حیثیت صرف اس جھاگ کی مانند ہوگی جو پانی کے اوپر بہتی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال لیں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں وہن کی بیماری ڈال دیں گے۔ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''(۱)

آج یہ بیماری بھی عام ہے۔ ہر کوئی دنیا کی فکر میں ہے اور موت کی کسی کو فکر نہیں۔حلال و حرام ہر ذریعے سے مال اکٹھا کیا جارہا ہے لیکن آخرت کے حساب کی کسی کو فکر نہیں۔کوئی شخص بھی دنیوی رنگینیوں کو چھوڑ کر قتل وقتال اور وار و یلغار کے جہادی راستے پر چلنے کو تیار نہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان ساری دنیا میں ذلیل ورسوا ہورہے ہیں اور کفار کی بدترین غلامی میں جکڑے ہوئے ہیں، مسلم خواتین کی عزت محفوظ نہیں، مسلمانوں کے علاقے اور ملک یہود و ہنود کے ناجائز تسلط کا شکار ہیں۔ان تمام پریشانیوں کا یقیناً ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ مسلمان دنیا کی (اندھی) فکر چھوڑ کر موت سے محبت شروع کر دیں اور جہاد وقتال کا نبوی راستہ اپنالیں، آخرت کی فکر کریں، اپنے اندر خداخوفی پیدا کریں اور اسوۂ صحابہ کو اپناتے ہوئے سچے مسلمان بن جائیں۔

(54) مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَكْثُرَ الْجَهْلُ وَ يَكْثُرَ الزِّنَا وَ يَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَ يَقِلَّ الرِّجَالُ وَ يَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ ﴾ ''قیامت کی علامات میں یہ بھی ہیں کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا کاری بہت زیادہ ہو جائے گی، شراب نوشی عام ہوگی، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کا ایک مرد نگران ہوگا۔''(۲)

اہل علم کا کہنا ہے کہ عورتوں کی اس قدر کثرت کے دو اسباب ہوں گے۔ایک یہ کہ عورتوں کی پیدائش ہی مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہوگی۔دوسرے یہ کہ آخری زمانے میں جنگوں کی وجہ سے بڑی تعداد میں مرد مقتول ہوں

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۹۵۸) صحیح ابوداود ، ابوداؤد (۴۲۹۷) كتاب الملاحم : باب في تداعى الأمم على الأسلام ، ابن أبى شيبة (٦١٣/٨) مسند احمد (٣٥٩/٢) مجمع الزوائد (٥٣٦/٧)]

(۲) [بخاری (۵۲۳۱) كتاب النكاح : باب يقل الرجال ويكثر النساء ، مسلم (٢٦٧١) احمد (٢٢٢/٣)]

گے جس وجہ سے مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ یہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

(55) گمراہ حکمرانوں کا ظہور ہوگا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم لوگ برائی میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں (آپ کے ذریعے) بھلائی عطا فرمائی کیا اس خیر اور بھلائی کے بعد دوبارہ برائی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا، کیا اس بھلائی کے بعد پھر برائی آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا یَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَ سَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذَالِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ تُطِیْعُ الْاَمِیْرَ وَ اِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَ اُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَ اَطِعْ ﴾ ''میرے بعد ایسے لوگ حکمران بنیں گے جو میری ہدایت کے مطابق لوگوں کی رہنمائی نہیں کریں گے اور نہ ہی لوگوں کو میری سنت پر چلائیں گے اور عنقریب ان حکمرانوں میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے جسم تو انسانی ہوں گے لیکن دل شیطانوں کے ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اگر میں ایسا وقت پالوں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اس حکمران کی بات سننا، اس کی اطاعت کرنا خواہ وہ تیری پیٹھ پر مارے یا تیرا مال چھین لے (ہر حال میں) اس کا حکم سننا اور اطاعت کرنا۔''[۱]

(2) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَا یُرْفَعُ عَنْهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ﴾ ''میں اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے بہت خائف ہوں (کہ وہ میری امت کو گمراہ کر دیں گے) اور اگر میری امت میں تلوار نکل آئی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی۔''[۲]

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گمراہ حکمرانوں سے مراد بدعات اور فسق و فجور کی طرف دعوت دینے والے حکمران ہیں۔[۳] شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گمراہ حکمرانوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو شریعت

---

(۱) [مسلم (۱۸۴۷) کتاب الأمارة : باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن]

(۲) [صحیح : مسند احمد (۲۷۸/۵) مجمع الزوائد (۴۵۲/۷)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۲۴۴۷)]

(۳) [عون المعبود (۲۱۸/۱۱)]

کے نام پر لوگوں کی قیادت کریں گے اور وہ جو لوگوں پر ظلم و جبر کریں گے، نیز فاسد حکام اور گمراہ علماء بھی اسی ذیل میں آتے ہیں جو دوسروں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ جس چیز پر وہ ہیں وہی اللہ کی شریعت ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر مجھے کسی مقبول دعا کا اختیار ہوتا تو میں حکمران کے لیے دعا کرتا کیونکہ اس کی درستگی میں ہی امت کی درستگی ہے۔ اور نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اور اگر میری امت میں تلوار نکل آئی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی'' یہ آپ ﷺ کی نبوت کی ایک نشانی ہے اور یہ ایسے ہی واقع بھی ہوا اور جب سے عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے مسلمانوں میں قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے، وہ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں اور قیدی بنا رہے ہیں۔(۱)

(56) تجارت بڑھ جائے گی

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ... فُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ ﴾ ''قیامت کے قریب... تجارت پھیل جائے گی حتی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا تعاون کرے گی۔''(۲)

(2) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَ يَكْثُرَ وَ تَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَ يَظْهَرَ الْعِلْمُ وَ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ لَا حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ وَ يُلْتَمَسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ ﴾ ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مال عام ہو جائے گا اور بڑھ جائے گا، تجارت پھیل جائے گی، علم ظاہر ہو گا، آدمی سودا کرے گا پھر کہے گا نہیں پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں کوئی لکھنے والا تلاش کیا جائے گا لیکن نہیں ملے گا۔''(۳)

جیسا کہ آج سائنسی ترقی اور جدید مشینری اور کمپیوٹر وغیرہ کی ایجاد کی وجہ سے تجارت تو بڑھ گئی ہے لیکن ہاتھ سے لکھنے والے کاتبوں کی اہمیت کم ہو گئی ہے یا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تجارت اور کاروبار بڑھ جانے کی وجہ سے لوگ بچوں کو ابتدائی عمر میں ہی کام کاج میں ڈال دیں گے تعلیم نہیں دلوائیں گے اسی لیے پھر لکھنے والا یعنی پڑھا لکھا شخص کم ہی کوئی نظر آئے گا۔ (واللہ اعلم)

(57) زلزلے بہت زیادہ آئیں گے

---

(۱) [ماخوذ از، مجموع فتاوی ابن عثیمین (۴۷۷/۹)]

(۲) [حسن: احمد (۴۰۸/۱) حاکم (۴۹۳/۴) بزار (۵۴/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن درجہ کی قرار دیا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۳۸۷۰)]

(۳) [**صحیح**: السلسلة الصحيحة (۲۷۶۷) صحیح نسائی، نسائی (۴۴۶۱) کتاب البیوع: باب التجارة] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۵۲۰/۳۹)]

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلَازِلُ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ علم قبض کرلیا جائے گا اور زلزلے بکثرت ہوں گے۔''(۱)

درحقیقت قیامت کے روز بھی ایک شدید زلزلہ ہی آئے گا اور آنِ واحد میں سب کچھ ہلاک ہو جائے گا۔(۲) تاہم فرمانِ نبوی کے مطابق قیامت سے پہلے بھی علامت کے طور پر کچھ زلزلے آئیں گے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک عرصہ سے زلزلوں کا سلسلہ بھی جاری ہے اور روز بروز ان میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

تاریخ کا قدیم ترین زلزلہ کب اور کہاں آیا، یہ تو وثوق سے نہیں کہا جاسکتا البتہ وہ پہلا زلزلہ جو انسان نے اپنی تحریر میں ریکارڈ کیا تقریباً تین ہزار برس قبل 1177 قبل مسیح میں چین میں آیا تھا۔ پورے شہر کو ملیامیٹ کر دینے والا زلزلہ 226 قبل مسیح یونان کے جزیرے رہوڈس میں آیا تھا جس نے یہاں کے شہر کیمریوس کو نیست و نابود کر دیا اور ساتھ ہی اس شہر کے ساحل پر نصب عظیم الشان مجسمہ ''ہیلوس'' بھی تباہ ہو گیا جس کا شمار دنیا کے سات عجائبات میں ہوتا ہے۔ 18 ویں صدی میں تقریباً 13 بڑے زلزلے آئے، جنہوں نے امریکہ، جاپان، چین، انڈیا، ایران، اٹلی، ایکواڈور، پیرو اور انڈونیشیا وغیرہ کے علاقوں کو متاثر کیا۔ 19 ویں صدی میں زلزلوں کی یہ تعداد مزید بڑھ گئی حتی کہ ایک ملک (امریکہ) میں ہی 17 زلزلے آئے۔ یہ سلسلہ 20 ویں صدی میں بھی بدستور جاری رہا۔

21 ویں صدی میں بھی یہ تسلسل قائم رہا حتی کہ 2004ء میں سب سے بڑی تباہی 26 دسمبر کو انڈونیشیا کی ریاست سماٹرا میں زیرِ سمندر زلزلے ''سونامی'' سے آئی جس سے اٹھنے والی لہریں انڈونیشیا، ملائشیا، بنگلہ دیش، انڈیا، تھائی لینڈ، سری لنکا، برما، مالدیپ، صومالیہ، کینیا، تنزانیہ، مدغاسکر اور جنوبی افریقہ تک گئیں۔ اس تباہی سے ہونے والی اموات 5 لاکھ سے زائد ہیں۔ پھر 8 اکتوبر 2005ء کو اب تک کا شدید ترین زلزلہ پاکستان کے شمالی علاقے میں آیا۔ ریکٹر سکیل پر اس کی شدت 7.6 تھی۔ اس زلزلے سے کشمیر، اسلام آباد، بالاکوٹ، مانسہرہ اور ہزارہ سمیت بہت سے چھوٹے بڑے دیہاتوں اور قصبوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔(۳)

(58) خواہشات پیٹوں اور شرمگاہوں کے فتنے کا باعث ہوں گی

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِنَّ مِمَّا أَخْشَى عَلَيْكُمْ شَهَوَاتِ الْغَيِّ فِي بُطُونِكُمْ وَ فُرُوجِكُمْ وَ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ﴾ ''بلاشبہ میں تمہارے متعلق ان گمراہ کن

---

(۱) [بخاری (۱۰۳۶) کتاب الاستسقاء : باب ما قیل فی الزلازل والآیات، مسلم (۲۶۷۱)]

(۲) [﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ ''بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔'' [الحج : ۱]

(۳) [ماخوذ از، آن لائن آزاد دائرۃ المعارف '' ویکیپیڈیا'' (زلزلہ کی تاریخ)]

خواہشات سے خائف ہوں جو تمہارے پیٹوں اور تمہاری شرمگاہوں کو گمراہ کردیں گی اور گمراہ کردینے والے فتنوں سے بھی خائف ہوں۔'' ایک روایت میں ﴿ مُضِلَّاتِ الْهَوَى ﴾ ''گمراہ کردینے والی خواہشات'' کے لفظ ہیں۔ (۱)

اہل علم کا کہنا ہے کہ الغی گمراہی اور برائی میں انہماک کا نام ہے۔ المضلات ہر وہ چیز ہے جو لوگوں کو حق سے دور کرتی ہے اور باطل کی طرف مائل کر کے انہیں ہلاک کردیتی ہے۔ الھوی ہر وہ چیز ہے جس کا انسان قصد کرتا ہے، جسے پسند کرتا ہے، جس سے خوش ہوتا ہے، جسے چاہتا ہے اور جس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ خائف تھے کہ امت کے افراد پیٹوں اور شرمگاہوں کی خواہشات کی پیروی میں لگ کر گمراہی کا شکار ہو جائیں گے۔ تو یقیناً آج ایسا ہی واقع ہو چکا ہے اور لوگ نہ تو پیٹ بھرنے کے لیے حلال و حرام کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ہی جنسی تسکین کے لیے۔ (العیاذ باللہ)

(59) بارش ہوگی مگر اناج نہیں اُگے گا

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًا وَلَا تَنْبُتُ الْأَرْضُ شَيْئًا ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگوں پر بہت زیادہ بارش برسائی جائے گی لیکن زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی۔'' (۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تَنْبُتُ الْأَرْضُ شَيْئًا ﴾ ''قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسائی جائے بلکہ قحط یہ ہے کہ تم پر بارش تو خوب برسائی جائے لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔'' (۳)

قیامت کی یہ نشانی تاحال ظاہر نہیں ہوئی تاہم قیامت سے پہلے اس کا ظہور ضرور ہوگا اور موسلا دھار بارش کے باوجود لوگ پیداوار سے محروم اور قحط سالی کا شکار ہوں گے۔

(60) یہود و نصاریٰ کی مشابہت شروع ہو جائے گی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ

---

(۱) [صحيح : صحيح الترغيب (٥٢) احمد (٤٢٠/٤) مجمع الزوائد (٥٩٥/٧) بزار (٦٧/٢) الدولابي في الكنى (١٥٤/١) طبراني صغير (٥١١) ابو نعيم في الحلية (٣٢/٢) بيهقي في الزهد (٧٣٢)]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٢٧٧٣) مسند احمد (١٤٠/٣) مستدرك حاكم (٥١٣/٤) ابو نعيم في أخبار أصبهان (٦٩/٢) التاريخ الكبير للبخاري (٣٦٢/٧) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (١٢٤٢٩)]

(۳) [مسلم (٢٩٠٤) كتاب الفتن : باب في سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة]

اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَفَارِسَ وَ الرُّوْمِ فَقَالَ وَ مَنِ النَّاسُ اِلَّا اُولٰئِكَ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میری امت پہلی امتوں کے بالکل برابر ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے مراد اہل فارس اور رومی (نصرانی) ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، پھر اور کون ہیں؟''(۱)

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا﴿ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَ ذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى ؟ قَالَ : فَمَنْ ﴾ ''تم اپنے سے پہلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اور کون مراد ہیں؟''(۲)

بعینہٖ آج مسلمان اس گمراہی میں بھی مبتلا ہیں اور شب و روز یہود و ہنود کی اندھی تقلید میں مصروف ہیں۔ ویلنٹائن ڈے، اپریل فول، کرسمس، بسنت اور اس جیسے دیگر تہوار کفار سے بڑھ کر مسلمان منا رہے ہیں اور صرف تہوار ہی نہیں بلکہ لباس و زینت، رہن سہن، بود و باش، وضع قطع اور بول چال میں بھی پوری ان کی نقالی کی ہی کوشش کرتے ہیں۔ آج مسلمانوں کی معیشت، معاشرت، سیاست، کلچر اور تعلیم پر بطورِ خاص اہل مغرب کا رنگ چڑھا ہوا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مسلمان غیر محسوس انداز میں یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ اسلامی تعلیمات اور نبوی طرزِ زندگی سے بڑھ کر ان کے لیے مفید اور بہتر کفار کے طور طریقے ہیں اور یہی چیز ان کی تباہی، ذلت و رسوائی، غلامی، زوال اور روز بروز کی پستی کا بنیادی سبب ہے۔ لہٰذا آج اگر مسلمان حقیقی ترقی، خوشحالی اور دنیا میں عزت چاہتے ہیں تو انہیں کفار کی مشابہت اور اندھی تقلید چھوڑ کر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

(61) قبیلہ قریش فنا ہو جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا﴿ اَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ وَ يُوْشِكُ اَنْ تَمُرَّ الْمَرْاَةُ بِالنَّعْلِ فَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ ﴾ ''قبائل عرب میں سے سب سے جلد قبیلہ

---

(۱) [بخاری (۷۳۱۹) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة : باب قول النبی لتتبعن سنن من كان قبلكم ، مسند احمد (۲/۲۸٤)]

(۲) [بخاری (۷۳۲۰) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة : باب قول النبی لتتبعن سنن من كان قبلكم ، مسلم (۲٦٦۹) مستدرك حاكم (۱/۹۳) مسند احمد (۲/٤۳۲)]

قریش فنا ہوگا اور قریب ہے کہ عورت گزرتی ہوئی کہے گی کہ یہ فلاں قریشی کی جوتی ہے۔''(۱)

اگرچہ آج قریشیوں کی تعداد کم ہے لیکن ابھی ان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ چونکہ یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اس لیے ایک دن وہ بالکل ضرور ختم ہو جائیں گے۔ مزید برآں یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ قریشی (سید) ہونا نجات کی ضمانت نہیں بلکہ نجات کا دارومدار ایمانِ کامل اور عملِ صالح پر ہے۔ اس لیے اگر کوئی قریشی ہے تو اسے بھی نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر کوئی قریشی نہیں تو اسے جھوٹا قریشی بن کر اپنا قد اونچا اور مقام بلند کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ اپنے اعمال ہی درست کرنے چاہییں۔

(62) اخلاقی قدریں برباد ہو جائیں گی

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ خاندانی کمینہ شخص لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت ہوگا۔''(۲)

امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی آنکھوں سے اس چیز کا مشاہدہ کر چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے ...۔(۳) بلاشبہ آج ردیٔ النسب، کمینہ ابن کمینہ اور ذلیل ترین شخص ہی خوش بخت سمجھا جا رہا ہے اور بدکردار لوگوں کو ہی بلند عہدوں پر فائز کر دیا گیا ہے جو ایک طرف قومی خزانوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں اور دوسری طرف ساری دنیا میں مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا بھی موجب ہیں۔ (العیاذ باللہ)

(63) مسلمان کا ہر خواب سچا ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ﴾ ''جب قیامت قریب ہوگی تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ (جو علم تعبیر کے عالم تھے) نے کہا نبوت کا حصہ جھوٹ نہیں

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۷۳۸) مسند احمد (۳۳۶/۲) بزار (۲۷۸۸/ کشف الأستار) ابویعلی (۶۲۰۵) صحیح ابن حبان (۶۸۵۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۸۴۳۷)]]

(۲) [حسن لغیرہ : مسند احمد (۳۸۹/۵) بیھقی فی دلائل النبوة (۳۹۲/۶) بغوی (۴۱۵۴) ترمذی (۲۲۰۹) کتاب الفتن، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے [الموسوعة الحديثية (۲۳۳۰۳)]]

(۳) [شرح صحیح البخاری ۔ لابن بطال (۲۷/۳)]

ہوسکتا۔"(۱)

یہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی لیکن مستقبل میں ضرور ظاہر ہوگی۔البتہ اس کا ظہور کب ہوگا اس حوالے سے اہل علم کے مختلف اقوال ہیں۔لیکن ان میں قابل ترجیح یہ ہے کہ اس نشانی کا ظہور قیامت کے قریبی زمانے میں ہو گا (جیسا کہ درج بالا حدیث کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے کہ جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا)۔امام ابن بطال رحمہ اللہ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔(۲)

⑥④ درندے اور بے جان اشیاء کلام کریں گی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَ حَتّٰی تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَ شِرَاكُ نَعْلِهٖ وَ تُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ﴾ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ درندے انسانوں سے ہم کلام ہوں گے، آدمی کی چھڑی کا چھلکا اس سے بات کرے گا، آدمی کے جوتے کا تسمہ اس سے بات کرے گا اور آدمی کی ران اسے بتائے گی کہ اس کی بیوی نے (اس کی غیر حاضری میں) کیا کچھ کیا ہے۔"(۳)

یہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی لیکن ہر مسلمان کا اس پر کامل ایمان ہونا چاہیے کہ ایسا ضرور واقع ہو کر رہے گا اور اسے بلا تاویل من وعن تسلیم کرنا چاہیے۔البتہ یہ یاد رہے کہ بھیڑیئے کا انسان سے ہم کلام ہونے کا واقعہ عہد نبوی میں پیش آچکا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصدیق بھی فرما چکے ہیں۔(٤)

⑥⑤ عرب کی زمین سرسبز وشاداب ہو جائے گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَ اَنْهَارًا وَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاكِبُ بَیْنَ الْعِرَاقِ وَ مَكَّةَ لَا یَخَافُ اِلَّا ضَلَالَ الطَّرِیْقِ وَ حَتّٰی یَكْثُرَ الْهَرْجُ ، قَالُوْا وَ مَا الْهَرْجُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ الْقَتْلُ ﴾ "قیامت قائم نہیں

---

(۱) [بخاری (۷۰۱۷) كتاب التعبير : باب القيد فى المنام]

(۲) [كما فى عمدة القارى شرح صحيح البخارى : كتاب التعبير : باب القيد فى المنام]

(۳) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۲۲) المشكاة (٥٤٥٩) صحيح الجامع الصغير (۷۰۸۳) ترمذى (۲۱۸۱) كتاب الفتن : باب ماجاء فى كلام السباع ، الموسوعة الحديثية (۱۱۷۹۲)]

(٤) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۲۲) المشكاة (٥٤٥٩) التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان (٦٤٦٠) صحيح ابن حبان (٦٤٩٤) شرح مشكل الآثار (٦١٧٨) شرح السنة (۳۹٤/۷)]

ہوگی حتی کہ سرزمین عرب میں سرسبز وشاداب چراگاہیں (باغات) اور نہریں ہوں گی ۔ ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہرج سے مراد قتل ہے۔''(۱)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سرزمین عرب سے مراد جزیرۂ عرب ہے، چراگاہوں سے مراد سرسبز کھیتیاں (باغات وچمنستان) ہیں اور نہروں سے مراد کثرتِ بارش کی وجہ سے جاری ہونے والا پانی ہے۔(۲) کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ سرزمین عرب کا باغات اور نہروں میں تبدیل ہو جانے کا ایک مفہوم تو یہ ہے کہ اس خطے کے رہائشی کنوئیں کھودیں گے اور زمین میں کھیتی باڑی کا کام کریں گے جیسا کہ آج ایسی کوششیں کی جا رہی ہیں جبکہ اس کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ یہاں کی آب وہوا ہی تبدیل ہو جائے گی، گرم موسم معتدل اور خوشگوار موسم میں تبدیل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس علاقے میں نہریں اور چشمے پیدا فرمائیں گے جس کے باعث یہاں کی بنجر زمین زرخیز ہو جائے گی اور سخت زمین سرسبز وشاداب علاقے کا منظر پیش کرے گی ۔ یہی مفہوم زیادہ ظاہر ہے اور ماہرین کے مطابق جزیرۂ عرب پہلے بھی ایسا ہی تھا اور دوبارہ اسی حالت پر لوٹ آئے گا۔

(66) قحطان کا ایک آدمی حکمران بنے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ قحطان کا ایک آدمی نکلے گا وہ اپنی چھڑی کے ساتھ لوگوں کو ہانکے گا۔''(۳)

امام ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''قیامت قائم نہیں ہوگی'' کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حکمران کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔(٤) امام ابن اثیر(٥)، امام ابن جوزی(٦)، امام قرطبی اور علامہ عینی رحمہم اللہ(۷) فرماتے ہیں کہ ''چھڑی کے ساتھ لوگوں کو ہانکے گا'' سے حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ لوگوں پر

---

(۱) [صحیح : مسند احمد (۲/۳۷۱) مستدرك حاكم (٤/٤٤٧) صحيح ابن حبان (۱۰/۹۳) مجمع الزوائد (۷/۱٤۱) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۸۸۳۳)]

(۲) [فتاوی اسلامية (٤/١٥٦)]

(۳) [بخاری (۷۱۱۷) كتاب الفتن : باب تغير الزمان حتى تعبد الأوثان ، مسلم (۲۹۱۰) احمد (۲/٤۱۷)]

(٤) [شرح صحيح البخاري ـ ابن بطال (۸/۲۱۲)]

(٥) [النهاية (۲/۱۰۳٦)]

(٦) [كشف المشكل لابن الجوزی (۱/۹۳٥)]

(۷) [عمدة القاری شرح صحيح البخاری : كتاب الفتن : باب خروج النار]

غالب ہوگا اور لوگ اس کی پیروی اور حکومت پر متفق ہوں گے۔ تاہم ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ حقیقی طور پر ڈنڈے سے لوگوں کو ہانکے گا جیسے مویشیوں کو ہانکا جاتا ہے کیونکہ وہ عدل وانصاف کے قیام میں انتہائی سخت ہوگا۔ قیامت کی یہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔ (۱)

(67) جھجاہ نامی شخص بادشاہ بنے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿لَا تَذْهَبُ الْاَیَّامُ وَ اللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِكَ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ﴾ ''دن اور رات ختم نہیں ہوں گے حتی کہ ایک آدمی بادشاہ بنے گا جسے جھجاہ کہا جائے گا۔'' (۲)

قیامت کی یہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق جھجاہ نامی بادشاہ مذکورہ بالا قحطانی کے علاوہ کوئی اور ہوگا کیونکہ وہ آزاد لوگوں میں سے ہوگا جبکہ یہ غلاموں میں سے ہوگا۔ (۳) ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روایت میں تو یہ لفظ ہیں ''حتی کہ غلاموں میں سے ایک آدمی (یعنی جھجاہ) بادشاہ بنے گا۔'' (٤)

(68) ایمان حرمین تک محصور ہو جائے گا

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ غَرِیْبًا كَمَا بَدَأَ وَ هُوَ یَأْرِزُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ فِیْ جُحْرِهَا﴾ ''اسلام اجنبی شروع ہوا اور عنقریب دوبارہ ویسے ہی اجنبی ہو جائے گا جیسے ابتدا میں تھا اور وہ سکڑ (سمٹ) کر دو مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں آجائے گا جیسے سانپ سکڑ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔'' (٥)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا﴾ ''بلاشبہ ایمان مدینہ کی جانب یوں سمٹ کر چلا جائے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل کی طرف چلا جاتا ہے۔'' (٦)

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (ایمان مدینہ کی جانب سمٹ آئے گا) سے مراد یہ ہے کہ اہل ایمان اپنا دین

---

(۱) [فتح الباری (٥٤٦/٦)]

(۲) [مسلم (۲۹۱۱) کتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیتمنی أن یکون مکان المیت من البلاء ، ترمذی (۲۲۲۸)]

(۳) [فتح الباری (۷۸/۱۳)]

(٤) [مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (۳۹٥/۱٥)]

(٥) [مسلم (۱٤٦) کتاب الایمان : باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا و سیعود غریبا]

(٦) [مسلم (۱٤۷) ایضا]

ایمان بچانے کے لیے مدینہ کی طرف بھاگ کھڑے ہوں گے۔[1] شیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ آخری زمانے میں دین اور ایمان حجاز میں جمع ہو جائے گا اور یہاں یوں پناہ لی جائے گی جیسے پہاڑ کی چوٹی پر شکار پناہ لیتا ہے۔[2]

(69) اہل ایمان اجنبی ہو جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ غَرِيْبًا فَطُوْبىٰ لِلْغُرَبَاءِ ﴾ ''اسلام اجنبی شروع ہوا تھا اور عنقریب دوبارہ اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے ابتداء میں تھا لہٰذا اجنبی (اہل ایمان) کے لیے خوشخبری ہے۔''[3]

''اسلام اجنبی شروع ہوا'' امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ابتداءً اہل اسلام کی تعداد کم تھی پھر وہ پھیل گئے اور غالب آ گئے (حتی کہ نصف دنیا پر اسلام غالب آ گیا) اور عنقریب (قیامت سے پہلے فتن و بدعات کے ظہور، لوگوں کے فساد اور واجبات ایمان کے عدمِ قیام کی وجہ سے) وہ دوبارہ اسی حالت پر لوٹ آئیں گے (جس پر پہلے تھے) یعنی دوبارہ ان کی تعداد کم ہو جائے گی۔[4] اہل ایمان کے اجنبی ہو جانے کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بلادِ اسلامیہ کے طول وعرض میں ہر طرف فاسق وفاجر لوگ ہی عہدوں پر متمکن ہو جائیں گے جبکہ متقی و پرہیزگار لوگوں کو ان عہدوں سے دور کر دیا جائے گا سوائے ان کے جو اپنا ضمیر بیچ دیں گے اور اپنے افسرانِ بالا کی خدمت میں یوں بیٹھیں گے جیسے اساتذہ کے سامنے تلامذہ بیٹھے ہوں، بس اسی وجہ سے نیک لوگ خود کو تعداد میں کم اور اجنبی محسوس کریں گے۔

طوبیٰ کا معنی خوشخبری ہے۔ امام ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جنت کا ایک نام ہے اور ایک قول کے مطابق جنت میں ایک درخت کا نام بھی طوبیٰ ہے۔[5] ''غرباء یعنی اجنبی اہل ایمان'' کی توضیح نبی کریم ﷺ نے خود فرمائی ہے کہ ﴿ اَلَّذِيْ يُصْلِحُوْنَ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ ﴾ ''وہ لوگ جو فتنہ وفساد کے وقت لوگوں کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیں گے۔''[6] اور ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ ﴾ ''جو (دعوتِ دین

(۱) [کما فی تحفة الاحوذی (۳۱۹/۷)]

(۲) [المنتقی من فتاوی الفوزان (۳٦/۲)]

(۳) [مسلم (۱٤۵) کتاب الایمان : باب بیان أن الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا]

(٤) [الدیباج (حاشیة) علی مسلم (۱٦٤/۱) ۔ مزید دیکھئے : مرعاة المفاتیح (۲۵۵/۱)]

(۵) [النهایة فی غریب الحدیث (۳۱۸/۳)]

(٦) [صحیح : السلسلة الصحیحة (۱۲۷۳) ابو عمرو الدانی فی السنن الواردة فی الفتن (۲۵/۱)]

اور اصلاحِ معاشرہ کی خاطر) قبائل سے نکل گئے ہوں گے۔''(۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں مسلمان تعداد میں انتہائی کم تھے لیکن پھر آہستہ آہستہ دعوتِ دین اور فتوحاتِ اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوا تو اسلام دنیا کے اطراف واکناف تک پہنچا اور مسلمان تعداد میں بہت زیادہ ہو گئے لیکن قیامت کے قریب دوبارہ مسلمان فتنوں اور بدعات وخرافات کا شکار ہو کر تعداد میں کم ہو جائیں گے، اس وقت وہی لوگ خوش بخت ہوں گے جو لوگوں کی دینی اصلاح، معاشرتی بگاڑ اور فتنہ وفساد کے خاتمہ کی کوشش کریں گے، دین کی خاطر کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور اپنا سب کچھ لٹا دیں گے حتی کہ (بوقتِ ضرورت) اپنا گھر بار تک چھوڑ کر اللہ کے راستے میں ہجرت کر جائیں گے۔ یہی وہ سچے مسلمان ہوں گے جو بالآخر عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کا خاتمہ کریں گے۔

⇦ یہ تو تھیں قیامت کی چھوٹی علامات، آئندہ اوراق میں قیامت کی بڑی علامات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ چونکہ دجال کائنات کا سب سے بڑا فتنہ ہے اور قیامت کی اولین بڑی علامات میں سے ہے لہٰذا اس کا قدرے تفصیلی بیان پہلے اور پھر باقی علامات کا ذکر کیا جائے گا۔

(۱) [صحیح : مسند احمد (۱/۳۹۸)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۳۷۸٤)]

حصہ دوم

الدجال وطرق الوقایة منه — دجال اور اس سے بچاؤ کے طریقے

(70) فتنہ دجال

لفظ دجال کی توضیح

لفظ دجال دجل سے مشتق ہے جو بروزن نصر باب دَجَلَ یَدْجُلُ کا مصدر ہے۔اس کا معنی خلط ملط کرنا، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا اور ملمع سازی کرنا وغیرہ ہے اور یوں دجال کا معنی ہے بہت زیادہ جھوٹا اور دھوکے باز۔ امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے دجال کا معنی بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ ذکر فرمائے ہیں ((اَیْ کَذَّابُوْنَ مُمَوِّهُوْنَ)) ''یعنی دجال سے مراد جھوٹے اور خلاف واقعہ بات سنانے والے لوگ ہیں۔''[1] لفظ دجال کی تشریح میں مزید فرماتے ہیں کہ ((وَ اَصْلُ الدَّجْلِ الْخَلْطُ)) ''دراصل دجل خلط ملط کردینے کا نام ہے۔'' لسان العرب میں ہے کہ ((وَ الدَّجَّالُ هُوَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ وَ اِنَّمَا دَجْلُهُ سِحْرُهُ وَ كِذْبُهُ)) ''دجال سے مراد ہے جھوٹا مسیح اور یقیناً اس کے دجل سے مراد اس کا جادو اور اس کا جھوٹ ہے۔'' مزید فرماتے ہیں کہ مسیح دجال یہود کا ایک آدمی ہے جو اس امت کے آخر میں ظاہر ہوگا۔اس کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کردے گا۔[2] المعجم الوسیط میں لفظ دجال کا معنی یوں مذکور ہے کہ ((اَلْكَذَّابُ الْمُمَوِّهُ الْمُدَّعِیْ)) ''بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور خلافِ حقیقت بات کا دعویٰ کرنے والا۔'' نیز لفظ دجال کی جمع دجاجلہ ہے۔[3]

⇦ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ مسیح کا ایک معنی ''بہت سیاحت کرنے والا شخص ہے''[4] اور چونکہ دجال اپنے فتنے کو پھیلاتا ہوا پوری دنیا کی سیاحت کرجائے گا اسی لیے اسے مسیح کہا جاتا ہے۔اس بات کی وضاحت صاحبِ قاموس کی اس توضیح سے بھی ہوتی ہے ((اَلدَّجَّالُ الْمَسِيْحُ لِاَنَّهُ يَعُمُّ الْاَرْضَ)) ''دجال کو مسیح اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ (پوری) زمین اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔''[5]

---

(۱) [النهاية لابن الأثير (٣٤٦/٢)]

(۲) [لسان العرب (٢١٩/٥)]

(۳) [المعجم الوسيط (ص : ٢٧١ ـ ٢٧٢)]

(٤) [المنجد (ص : ٧٣٦)]

(٥) [القاموس المحيط (٥٣٨/٣)]

دجال کا ظہور یقینی ہے

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ اطَّلَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْنَ قَبْلَھَا عَشْرَ آیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَ الدَّجَّالَ ... ﴾ ''ہم لوگ باہم گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت کیا تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا کہ دھواں، دجال...۔''(۱)

درج بالا فرمانِ نبوی اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ قیامت سے پہلے دجال کا ظہور ہوگا اور یہ قیامت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب '' قصة المسیح الدجال '' میں ایک روایت یوں نقل فرمائی ہے کہ ﴿وَ ھُوَ خَارِجٌ فِیْکُمْ لَا مَحَالَةَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَ اَمَّا اِنَّهٗ قَرِیْبٌ فَکُلُّ مَا ھُوَ آتٍ قَرِیْبٌ﴾ ''دجال لامحالہ تم میں آکر رہے گا اس کی آمد یقیناً برحق ہے، اس کی آمد قریب ہے اور ہر آنے والا قریب ہی ہوتا ہے۔''(۲)

اسی طرح سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں بھی یہ لفظ ہیں کہ ﴿وَ ھُوَ خَارِجٌ فِیْکُمْ لَا مَحَالَةَ﴾ ''دجال لازماً تم میں آکر رہے گا۔''(۳)

(سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی) مسیح دجال کا خروج صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔(٤)

دجال کائنات کا سب سے بڑا فتنہ ہے

(1) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّھَا لَمْ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ

---

(١) [مسلم (٢٩٠١) کتاب الفتن : باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة ، ترمذی (٢١٨٣) ابوداود (٤٣١١) ابن ماجه (٤٠٤١) نسائی فی السنن الکبری (١١٤٨٢)]

(٢) [مسند بزار بحواله قصة المسیح الدجال للألبانی (ص : ١٢٩)]

(٣) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (٧٨٧٥) صحیح ابن ماجه ، ابن ماجه (٤٠٧٧) کتاب الفتن : باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج ، السنة لابن ابی عاصم (٣٩١)]

(٤) [فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (١٤٦/٣)]

نہیں۔"(۱)

(2) حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ ﴾ "آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں (جسم کے اعتبار سے) دجال سے بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔"(۲)

(3) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَوْتِيْ وَ الدَّجَّالِ وَ قَتْلِ خَلِيْفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيَةٍ ﴾ "جو شخص تین موقعوں پر محفوظ رہا وہ نجات پا گیا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا (اور پھر کہا) میری موت (کے وقت)، دجال (کے ظہور کے وقت) اور حق پر قائم سخی خلیفہ کے قتل (کے وقت)۔"(۳)

(4) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : لَاَنَا لِفِتْنَةِ بَعْضِكُمْ اَخْوَفُ عِنْدِيْ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا اِلَّا نَجَا مِنْهَا وَ مَا صَنَعْتُ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ "رسول اللہ ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا فتنہ دجال کے مقابلے میں مجھے تمہارے آپس کے فتنہ فساد کا زیادہ خطرہ ہے۔ پہلے لوگوں میں سے جو کوئی اس فتنے سے محفوظ رہا وہ دراصل محفوظ ہے اور آج تک دنیا میں جو کوئی چھوٹا یا بڑا فتنہ ظاہر ہوا ہے وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے۔"(۴)

(5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے قریب کچھ جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے ان میں دجال بھی ہوگا ﴿ وَالدَّجَّالُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ﴾ "اور ان میں سب سے بڑے فتنے والا دجال ہوگا۔"(۵)

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۷۸۷۵) صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۴۰۷۷) كتاب الفتن : باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج، السنة لابن ابی عاصم (۳۹۱)]

(۲) [مسلم (۲۹۴۶) كتاب الفتن : باب فی بقية من أحاديث الدجال]

(۳) [حسن : احمد (۱۰۵/۴) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۱۷۰۱۴)]

(۴) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۳۰۸۲) التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان (۶۷۶۹) قصة المسيح الدجال (ص : ۵۰) مسند احمد (۳۸۹/۵) مسند بزار (۲۴۳۸) ابن حبان (۶۸۰۷)] امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ [المجمع (۳۳۵/۷)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۳۳۵۲)]

(۵) [الفتن لنعیم بن حماد (ص : ۳۸۶)]

(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک روئے زمین پر سب سے عظیم فتنہ دجال کا فتنہ ہے (اسی لیے ہر زمانے میں انبیاء اپنی امتوں کو اس سے ڈراتے رہے)۔ (۱)

تمام انبیاء نے اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ﴿ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَ قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَ لٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ﴾ ''میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک نئی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی اور وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔'' (۲)

(2) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ أَعْظَمُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ ... ﴾ ''اے لوگو! بلاشبہ زمین میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا اس نے اپنی امت کو (دجال کے فتنے سے) ڈرایا۔'' (۳)

اس وقت دجال کہاں ہے؟

ایک صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال اس وقت بھی دنیا میں موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کسی ویران جزیرے میں بیڑیوں کے ساتھ جکڑ کر چھپا رکھا ہے اور سیٹلائیٹ سسٹم کے ذریعے دنیا کے ہر حصے کی معلومات رکھنے کے دعویدار آج تک دجال کو تلاش نہیں کر سکے، یقیناً یہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھلا چیلنج ہے۔

بہر حال دجال کے اس وقت دنیا میں موجود ہونے کے حوالے سے تفصیلی حدیث آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیے۔

﴿ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي : الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ هُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ

---

(۱) [مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (۱۳/۲)]

(۲) [بخاری (۷۱۲۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۳) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۷۸۷۵) صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۴۰۷۷) کتاب الفتن : باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج، السنة لابن ابی عاصم (۳۹۱)]

إِنسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ... وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ ... ﴾ ''حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو اعلان کرتے سنا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ میں لوگوں کے پیچھے اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھ گئے۔ آپ ہنس رہے تھے اور آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا ہے؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ کی قسم میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہو گیا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق تھی جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ لخم اور جذام قبیلے کے تیس آدمیوں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار تھا کہ مہینہ بھر بحری موجیں ان کی کشتی سے کھیلتی رہیں حتیٰ کہ ان کی کشتی مغرب کی طرف ایک جزیرے پر جا لگی پھر وہ ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے میں جا اترے جہاں انہیں گھنے بالوں والا ایسا جانور ملا جس کے منہ یا دم کی شناخت ناممکن تھی۔

انہوں نے پوچھا، تو کون ہے؟ جانور نے کہا کہ میں جاسوس ہوں انہوں نے کہا کس کا جاسوس؟ اس نے کہا اس شخص کی طرف چلو جو دیر (ایک ویران جگہ) میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا کہ پھر ہم تیز تیز چلتے ہوئے دیر میں داخل ہوئے تو وہاں ہم نے اتنا بڑا انسان دیکھا کہ ویسا قد آور آدمی کبھی نہ دیکھا تھا، مگر وہ جکڑا ہوا تھا، اس کے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے اور پاؤں ٹخنوں کے ساتھ مضبوط لوہے سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا کمبخت تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری خبر تو تم حاصل کر ہی لو گے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم اہل عرب ہیں اور ایک سمندری جہاز میں محو سفر تھے کہ سمندر میں طغیانی آ گئی جس کی وجہ سے مہینہ بھر ہمارا جہاز موجوں کا شکار رہا پھر ہم اس جزیرے کے قریب پہنچے تو ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر اس جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں یہ جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے منہ یا پشت معلوم نہیں ہوتی تھی، ہم نے اس سے پوچھا کمبخت تو کون ہے؟ تو اس نے کہا، میں جاسوس ہوں، تم اس دیر میں موجود آدمی کی طرف چلو وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ سو ہم جلدی سے تمہاری طرف چلے آئے اور ہم تو اس کو شیطان سمجھتے ہیں۔

دجال نے کہا، مجھے بیسان (شام) کے نخلستان کی خبر دو؟ ہم نے کہا اس کی کونسی خبر مطلوب ہے؟ اس نے کہا کیا وہ پھل لاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا قریب ہے کہ وہ پھل نہیں لائے گا۔ مجھے بحیرہ طبریہ کی خبر دو؟ کیا

اس میں پانی رواں دواں ہے؟ ہم نے کہا، ہاں خوب رواں دواں ہے۔ اس نے کہا، قریب ہے کہ وہ خشک ہو جائے گا۔ اس نے کہا مجھے زغر (شام) کے چشمے کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پانی موجود ہے؟ اور کیا لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں اس میں پانی بھی ہے اور لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی بھی کر رہے ہیں۔ اس نے کہا، مجھے عرب کے نبی کی خبر دو؟ ہم نے کہا، وہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا پہنچا ہے۔ اس نے کہا کیا اس نے اہل عرب سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اس نے کہا، پھر نتیجہ کیا رہا؟ ہم نے کہا کہ وہ نبی اپنے گردو پیش میں غالب آ چکا ہے۔ اس نے کہا کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ لوگوں کے لیے اس کی اطاعت ہی بہتر ہے۔ میرے متعلق خبردار ہو جاؤ! میں مسیح دجال ہوں عنقریب مجھے خروج کی اجازت دے دی جائے گی اور میں چالیس دنوں میں پوری زمین کو فتح کر لوں گا البتہ مکہ اور مدینہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر میں اس طرف رخ کروں گا تو وہاں تلوار لہراتے ہوئے فرشتے مجھے روک دیں گے جو وہاں پہرے پر مقرر ہوں گے۔

نبی ﷺ نے اپنی چھڑی کو تین مرتبہ منبر پر مارا اور فرمایا یہی طیبہ (مدینہ) ہے، یہی طیبہ ہے اور فرمایا ﴿ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَالِكَ ؟ فَقَالَ النَّاسُ : نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِىْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَ مَكَّةَ اَلَا اِنَّهُ فِىْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَ اَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ ﴾ ”کیا میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں بتایا نہیں کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم کی بات اس لیے اچھی لگی کہ یہ میری اس خبر کے مشابہ ہے جو میں تمہیں دجال اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتایا کرتا تھا خبردار! دجال بحیرۂ شام میں یا دریائے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے۔ آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔“ (۱)

○ یہاں یہ یاد رہے کہ دجال کے موجود ہونے کے متعلق ایک رائے یہ بھی ہے کہ دجال اس وقت دنیا میں موجود نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں فرمایا تھا ”سو سال کے آخر تک روئے زمین پر کوئی ایسا نفس باقی نہیں رہے گا جو اس وقت موجود ہے۔“ (۲) درج بالا حدیث کے مطابق چونکہ اس وقت دجال موجود تھا اس لیے سو سال بعد وہ بھی باقی نہیں رہا۔ لہٰذا دجال اس وقت موجود نہیں البتہ اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب جب چاہیں گے اسے دوبارہ بھیج دیں گے۔ (۳) (واللہ اعلم)

---

(۱) [مسلم (۲۹٤٦) كتاب الفتن : باب قصة الجساسة ، ابوداود (٤٣٢٥) ابن ماجه (٢٠٤٥) نسائی (٣٥٤٧) ترمذی (٢٢٥٣) مسند احمد (٤١٩/٦)]

(۲) [مسلم (١٩٦٥)]

(۳) [مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (٢٠/٢)]

ظہورِ دجال کی چند علامات

چند ایسی علامات جن کے ظہور کے بعد دجال کی آمد یقینی ہو گی یا جن کے بعد خروجِ دجال کو انتہائی قریب تصور کیا جا سکتا ہے، حسب ذیل ہیں۔

قیامت کی چھوٹی نشانیوں کا ظہور:

قیامت کی چھوٹی نشانیوں سے مراد ایسی نشانیاں ہیں جو بڑی نشانیوں سے پہلے ظاہر ہوں گی جیسے مردوں کا کم اور عورتوں کا زیادہ ہو جانا، دین اجنبی ہو جانا، علم اٹھ جانا، جہالت کا بڑھ جانا، فحاشی کا فروغ ہونا، لوگوں کا بخیل ہو جانا، جھوٹی گواہی دینا، مال و دولت کی فراوانی ہونا، جھوٹے نبیوں کا ظاہر ہونا، امانت کا ختم ہو جانا، شراب کو حلال سمجھ لینا، زمانہ قریب ہو جانا، زلزلوں کی کثرت ہونا اور بدکاری کا عام ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ بلاشبہ ان چھوٹی نشانیوں کا ظہور اس بات کا ثبوت ہو گا کہ اب قیامت کی بڑی نشانیاں ظاہر ہونے والی ہیں اور یاد رہے کہ دجال بھی قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اور اگر کچھ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ درج بالا چھوٹی نشانیوں میں سے کم ہی کوئی ایسی نشانی ہو گی جو موجودہ دور تک ظاہر نہیں ہوئی بلکہ جسے بھی آپ پڑھ کر اپنے زمانے میں تلاش کرنا چاہیں وہی آپ کو سامنے نظر آئے گی۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ اس وقت سے پہلے پہلے اپنے گناہوں کی مغفرت کے لیے استغفار اور اعمال صالحہ شروع کر دیں کہ جب دجال ظاہر ہو گا اور پھر کسی کی توبہ قبول نہ ہو گی۔

(71) رومیوں کی تعداد میں اضافہ:

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ﴿ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَ الرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ ... ﴾ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے رومی (یعنی عیسائی) سب سے زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ذرا سوچ سمجھ کر بات کرو؟ مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہی ہو گا) کیونکہ عیسائیوں میں چار خصلتیں ہیں: مصیبت کے وقت نہایت بردبار، مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہونے والے، بھاگنے کے بعد دوبارہ سب سے پہلے حملہ کرنے والے، مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں بہتر ہیں اور اور ایک پانچویں بہت اچھی خصلت بھی ہے کہ یہ سب لوگوں سے زیادہ بادشاہوں کے ظلم سے روکنے والے ہیں۔" (۱)

واضح رہے کہ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

---

(۱) [مسلم (۲۸۹۸) کتاب الفتن : باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس ، مسند احمد (۳۱۴/۴)]

(72) مسلمانوں اور عیسائیوں کا باہم مل کر کسی دشمن سے جنگ کرنا:

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ سے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے صلح کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ﴿ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَ هُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَ تَغْنِمُوْنَ وَ تَسْلَمُوْنَ ... وَ تَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ ﴾ "تم لوگ عنقریب رومیوں سے امن والی صلح کرلو گے پھر تم اور وہ (رومی عیسائی) اپنے علاوہ کسی اور دشمن سے لڑو گے اور تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے، پھر تم واپس لوٹو گے اور ایک ٹیلوں والی زمین پر پڑاؤ کرو گے تو وہاں عیسائیوں کا ایک آدمی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا صلیب غالب آگئی (یہ دیکھ کر) مسلمانوں کا ایک آدمی غضبناک ہو کر اسے مارے گا اس وقت رومی عیسائی عہد شکنی کر دیں گے اور (لوگوں کو) جنگ کے لیے جمع کریں گے۔"(۱)

(73) مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین جنگ عظیم برپا ہونا:

حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرَى اِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ! جَائَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَ نَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ ... مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ ﴾ "ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ طوفان آیا تو ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا کہ اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آگئی۔ حضرت یسیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے (اتنی بات سن کر) سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک وراثت کی تقسیم ختم نہ ہو جائے اور مالِ غنیمت کے حصول میں کوئی خوشی نہ رہے۔ پھر ملک شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا، دشمن مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان اپنے دشمن کے خلاف یہاں جمع ہوں گے۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے کہا آپ کی مراد رومی دشمن ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ پھر اس وقت بہت سخت لڑائی شروع ہوگی، مسلمانوں کا ایک لشکر موت کی بیعت کرے گا اور کہے گا کہ ہم غالب ہوئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے۔ پھر لڑائی کریں گے حتی کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ (یعنی مسلمان اور رومی) فتح کے بغیر واپس لوٹ جائیں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی۔ پھر (دوسرے دن) مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ فتح کے بغیر ہم واپس نہیں جائیں گے اور لڑائی کریں گے حتی کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۳۶۱۲) المشکاۃ (۵۴۲۸) ابو داود (۴۲۹۲) کتاب الملاحم : باب ما یذکر من ملاحم الروم ، ابن ماجه (۴۰۱۴) مستدرك حاکم (۴/۴۶۷)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[صحیح ابن حبان محقق (۶۷۰۹)]

گی اور دونوں گروہ فتح کے بغیر واپس چلے جائیں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر (تیسرے دن) مسلمان موت اور فتح کی شرط پر نکلیں گے اور شام تک لڑیں گے پھر دونوں گروہ بلا فتح واپس پلٹ جائیں گے اور پھر شرط ختم ہو جائے گی۔ پھر چوتھے دن باقی مسلمان رومیوں کی طرف بڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دشمن کو مغلوب کریں گے اور وہ ایسی لڑائی کریں گے کہ اس جیسی کسی نے نہ دیکھی ہو گی حتی کہ پرندہ ان کے ٹکڑوں سے گزرے گا مگر وہ مر کر گر جائے گا ان کی لاشوں سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ ایک باپ کے اگر سو بیٹے ہوں گے تو واپسی پر ان میں سے صرف ایک ہی باقی ہو گا۔ پھر کس غنیمت پر خوشی ہو گی اور کونسی وراثت تقسیم کی جائے گی؟ دریں اثنا وہ اس سے بڑی بات سنیں گے کہ ایک منادی (یعنی شیطان) آواز بلند کرے گا کہ دجال تمہارے اہل وعیال میں آچکا ہے تو وہ لوگ سب کچھ وہیں چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس گھڑ سواروں کو تفتیش کے لیے بھیجیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا، میں ان کے اور ان کے آباء واجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ خوب اچھی طرح پہچانتا ہوں اور یہ گھڑ سوار اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین گھڑ سوار ہوں گے۔''(۱)

❁ (74) سونے کے پہاڑ کا ظہور:

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ وَ يَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ﴾ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہ ہو، جس پر لوگ جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے جبکہ ہر بندہ یہ سوچ (کر حصہ لے) رہا ہو گا کہ شاید وہ نجات پانے والا میں ہی ہوں۔''(۲)

(2) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ ...﴾ ''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نمودار ہو گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو اس (پہاڑ) کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو دوسرے لوگ اسے لے اڑیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پھر اس خزانے کو حاصل کرنے کے لیے لوگ لڑیں گے اور سو میں سے ننانوے قتل کر دیئے جائیں گے۔''(۳)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ

---

(۱) [مسلم (۲۸۹۹) کتاب الفتن : باب اقبال الروم فی کثرة القتل عند خروج الدجال ، مسند احمد (۱/ ۴۴ ۵)]

(۲) [مسلم (۲۸۹۴) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب]

(۳) [مسلم (۲۸۹۵) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب]

كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ﴾ ''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''(۱)

واضح رہے کہ دریائے فرات عراق میں ہے، اس سے سونے کے پہاڑ کا ظاہر ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے جو کہ تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔ بعض علماء نے سونے کے پہاڑ سے پٹرول وغیرہ مراد لیا ہے لیکن ان کی یہ بات درست نہیں بلکہ سونے کے پہاڑ سے مراد حقیقی پہاڑ ہی ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ خروجِ دجال سے پہلے واقع ہونے والی جنگ عظیم کا سبب اسی خزانے کا حصول ہوگا۔ (واللہ اعلم)

(75) قسطنطنیہ کی فتح:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ ... وَ لٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهِ ﴾ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق (شام) کے مقام پر پڑاؤ نہ کر لیں۔ ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (لڑائی کی غرض سے) نکلے گا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی انہیں کہیں گے تم ہمارے اور ہمارے ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو بے دین ہو گئے ہیں۔ مسلمان کہیں گے، خدا کی قسم! ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو تمہارے حوالے کر دیں۔ پھر وہ ان سے لڑائی شروع کر دیں گے اور ان کا تہائی حصہ پیٹھ پھیر جائے گا جن کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کریں گے۔ ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے۔ جو اللہ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے اور ایک تہائی لوگ فتح حاصل کر لیں گے جو پھر کبھی فتنہ کا شکار نہیں ہوں گے اور وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے۔ پھر جب انہوں نے اپنی تلواریں زیتون (کے درختوں) پر لٹکائی ہوں گی اور غنائم اکٹھی کر رہے ہوں گے تو ان میں شیطان چیخ کر کہے گا کہ تمہارے گھروں میں مسیح (دجال) آ چکا ہے۔ وہ (یہ سن کر) واپس نکل آئیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ پھر جب وہ ملک شام پہنچیں گے تو دجال خروج کرے گا۔ وہ لوگ جنگ کی تیاری کریں گے، صفیں برابر کریں گے اور جب نماز کے لیے اقامت کہیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگر وہ اسے ویسے ہی چھوڑ دیں تو وہ پگھلتا ہوا خود ہی ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت

---

(۱) [بخاری (۷۱۱۹) کتاب الفتن : باب خروج النار، ابوداود (۴۳۱۳) مسند احمد (۴۳۸/۲)]

عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیں گے پھر وہ ان (مسلمانوں) کو اس کا خون اپنے برچھے میں دکھائیں گے۔''[1]

(2) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَ خَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ وَ فَتحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ﴾ ''بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ) کی خرابی کا پیش خیمہ ہوگی، مدینہ کی خرابی جنگوں کے آغاز کا سبب ہوگی، جنگوں کے آغاز کا انجام قسطنطنیہ کی فتح ہوگی اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا اعلان ہوگی۔''[2]

(3) حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ ! لَا نُرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ ﴾ ''تم جزیرۂ عرب والوں سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا پھر تم فارس یعنی ایران والوں سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔ پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا' اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔''[3]

تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ 1453ء میں سلطان محمد الفاتح کے ہاتھوں قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے لیکن یاد رہے کہ خروجِ دجال کے وقت دوبارہ مسلمان اسے فتح کریں گے۔ درج بالا دلائل کا یہی تقاضا ہے۔

(76) تلواروں کے دور کی دوبارہ واپسی:

جس روایت میں قسطنطنیہ کی فتح کا ذکر ہے اسی میں مذکور ہے کہ ﴿ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ ﴾ ''فتح قسطنطنیہ کے بعد جب مسلمانوں نے اپنی تلواریں زیتون (کے درختوں) پر لٹکائی ہوں گی اور وہ غنائم تقسیم کر رہے ہوں گے۔''[4]

بعض علما نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ خروجِ دجال سے پہلے تلواروں کا دور دوبارہ لوٹ آئے گا۔ قسطنطنیہ کی فتح سے پہلے جنگ عظیم برپا ہوگی اسی جنگ میں تمام جدید قسم کے اسلحہ جات تباہ و برباد ہو جائیں گے اور

---

(۱) [مسلم (۲۸۹۷) کتاب الفتن : باب فی فتح قسطنطنیہ وخروج الدجال ونزول عیسی ابن مریم]

(۲) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۴۰۹۶) ابوداود (۴۲۹۴) کتاب الملاحم : باب فی امارات الملاحم ، مسند احمد (۳۰۹/۵) طبرانی کبیر (۱۶۹۷۱) مستدرک حاکم (۸۲۹۷)]

(۳) [مسلم (۲۹۰۰) کتاب الفتن : باب ما یکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال]

(۴) [مسلم (۲۸۹۷) کتاب الفتن : باب فی فتح قسطنطنیۃ وخروج الدجال ونزول عیسی ابن مریم]

اس جنگ کے بعد قسطنطنیہ کی جنگ میں مسلمان تلواروں سے جنگ کریں گے۔اس کے علاوہ ایک روایت میں گھوڑوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔(۱) نیز اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ ذکر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اپنے برچھے کے ساتھ قتل کریں گے۔(۲) اگر دجال کے دور میں جدید اسلحہ موجود ہوتا تو یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے اسی اسلحہ کے ساتھ قتل کرتے جبکہ حدیث اس کے برعکس ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ اس امت کے آخری دور میں لوگوں کے آلاتِ حرب وضرب گھوڑے، تلواریں، نیزے اور برچھے ہی ہوں گے۔

ظہورِ دجال کا مقام

(1) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلا اِنَّـهُ فِـیْ بَحْرِ الشَّـامِ اَوْ بَـحْرِ الْیَمَنِ لا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُـوَ وَ اَوْمَـاَ بِیَدِهِ اِلَی الْمَشْرِقِ ﴾ ''خبردار! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے، وہ مشرق کی جانب ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔''(۳)

(2) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الـدَّجَّـالُ یَـخْـرُجُ مِـنْ اَرْضٍ بِـالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ﴾ ''دجال مشرق کی اس سرزمین سے خروج کرے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔اس کی پیروی ایسی اقوام کریں گی جن کے چہرے موٹی ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔''(۴)

(3) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَیْنَ الشَّامِ وَ الْـعِـرَاقِ فَعَاثَ یَمِیْنًا وَ عَاثَ شِمَالًا ﴾ ''دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقے سے خارج ہو گا۔''(۵)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ یَـخْـرُجُ الـدَّجَّـالُ مِـنْ یَهُـوْدِیَّةِ

---

(۱) [مسلم (۲۸۹۹) کتاب الفتن : باب اقبال الروم فی کثرة القتل عند خروج الدجال]

(۲) [مسلم (۲۸۹۸) کتاب الفتن : باب فی فتح قسطنطنیة]

(۳) [مسلم (۲۹۴۲) کتاب الفتن : باب قصة الجساسة ، ابن ماجه (۴۰۷۵) ابوداؤد (۴۳۲۵)]

(۴) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۱۵۹۱) صحیح الجامع الصغیر (۳۴۰۴) ترمذی (۲۲۳۷) کتاب الفتن : باب ما جاء من این یخرج الدجال ، ابن ماجه (۴۰۷۲) مسند عبد بن حمید (۴) مسند احمد (۴/۱)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۱۲)]

(۵) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال ، ترمذی (۲۲۴۰) مستدرك حاكم (۵۳۷/۴)]

اَصْبَهَانَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْيَهُوْدِ ﴾ ''دجال اصبہان کے علاقے یہوداہ سے نمودار ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار (70,000) یہودی ہوں گے۔''(۱)

ان روایات میں بظاہر کچھ تعارض معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بعض میں ہے کہ دجال مشرق سے نکلے گا، بعض میں خراسان، بعض میں عراق اور شام کے درمیانی راستے اور بعض میں اصبہان کا ذکر ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں کوئی تعارض نہیں اور اہل علم نے ان میں یوں تطبیق دی ہے کہ دجال مشرق کی جانب واقع خراسان میں موجود اصبہان کی بستی یہوداہ سے خروج کرے گا اور پھر حجاز کی طرف آنے کے لیے شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقے کو اختیار کرے گا۔ یوں تمام احادیث کا مفہوم بھی واضح ہوگیا اور تعارض بھی رفع ہوگیا۔

ظہور کے وقت دجال کی کیفیت

ظہور کے وقت دجال انتہائی غصے کی حالت میں ہوگا جیسا کہ حضرت نافع کی روایت میں ہے کہ ﴿ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَ قَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا ﴾ ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن صیاد سے مدینے کے کسی راستے میں ملے اور اس سے کوئی ایسی بات کی جس سے وہ غصہ میں آکر پھول گیا حتی کہ پوری گلی کو بھر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں اس بات کی اطلاع مل چکی تھی لہٰذا انہوں نے کہا، اللہ تم پر رحم کرے تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی غصے کی وجہ سے خروج کرے گا۔''(۲)

اللہ کے نزدیک دجال کی حیثیت

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَاَلْتُهُ وَ اِنَّهُ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَ نَهَرَ مَاءٍ قَالَ بَلْ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ﴾ ''جتنا دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے؟ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کا دریا ہوگا۔ آپ نے فرمایا، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔''(۳)

---

(۱) [مسلم (۲۹۴۴) کتاب الفتن : باب فی بقیة أحادیث من الدجال]

(۲) [مسلم (۲۹۳۲) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد ، مسند احمد (۲۸۴/۶)]

(۳) [بخاری (۷۱۲۲) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال ، مسلم (۲۹۳۹) کتاب الفتن]

اس سے بھی آسان ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ دجال کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان اشیاء سے بھی کم تر ہے جو اللہ تعالیٰ نے دجال کی قدرت وطاقت میں دے رکھی ہیں یعنی یہ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا وغیرہ۔ اور کچھ اہل علم نے اس کی توضیح یوں بیان کی ہے کہ دجال کے اس خرقِ عادت کام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان اشیاء سے کہیں بڑے خرقِ عادت اُمور ظاہر کرنے پر قادر ہے۔

دجال کی شکل وشباہت

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ ﴾ ''جو نبی بھی مبعوث کیا گیا اس نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے۔''(۱)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ ﴾ ''دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔''(۲)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا﴿ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ ﴾ ''میری نظر ایک موٹے شخص پر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنگریالے تھے، ایک آنکھ سے کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح پھولی ہوئی تھی، لوگوں نے بتایا یہ دجال ہے، اس کی صورت عبد العزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔''(۳)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا﴿ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ـ ف ـ ر يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ ﴾ ''دجال کانا ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے ہجے کرکے بتایا ك، ف، ر اور اسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔''(٤)

(5) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ﴿ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ ﴾ ''اسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو۔''(٥)

---

(۱) [بخاری (۷۱۳۱) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال ، مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (٤۳۱٦)]

(۲) [بخاری (۷۱۲۳) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۳) [بخاری (۷۱۲۸) کتاب الفتن : باب ذکرالدجال]

(٤) [مسلم (۲۹۳۳) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(٥) [مسلم (۲۹۳٤) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال وصفته وما معه ، مسند احمد (۲۳۳۱۰)]

(6) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ ﴾ ''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ درحقیقت جنت ہے اور اس کی جنت درحقیقت آگ ہے۔''(۱)

(7) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ وَ اِنَّهُ اَعْوَرُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ خَضْرَاءُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَ لَا حَجْرَاءَ جُفَالَ الشَّعْرِ ﴾ ''دجال کانا ہوگا، اس کی بائیں آنکھ مٹی ہوگی، آنکھ کی جگہ موٹا ناخن سا ہوگا، جیسے سبز رنگ کا چمکدار ستارہ ہو، نہ تو زیادہ ابھری ہوئی اور نہ ہی زیادہ دبی ہوئی، بال پراگندہ ہوں گے۔''(۲)

(8) حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَ اِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ وَ اِنَّهُ سَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْهِ اَنَبْنَا وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهِ ﴾ ''اس (دجال) کا سر پچھلی جانب سے کچھ گنجا ہو گا۔ عنقریب وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو جس نے یہ کہا تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں بلکہ ہمارا رب اللہ ہے، ہم نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کیا اور ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو اس پر اس کا کوئی زور نہیں چلے گا (یعنی دجال ایسا کہنے والے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا)۔''(۳)

(9) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا ﴿ اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ كَاَنَّ رَأْسَهُ اَصَلَةٌ اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ ﴾ ''دجال کانا، بے حد سفید اور چمکدار ہوگا، اس کا سر افعی سانپ کی مانند ہوگا، وہ لوگوں میں سے عبدالعزیٰ بن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا۔''(۴)

(10) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ هُوَ اَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظَفَرَةٌ

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۴) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۲) [طبرانی کبیر ، طبرانی اوسط ، مسند احمد ، ابن ماجه ، بحواله قصة المسيح الدجال للألبانی (ص : ۱۳۳)]

(۳) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۲۸۰۸) مسند احمد (۴۱۰/۵) مستدرك حاكم (۸۵۵۱) طبرانی کبیر (۱۷۵/۲۲) کنز العمال (۳۸۷۷۸)] امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۳۵۳۴)]

(۴) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۱۹۳) التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان (۶۷۵۸) صحيح ابن حبان (۱۹۰۰۔ الموارد) ابن منده فی التوحيد (۸۳/۱) مسند احمد (۲۹۹/۱)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح لغیرہ کہا ہے اور اس کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۱۴۸)]

غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِمَا كَافِرٌ ﴾ ''دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور بائیں آنکھ گوشت کے ٹکڑے کی مانند ابھری ہوئی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوگا۔''(۱)

دجال، ایک انسان ہی

بعض جدید مفکرین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ ہی دجال ہے اور بعض نے اسرائیل کو دجال کہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دجال ایک انسان ہی ہوگا، جیسا کہ اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی طویل روایت میں ہے کہ ﴿ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَ مَا الْجَسَّاسَةُ ؟ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ ! انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ ﴾ ''میں جاسوس ہوں، انہوں نے کہا، کس کا جاسوس؟ اس نے کہا، اس آدمی (یعنی دجال) کی طرف چلو جو دیر میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔''(۲)

(2) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ أَنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ ... ﴾ ''مسیح دجال چھوٹے قد والا آدمی ہوگا، اس کے بال گھنگھریالے ہوں گے۔''(۳)

(3) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ﴿ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ ﴾ ''وہ ایک خوب موٹا آدمی ہے۔''(۴)

دجال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ دجال دکھلایا تا کہ آپ اس کے متعلق لوگوں کی صحیح رہنمائی کر سکیں: ایک دفعہ تو خواب میں دجال دکھلایا گیا اور دوسری مرتبہ معراج کے موقع پر۔

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطِفُ ... رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ ﴾ ''ایک دفعہ میں خواب میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ میرے ساتھ موجود لوگوں نے بتلایا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر

---

(۱) [حسن : قصة المسيح الدجال للالبانی (ص : ۷۳) المعجم الكبير (٦٤٤٥) مسند احمد (۲۸۱/۵)] امام ابن کثیرؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔ [النهاية فی الفتن (۱۲٤/۱)]

(۲) [مسلم (٢٩٤٦) كتاب الفتن : باب قصة الجساسة ، ترمذی (۲۲۵۳)]

(۳) [صحيح : صحيح الجامع (۲٤٥٩) ابو داؤد (٤٣١٢) كتاب الملاحم : باب خروج الدجال]

(٤) [بخاری (۷۱۲۸) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال]

میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا، اس کے بال گھنگھریالے تھے، ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزی بن قطن سے بہت ملتی تھی۔''(۱)

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ رَأَیْتُ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِیْ مُوْسٰی رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا کَأَنَّهُ ... أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِیَّاهُ ﴾ ''معراج کی رات میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ گندمی رنگ والے، دراز قد اور گھنگھریالے بالوں والے تھے یوں محسوس ہوتا تھا گویا قبیلہ شنوءہ کا کوئی شخص ہے اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا جو درمیانے قد درمیانے جسم، سرخ وسفید رنگ اور سیدھے بالوں والے تھے۔ میں نے جہنم کے داروغے کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے (یہ سب) اپنی قدرت کی (نشانیاں) مجھے دکھائیں۔''(۲)

دجال بے اولاد ہو گا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے صحابہ سے کہا کہ معلوم نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا گمان ہے، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کہ دجال یہودی ہو گا اور میں تو مسلمان ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ﴿ وَلَا یُوْلَدُ لَهٗ وَ قَدْ وُلِدَ لِیْ ﴾ ''دجال کی اولاد نہیں ہو گی جبکہ میری اولاد ہے۔''(۳)

دجال اپنے ماتھے پر لکھا لفظ ''کافر'' نہیں مٹا سکے گا

گزشتہ اوراق میں چند ایسی احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔(٤) انہی روایات سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماتھے پر لکھا ہوا لفظ کافر نہیں مٹا سکے گا۔ کیونکہ اگر اس کے لیے یہ ممکن ہوتا تو وہ ایسا ضرور کرتا تا کہ لوگوں کو مزید گمراہ کر سکے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے لیے ایسا ممکن نہیں ہو گا بلکہ ہر مسلمان یہ لفظ بآسانی اس کے ماتھے پر پڑھ سکے گا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ یَقْرَؤُهٗ کُلُّ مُسْلِمٍ ﴾ ''(دجال کے ماتھے پر لکھا لفظ کافر) ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔''(٥)

---

(۱) [بخاری (۷۱۲۸) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال، مسلم (۱۲۹)]

(۲) [بخاری (۳۲۳۹) کتاب بدء الخلق : باب اذا قال أحدکم آمین]

(۳) [مسلم (۲۹۲۷) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]

(٤) [بخاری (۷۱۳۱) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال، مسلم (۲۹۳۳) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(٥) [مسلم (۲۹۳۳) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

دجال کے پاس ظاہری جنت اور جہنم ہوگی

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ ﴾ ''اس (دجال) کے پاس ایک جنت اور ایک جہنم ہوگی (اور یاد رکھو کہ) اس کی جہنم درحقیقت جنت اور اس کی جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔''(۱)

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَ نَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَ أَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ ﴾ ''جب دجال خروج کرے گا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوگی جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ فی الحقیقت جلا دینے والی آگ ہوگی۔ تم میں سے اگر کسی شخص کو اس فتنے سے واسطہ پڑے تو وہ اس کی آگ میں داخل ہو کیونکہ وہ فی الحقیقت میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے۔''(۲)

(3) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذَالِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَ نَارٌ مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَ حَطَّ وِزْرُهُ وَ مَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَ حَطَّ أَجْرُهُ ﴾ ''دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ نہر اور آگ ہوگی۔ جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا اس کے لیے اجر واجب ہو گیا اور اس کا گناہ معاف ہو گیا اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو گیا اس کا گناہ واجب ہو گیا اور اس کا اجر برباد ہو گیا۔''(۳)

امام نووی رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ ((هٰذَا مِنْ جُمْلَةِ فِتْنَتِهِ امْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ ثُمَّ يَفْضَحُهُ وَ يُظْهِرُ لِلنَّاسِ عِجْزَهُ)) ''اہل علم بیان کرتے ہیں کہ یہ (ایک ہاتھ میں آگ اور ایک ہاتھ میں جنت) دجال کے فتنے کا ہی حصہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اپنے بندوں کی آزمائش کریں گے تاکہ حق کو ثابت کر دکھائیں اور باطل کو مٹا ڈالیں، پھر اللہ تعالیٰ اسے (دجال کو) رسوا و نامراد کر دیں گے اور اس کا عاجز و بے بس ہونا لوگوں کے سامنے ظاہر فرما دیں گے۔''(۴)

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۴) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۲) [بخاری (۳۴۵۰) کتاب الفتن : باب ذکر عن بنی اسرائیل ، مسلم (۲۹۳۴) ابو داود (۳۴۱۵)]

(۳) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (۲۷۳۹) صحيح الجامع الصغير (۸۰۴۹) ابو داود (۴۲۴۴) المشكاة (۵۳۹۶) مصنف عبد الرزاق (۲۰۷۱۱) حاكم (۴۷۹/۴) ابن حبان (۲۰۹/۱۰) مسند احمد (۴۰۳/۵)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۲۳۴۷۶)]

(۴) [شرح مسلم للنووی (۲۶۶/۱۸)]

دجال کے ظہور کے بعد کسی کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ الدَّجَّالُ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ ﴾ ''جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان والا نہیں یا جس نے حالت ایمان میں کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا خروج۔''(۱)

دجال کے خوف سے عائشہ رضی اللہ عنہا رو پڑیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ﴿ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ يَّخْرُجْ وَ اَنَا فِيْكُمْ كَفَيْتُمُوْهُ وَ اِنْ يَّخْرُجْ بَعْدِيْ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ﴾ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! دجال یاد آ گیا تھا اس لیے رو رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا، اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تم سب کی طرف سے میں اس کے لیے کافی ہوں گا لیکن اگر وہ میرے بعد نکلا تو یاد رکھنا تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''(۲)

دجال کے زمانے کے مسلمان اس کا سامنا نہ کریں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنَاَ عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِيْهِ وَ هُوَ يَحْسِبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ اَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ ﴾ ''جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے اجتناب کرے۔ اللہ کی قسم! جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے کہ وہ مومن ہے لیکن جو شبہے کی چیزیں دے کر اسے بھیجا گیا ہے انہیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔''(۳)

دجال کا لشکر

---

(۱) [مسلم (۱۵۸) کتاب الایمان : باب بیان الزمن الذی لایقبل فیہ الایمان]

(۲) [**صحیح** : قصۃ المسیح الدجال (ص : ٦٠) ابن حبان (۱۹۰۵) مسند احمد (۷۵/٦) ابن مندہ (۹۷/۲) مجمع الزوائد (۱۲۵۱۲)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۲٤٥۱۱)]

(۳) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (٦۳۰۱) المشکاۃ (٥٤۸۸) ابوداؤد (٤۳۱۹) کتاب الملاحم : باب خروج الدجال ، طبرانی کبیر (۱٥۲٦۰) حاکم (٥۷٦/٤) مسند احمد (٤٤۱/٤)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۱۹۹۸۲)]

دجال کا اصل لشکر یہودی ہوں گے کیونکہ وہ خود انہیں میں سے ہوگا۔ علاوہ ازیں چوڑے اور موٹے چہروں والی اقوام بھی اس کے لشکر میں شامل ہوں گی اور ممکن ہے یہ اقوام چین، جاپان، کوریا اور روس وغیرہ کے لوگ ہوں کیونکہ ان کے چہرے اغلباً ایسے ہوتے ہیں۔ کافر اور منافق لوگ بھی اس کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اور اس کے فتنے کا شکار ہونے والی سب سے زیادہ خواتین ہوں گی۔ چند دلائل حسب ذیل ہیں۔

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَتْبَعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ﴾ ”(ایران کے شہر) اصفہان کے ستر ہزار (70,000) یہودی سیاہ (یا سبز) چادریں اوڑھے ہوئے دجال کا ساتھ دیں گے۔“[۱]

(2) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ﴾ ”دجال مشرق کی سرزمین سے ظاہر ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے بہت سی قومیں اس کے ساتھ ہوں گی جن کے چہرے چمڑے کی ڈھالوں کی طرح (موٹے اور چوڑے) ہوں گے۔“[۲]

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ... فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ ﴾ ”مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا۔ ان (مکہ ومدینہ) کی ہر گھاٹی پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے۔ جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ہر ایک کافر و منافق کو اللہ تعالیٰ اس سے باہر نکال دیں گے۔“[۳]

(4) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَنْزِلُ الدَّجَّالُ فِيْ هٰذِهِ السَّبْخَةِ بِمَرِّقَنَاةٍ فَيَكُوْنُ اَكْثَرَ مَنْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ النِّسَاءُ ... ﴾ ”دجال مرقناۃ کی دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا تو اس کی طرف نکلنے والی سب سے زیادہ عورتیں ہوں گی حتی کہ آدمی اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن، اپنی پھوپھی وغیرہ کی طرف جائے گا اور انہیں رسیوں سے باندھ دے گا اس ڈر سے کہ کہیں وہ دجال سے نہ جا ملیں۔“[۴]

---

(۱) [مسلم (۲۹۴۴) كتاب الفتن : باب في بقيه من أحاديث الدجال ، مسند احمد (۲۸۳/۳)]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۵۹۱) صحيح الجامع الصغير (۳۴۰۴) ترمذی (۲۲۳۷) كتاب الفتن : باب ما جاء من اين يخرج الدجال ، ابن ماجه (۴۱۲۳) مسند عبد بن حميد (۴) مسند احمد (۴/۱)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۲)]

(۳) [بخاری (۱۸۸۱) كتاب فضائل المدينة : باب لا يدخل المدينة الدجال ، مسلم (۲۹۴۲)]

(۴) [حسن : قصة المسيح الدجال للالبانی (ص ۸۸) مسند احمد (۱۹/۷) طبرانی كبير (۳۰۷/۲)]

دجال کے خوف سے لوگ پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ ﴾ ''لوگ دجال کے ڈر سے پہاڑوں میں چلے جائیں گے۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس روز عرب مسلمان کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اس وقت وہ تعداد میں کم ہوں گے۔'' (۱)

دجال پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا، دجال عراق اور شام کے درمیانی ریگستانی علاقے سے خروج کرے گا اور دائیں اور بائیں (تمام اشیاء) کو فاسد کر دے گا (لہٰذا) اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا ﴿ فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُوْلُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ﴾ ''وہ شروع میں نبوت کا دعویٰ کرے گا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (۲)

یہاں یہ واضح رہے کہ دجالِ اکبر سے پہلے چند چھوٹے دجال بھی آئیں گے اور وہ تمام بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے جیسا کہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' (۳)

پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا

دجال نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد خدائی کا دعویٰ کرے گا اور جو لوگ اس کے فتنے کا شکار ہو کر اسے رب تسلیم کرلیں گے وہ ان کے لیے آسمان سے بارشیں برسائے گا اور زمین سے فصلیں، کھیتیاں، پھل اور اناج اگائے گا تاکہ لوگ اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مزید پختہ ہو جائیں اور دوسرے لوگ بھی اس پر ایمان لانے کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جائیں۔ تاہم جو لوگ پختہ ایماندار ہوں گے ان کا دعویٰ یہ ہوگا کہ تم جھوٹے دجال ہو ہم تمہیں نہیں

---

(۱) [مسلم (۲۹٤٥) كتاب الفتن : باب في بقية من أحاديث الدجال]

(۲) [قصة المسيح الدجال للألباني (ص : ۱۳۱) مستدرك حاكم (۸٦۲۰)] امام حاکمؒ نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔]

(۳) [بخاري (۷۱۲۱) كتاب الفتن : باب خروج النار]

بلکہ آسمان والے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔اس یقین کے حامل افراد لامحالہ اس دورِ آزمائش میں بھی کامیاب رہیں گے اور دجال ان کا کچھ بھی نقصان نہیں کر پائے گا۔

(1) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُوْلُ أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ثُمَّ يُثَنِّيْ حَتَّى يَقُوْلَ أَنَا رَبُّكُمْ ... ﴾ ''ابتدا میں دجال کہے گا کہ میں نبی ہوں اور (یاد رکھو کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر وہ (زمین میں) پھرتا ہوا یہاں تک کہہ دے گا کہ میں تمہارا رب ہوں اور یقیناً تم فوت ہونے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکو گے۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔تم میں سے جو بھی اسے ملے وہ اس کے چہرے پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔''(۱)

(2) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے ہمیں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ وَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ ... ﴾ ''اس (دجال) کا سر پچھلی جانب سے کچھ گنجا ہوگا۔عنقریب وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو جس نے یہ کہا تو جھوٹا ہے، تو ہمارا رب نہیں بلکہ ہمارا رب اللہ ہے، ہم نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کیا اور ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تو اس پر اس کا کوئی زور نہیں چلے گا (یعنی دجال ایسا کہنے والے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا)۔''(۲)

(3) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ ﴾ ''دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا کہ وہ (اس کی ربوبیت پر) ایمان لائیں اور لوگ اس کے مطیع ہو جائیں گے۔دجال آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اُگائے گی۔''(۳)

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا

---

(۱) [قصة المسيح الدجال للألباني (ص: ۱۳۱) مستدرك حاكم (۸۶۲۰)] امام حاکمؒ نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۲۸۰۸) مسند احمد (۴۱۰/۵) مستدرك حاكم (۸۵۵۱) طبرانی كبير (۱۷۵/۲۲) كنز العمال (۳۸۷۷۸)] امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو صحیح اور اس کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۲۳۵۳۴)]

(۳) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، ابن ماجه (۴۱۲۶) ترمذی (۲۲۴۰)]

الْمَدِينَةَ ﴾ ”دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“ (۱)

(2) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ﴾ ”دجال کا رعب مدینہ والوں پر نہیں پڑے گا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔“ (۲)

(3) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی طویل روایت میں ہے کہ ایک ویران جزیرے میں جکڑے ہوئے دجال نے کہا کہ میں عنقریب (خروج کے بعد) چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کے سوا ہر بستی سے چکر لگا آؤں گا ﴿ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا ﴾ ”کیونکہ یہ دونوں (مکہ ومدینہ) مجھ پر حرام ہیں۔ جب بھی میں ان دونوں میں سے کسی کی طرف جانے کے ارادے سے نکلوں گا تو تلوار سونتے ہوئے ایک فرشتہ میرے سامنے ہوگا جو مجھے اس میں داخل ہونے سے روکے گا اور ان (دونوں شہروں) کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔“ (۳)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ ﴾ ”مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے اور نہ دجال۔“ (۴)

(5) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو، چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا۔ (۵)

(6) ایک اور روایت میں ہے کہ ﴿ يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ أُحُدًا فَيَنْظُرُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَقُولُ لِأَصْحَابِهِ هَلْ تَدْرُونَ هَذَا الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ ؟ هَذَا مَسْجِدُ أَحْمَدَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ عَلَى

---

(۱) [صحيح : قصة المسيح الدجال للالبانی (۸٤) مسند احمد (۲۱۳/۲) كنز العمال (۳٤۷۰۰) نسائی فی السنن الكبرى (٤۲۵۷) شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۲٦۰۸۹)]

(۲) [بخاری (۷۱۲۵) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال]

(۳) [مسلم (۲۹٤٦) كتاب الفتن : باب قصة الجساسة ، ابوداود (٤۳۲۵) ابن ماجه (۲۰٤۵) نسائی (۳۵٤۷) ترمذی (۲۲۵۳) مسند احمد (٤۱۹/٦)]

(٤) [بخاری (۷۱۳۳) كتاب الفتن : باب لايدخل الدجال المدينة]

(۵) [بخاری (۷۱۳۲) كتاب الفتن : باب لايدخل الدجال المدينة]

كُلِّ نَقْبٍ مِّنْ اَنْقَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا سَيْفَهُ ﴾ ''دجال نکلے گا اور اُحد پہاڑ پر چڑھ کر مدینہ کی طرف دیکھے گا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھے گا کیا تم یہ سفید محل دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد (یعنی محمد ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینہ کی طرف آئے گا تو ہر راستے پر تلوار سونتے ہوئے فرشتے کو پائے گا۔''(۱)

دجال کی شر انگیزیاں اور فتنہ پردازیاں

اپنے مومن بندوں کی آزمائش کرنا اور ان کا امتحان لینا ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا اصول رہا ہے۔ فتنہ دجال بھی انہی آزمائشوں میں سے ایک ہے اور اگر اس فتنہ کو کائنات کا سب سے بڑا فتنہ کہا جائے تو یقیناً یہ بھی بے جا نہیں کیونکہ دجال کو اللہ تعالیٰ نے ایسی قوت وطاقت عطا کی ہوگی جس کے ذریعے وہ ٹھنڈی ہوائیں چلائے گا، بارش برسائے گا، لوگوں کے لیے زمین سے پیداوار اور ہر قسم کا غلہ اُگائے گا۔ غرض یہ کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کوئی کسر باقی نہ چھوڑے گا اور اپنے تابع فرمان لوگوں کو خوشحالی کا سارا سامان مہیا کرے گا لیکن جو لوگ اسے جھٹلائیں گے اور اس کی خدائی کا انکار کریں گے وہ انہیں قحط سالی سے دوچار کر دے گا، ان کی فصلیں برباد کر دے گا اور انہیں اپنے ایک ہاتھ میں موجود آگ میں پھینک دے گا جو حقیقت میں جنت ہوگی۔ اسی لیے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو بھی دجال کے فتنے میں مبتلا ہو وہ اس کی آگ کو ہی ترجیح دے۔ یہاں یہ بھی یاد رہے کہ دجال اپنی قوت وطاقت کے ذریعے جو کچھ بھی کرے گا وہ سب اللہ کے اذن سے ہی ہوگا، اگر اللہ تعالیٰ کی اجازت نہ ہو تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔

(1) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ ﴿ قُلْتُ لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَ نَهَرَ مَاءٍ قَالَ : اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَالِكَ ﴾ ''میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے (یعنی اللہ کے نزدیک ایسے خرقِ عادت کام کی کوئی حیثیت نہیں)۔''(۲)

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ يَاْتِى الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِىْ تَلِى الْمَدِيْنَةَ ... فَيُرِيْدُ

---

(۱) [**صحیح** : مسند احمد (۳۳۸/٤) مستدرك حاكم (٥٤٣/٤)] امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔ شیخ البانیؒ نے فرمایا ہے کہ جواں دونوں نے فرمایا ہے کہ وہی برحق ہے۔ [قصة المسيح الدجال (ص : ٨٩)]

(۲) [بخارى (٧١٢٢) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، مسلم (٢١٥٢) ابن ماجه (٤١٦٤)]

الدَّجَّالَ اَنْ يَّقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ ﴾ ''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اُس بات کی جو رسول ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا تھا۔ اس پر دجال کہے گا، تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس والے لوگ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر اسے زندہ کرے گا۔ اب وہ شخص کہے گا کہ واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے اتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔ اس پر دجال پھر اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے مار نہیں سکے گا۔''(۱)

(3) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَ رَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِىْ طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذَالِكَ فِيْنَا ... فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهُ يَنْتَهِىْ حَيْثُ يَنْتَهِىْ طَرْفُهُ ﴾ ''ایک دن صبح نبی کریم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا! اسے حقیر اور اس کے فتنے کو عظیم گردانا حتی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آ گیا ہو پھر ہم شام کے وقت آپ کی طرف گئے تو آپ نے دریافت کیا، کیا معاملہ ہے؟ ہم نے کہا کہ آپ نے دجال کے بارے میں خوب آگاہ کر دیا تھا اور ہم سمجھے کہ شاید وہ اسی نخلستان میں ہے۔ آپ نے فرمایا، مجھے دجال سے بڑھ کر اور فتنوں کا تم پر اندیشہ ہو سکتا ہے؟ اگر دجال میری زندگی میں نمودار ہوا تو میں اس کے درمیان رکاوٹ بن جاؤں گا اور تم لوگوں کو اس کے شر سے بچالوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تم میں سے ہر شخص بذات خود اس کے خلاف حجت ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا۔ دجال ایک گھنگھریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ ابھری ہوگی اور وہ عبدالعزیٰ بن قطن کے مشابہ ہوگا لہٰذا جو شخص بھی تم میں سے دجال کو دیکھے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیات تلاوت کرے۔ دجال کا خروج شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے ہوگا اور دائیں بائیں فتنہ فساد مچائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ دجال کتنی مدت زمین پر قیام کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، چالیس دن جس میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن ماہ کے برابر، ایک دن ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔ صحابہ نے پھر دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! جو دن سال کے برابر ہوگا اس میں ہم نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ کیا ایک ہی دن کی نمازیں ہمیں کفایت کر جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! بلکہ تم اس کا اندازہ کر لینا۔

صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کا چلنا پھرنا کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، اس بارش کی مانند جسے

---

(۱) [بخاری (۷۱۳۲) کتاب الفتن : باب لایدخل الدجال المدینة ، مسلم (۲۹۳۸)]

پیچھے سے ہوا دھکیلتی ہے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس جا کر انہیں کفر کی دعوت دے گا اور وہ لوگ اس دعوت کو قبول کر لیں گے۔ وہ آسمان کو حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین اناج اگائے گی جس پر ان کے جانور چریں گے جن کے کوہان پہلے سے اونچے، تھن پہلے سے کشادہ اور کوکھیں خوب پھولی ہوں گی۔ پھر دجال ایک قوم کے پاس آ کر اسے کفر کی دعوت دے گا مگر وہ انکار کر دیں گے تو دجال ان سے واپس چلا جائے گا اور وہ لوگ قحط اور خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے حتی کہ ان کے پاس کچھ مال و دولت باقی نہ رہے گا۔ دجال بنجر اور ویران زمین پر نکلے گا اور اسے حکم دے گا اے زمین! اپنے خزانے نکال دے اس پر زمین کے خزانے اس کے پاس اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں، مکھیوں کی ملکہ کے پاس جمع ہوتی ہیں۔ پھر دجال ایک نوجوان کو بلائے گا اور اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا جس طرح نشانہ لگانے کی غرض سے لگائی گئی کوئی چیز دو ٹکڑے ہو جاتی ہے۔ پھر اسے زندہ کر کے بلائے گا تو وہ نوجوان چمکتے، دمکتے اور خوش چہرے کے ساتھ اس کی طرف چلا آئے گا۔ اسی اثنا میں اللہ تعالیٰ مشرق کی جانب دمشق کے شہر میں سفید منارے کے پاس زرد کپڑوں میں ملبوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی مانند بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اس کو ان کے سانس کی بھاپ لگے گی اور وہ مر جائے گا اور ان کے سانس کی بھاپ وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔'' (۱)

دجال کے مقابلے میں سخت لوگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین باتوں کی وجہ سے 'جنہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ﴿ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَى الدَّجَّالِ ﴾ ''یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔'' راوی حدیث کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بنو تمیم کے یہاں سے زکوۃ وصول ہو کر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دے کہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔'' (۲)

دجال کے خلاف جہاد

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا تو ان کے

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال ، ابوداود (۴۳۲۲) ترمذی (۲۲۴۰)]

(۲) [بخاری (۲۵۴۳) کتاب العتق : باب من ملك من العرب رفيقا ، مسلم (۶۳۹۸) کتاب فضائل الصحابة]

سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ مرجائے گا پھر ﴿ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اور اسے مقامِ لد پر قتل کر دیں گے۔'' (۱)

دمشق کے قریب پڑاؤ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ ﴾ ''(دجال سے) جنگ کے دوران مسلمانوں کا پڑاؤ دمشق شہر کی ایک جانب مقامِ غوطہ میں ہوگا اور یہ شہر شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔'' (۲)

دجالی لشکر کی ہلاکت

(1) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ مسلمان رومیوں سے جنگ کریں اور فتح حاصل کرلیں گے پھر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک زور سے چیخنے والا آئے گا اور کہے گا کہ ان کے اہل وعیال میں دجال ظاہر ہو چکا ہے تو وہ لوگ سب کچھ جو ان کے ہاتھوں میں ہوگا پھینک کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو اطلاع حاصل کرنے کے لیے بھیجیں گے۔ (۳)

(2) حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم جزیرۂ عرب والوں سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا پھر تم فارس یعنی ایران والوں سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا ﴿ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ ﴾ ''پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔'' پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا' اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔ (٤)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿ ثُمَّ يُسَلِّطُ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُوْنَهُ وَ يَقْتُلُوْنَ شِيْعَتَهُ ... ﴾ ''پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان دجال اور اس کے لشکر کو قتل

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۲) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۴۲۰۵) فضائل الشام والدمشق للالبانی (ص : ۱٤) ابو داؤد (٤۲۹۸) کتاب الملاحم : باب فی المعقل من الملاحم ، مسند احمد (۱۹۷/۵)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۱۷۷۳)]

(۳) [مسلم (۲۸۹۹) کتاب الفتن : باب اقباب الروم عند خروج الدجال]

(٤) [مسلم (۲۹۰۰) کتاب الفتن : باب ما یکون من فتوحات المسلمین قبل الدجال]

کریں گے حتی کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپے گا تو وہ پکار کر مسلمان سے کہیں گے کہ یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اسے قتل کر ڈالو۔''(۱)

درخت اور پتھر دجالی لشکر کی نشاندہی کریں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى يَخْتَبِيءَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ اَوِ الشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ ! يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ مسلمان یہودیوں سے قتال کریں گے اور انہیں قتل کریں گے حتی کہ اگر کوئی یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرے گا تو وہ بھی پکار کر کہیں گے اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے آؤ اسے قتل کر دو سوائے غرقد کے درخت کے، وہ نہیں بتائے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔''(۲)

واضح رہے کہ ''غرقد'' ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے۔ یہودی اس درخت کی بہت تعظیم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اسرائیل میں کثیر تعداد میں اس درخت کی کاشت کی جا رہی ہے۔ مدینہ منورہ کے تاریخی قبرستان کا نام بقیع الغرقد بھی اسی وجہ سے ہے کہ اس مقام پر بہت زیادہ غرقد کے درخت تھے پھر اسی باعث عہدِ نبوی میں اس قبرستان کو بقیع الغرقد کہا جانے لگا۔

عیسیٰ علیہ السلام خود دجال کو قتل کریں گے

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَ لٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيْهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهِ ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے۔ پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو یوں گھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر وہ اسے ویسے ہی چھوڑ دیں تو وہ گھلتا ہوا خود ہی ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیں گے پھر وہ ان (مسلمانوں) کو اس کا خون اپنے برچھے میں دکھائیں گے۔''(۳)

---

(۱) [حسن : قصة المسيح الدجال للالبانی (ص ۸۸) مسند احمد (۱۹/۷) طبرانی کبیر (۳۰۷/۲)]

(۲) [بخاری (۲۹۲۵) کتاب الجهاد والسير : باب اليهود ، مسلم (۲۹۲۲) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى أن يكون مكان الميت من البلاء]

(۳) [مسلم (۲۸۹۷) کتاب الفتن : باب فی فتح قسطنطنيه وخروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم]

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ... ﴾ ''دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا، ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے، وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اسے قتل کریں گے، پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو آدمیوں میں کوئی دشمنی نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جو شام کی طرف سے آئے گی تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رائی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی حتی کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجہ میں گھس جائے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے، جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہوں گے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان کہے گا بت پرستی کرو۔ وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی گزاریں گے پھر صور پھونکا جائے گا۔ اسے جو بھی سنے گا بے ہوش ہو جائے گا اور سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ کر رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائیں گے جو کہ شبنم کے قطروں کی مانند ہوگا۔ اس سے لوگوں کے جسم اُگنے لگیں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہوں گے، پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور انہیں کھڑا کیا جائے گا، ان سے سوال ہوگا پھر کہا جائے گا کہ جہنم کے لیے ایک لشکر نکالو۔ پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹) نکالو (یعنی ہر ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھول دی جائے گی۔''(۱)

دجال کی قتل گاہ

ایک طویل روایت میں ہے کہ ﴿ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے اور (ایک طویل معرکہ کے بعد) اسے مقامِ لد پر قتل کر دیں گے۔''(۲)

معلوم ہوا کہ دجال کے قتل کی جگہ مقامِ لد ہے اور مقامِ لد کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں ہے کہ

---

(۱) [مسلم (۲۹٤۰) كتاب الفتن : باب في خروج الدجال ومكثه في الارض ونزول عيسى وقتله اياه]

(۲) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال]

((وَهُوَ بَلْدَةٌ قَرِيبَةٌ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ)) ''وہ بیت المقدس کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔''(۱) اور امام ابن اثیر رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے کہ ((لُدٌّ مَوْضِعٌ بِالشَّامِ وَ قِيلَ بِفَلَسْطِينَ)) ''لد'' ملک شام میں ایک جگہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فلسطین میں ایک مقام ہے۔''(۲)

زمین پر دجال کے قیام کی مدت

دجال چالیس دن تک زمین میں وندناتا پھرے گا اور اس مدت میں وہ ساری زمین کا چکر لگا لے گا۔ ان چالیس دنوں میں سے پہلا دن حقیقی سال کے برابر ہوگا ایسا ہرگز نہیں ہے کہ وہ دن مصیبت و تکلیف کی وجہ سے ایک سال کے برابر لمبا معلوم ہوگا۔ اس بات کی دلیل آئندہ حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ صحابہ نے نبی ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا اس دن ایک دن کی پانچ نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم اپنے اوقات کا اندازہ لگا کر (پورے سال کی) نمازیں ادا کرنا۔ اسی طرح دوسرا دن ایک مہینے کے برابر اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی سینتیس (37) دن عام دنوں کے برابر ہوں گے۔

(1) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ دجال کتنی مدت زمین پر قیام کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَ يَوْمٌ كَشَهْرٍ وَ يَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ ﴾ ''چالیس دن جس میں سے ایک دن سال کے برابر، ایک دن ماہ کے برابر، ایک دن ہفتے کے برابر اور باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔'' صحابہ نے پھر دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! جو دن سال کے برابر ہوگا اس میں ہم نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ کیا ایک ہی دن کی نمازیں ہمیں کفایت کر جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! بلکہ تم اس کا اندازہ کر لینا۔(۳)

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ﴿ إِنَّمَا فِتْنَتُهُ أَرْبَعُونَ يَوْمًا ﴾ ''بلاشبہ دجال کا فتنہ چالیس دن ہوگا۔''(٤)

دجال کے خلاف ہونے والا معرکہ اہل حق کا آخری معرکہ ہوگا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي

---

(۱) [شرح مسلم (۲۷۱/۱۸)]

(۲) [النهاية في غريب الحديث والأثر (۲۱۲/٤)]

(۳) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، ابوداود (٤۳۲۲) ترمذی (۲۲٤۰)]

(٤) [ابن ابی شيبة (٤۹۳/۷)]

يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ﴾ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا حتی کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے خلاف جہاد کرے گا۔''(۱)

عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کرنے والوں کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ عِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴾ ''میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ کر لیا ہے، ایک وہ جماعت جو ہند کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ (مل کر دجال کے خلاف جہاد میں شریک) ہوگی۔''(۲)

دجال کے متعلق طویل حدیث ابوامامہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا ہے کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، وہ لامحالہ تمہاری طرف خروج کرے گا۔ اگر اس کے نکلنے کے وقت میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کے سامنے حجت پیش کروں گا اور اگر اس کا خروج میرے بعد ہوا تو ہر آدمی خود اپنی حجت پیش کرے گا اور میں ہر مسلمان کے لیے اپنے بعد اللہ کو چھوڑ رہا ہوں۔ وہ شام اور عراق کے درمیان ایک شگاف میں سے نکلے گا اور دائیں بائیں (ہر طرف) فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! اے لوگو! ثابت قدم رہنا، میں تمہارے لیے اس کے ایسے اوصاف بیان کروں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیے ہوں گے۔ وہ کہے گا میں تمہارا رب ہو لیکن تم اپنے رب کو مرنے سے پہلے یعنی زندگی میں نہیں دیکھ سکو گے۔ اور دجال کانا ہے مگر تمہارا رب ایسا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوگا۔ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔ دجال کا ایک فتنہ تو یہ

---

(۱) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۹۵۹) صحيح ابوداود، ابوداود (۲۴۸۴) كتاب الجهاد : باب في دوام الجهاد، المشكاة (۳۸۱۹) مسند احمد (۴۳۷/۴)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۹۹۳۴)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۱۹۳۴) صحيح الجامع (۴۰۱۲) نسائی (۳۱۷۷) كتاب الجهاد : باب غزوة الهند، بيهقى فى السنن الكبرى (۱۸۳۸۱) طبرانی اوسط (۶۷۴۱) مسند احمد (۲۷۸/۵)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۲۲۴۴۹)]

ہے کہ اس کے پاس جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی۔ اس کی جنت اصل میں دوزخ ہے اور اس کی دوزخ اصل میں جنت ہے۔ جو اس کی آگ کی آزمائش میں پڑے وہ اللہ کی پناہ مانگے۔ اسے سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنی چاہییں۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ بدو (دیہاتی) سے کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تم میرے رب ہونے کی گواہی دو گے؟ وہ کہے گا کہ ہاں۔ پھر شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں اس کے سامنے کھڑا ہو جائے گا۔ وہ کہیں گے اے میرے بیٹے! اس کی پیروی کرو، یہ تمہارا رب ہے۔

اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ کسی انسان پر قابو پا کر اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے آرے سے دو حصوں میں چیر ڈالے گا، پھر کہے گا میرے اس بندے کی طرف دیکھو میں اسے دوبارہ زندہ کردوں گا، مگر وہ پھر بھی کہے گا کہ میرے سوا اس کا کوئی رب ہے۔ چنانچہ اللہ اسے دوبارہ زندہ کر دے گا اور وہ خبیث اسے کہے گا تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہے گا کہ میرا رب تو اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے متعلق مجھے آج کے دن سے بڑھ کر کبھی بھی بصیرت حاصل نہیں تھی۔ یہ بھی اس کا فتنہ ہے کہ وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا۔ وہ زمین کو اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگانے لگے گی۔ اس کا ایک فتنہ یہ ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تکذیب کرے گا اور اس کے تمام چرنے والے جانور ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک فتنہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا جو اس کی تصدیق کرے گا تو وہ آسمان کو بارش برسانے اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو بارش بھی برسے گی اور زمین نباتات بھی اگائے گی حتیٰ کہ ان کے مویشی اسی دن سے بہت زیادہ موٹے تازے ہونا شروع ہو جائیں گے، ان کے پہلو تن جائیں گے اور ان کے تھن دودھ سے بھر جائیں گے۔

وہ زمین کی ہر چیز کو روند کر اس پر غالب آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے، وہ ان کے جس راستے کی طرف آئے گا وہاں اسے فرشتے تلوار سونتے ہوئے ملیں گے حتیٰ کہ وہ بنجر زمین کے موڑ پر ایک قسم کی سرخ زمین پر پڑاؤ ڈالے گا۔ مدینہ اپنے رہائشیوں سمیت تین مرتبہ لرز اٹھے گا۔ اس میں رہنے ولا ہر منافق مرد اور عورت نکل کر اس کی طرف چلے آئیں گے۔ وہ خبیث مدینہ سے اس طرح دور ہٹ جائے گا جیسے دھونکنی لوہے کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔ اس دن کو نجات کا دن کہا جائے گا۔ پوچھا گیا ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ ان دنوں تھوڑے ہوں گے۔ ایک مرد صالح مسلمانوں کا امام ہوگا۔ جس دوران ان کا امام آگے بڑھ کر ان کو صبح کی نماز پڑھا رہا ہوگا اس صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ وہ امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹ جائے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے، آگے بڑھو اور جماعت کراؤ کیونکہ اقامت تو آپ کے لیے کہی گئی ہے، اس لیے نماز بھی امام پڑھائے گا۔ جب وہ امام چلا جائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے دروازہ کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا۔ دروازے کے پیچھے دجال ستر (70) ہزار

یہودیوں سمیت موجود ہوگا۔ان میں سے ہر ایک کے پاس تیز تلوار ہوگی۔جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اور وہ بھاگ جائے گا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے لد شرقی کے دروازے پر جالیں گے اور اسے (وہیں) قتل کر دیں گے۔اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا۔اللہ کی مخلوق میں سے یہودی جس چیز کی بھی پناہ لے گا وہ بول اٹھے گی خواہ وہ پتھر ہو، درخت ہو، دیوار ہو یا کوئی جانور سوائے غرقد کے درخت کے، کیونکہ وہ تو یہودیوں کا درخت ہے اس لیے نہیں بولے گا۔وہ چیز کہے گی، اے اللہ کے بندے مسلمان! یہ رہا یہودی آؤ اسے قتل کر دو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت میری امت کے درمیان ایک انصاف پسند جج اور ایک عادل امام کی ہوگی۔وہ صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر ڈالیں گے، جزیہ ساقط کریں گے، زکوۃ معاف کر دیں گے، وہ کینہ اور بغض کو ختم کر دیں گے، وہ ہر گرم چیز کی گرمی کو نکال پھینکیں گے حتی کہ بچہ سانپ کے بل میں اپنا ہاتھ ڈالے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا، ایک بچی شیر کو تکلیف پہنچائے گی مگر وہ اسے ضرر نہ پہنچا سکے گا، بھیڑیا بھیڑوں کی کتے کی مانند رکھوالی کرے گا۔دنیا امن اور چین سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔اتفاق واتحاد کا دور دورہ ہوگا۔اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی۔جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔قریش اپنی حکومت چھین لیں گے اور زمین چاند کے فرش کی طرح ہوگی۔اس سے وہ نباتات اگیں گی جو آدم کے وقت اگتی تھیں یہاں تک کہ لوگ انگور کے ایک گچھے کو مل کر کھائیں گے اور وہ انہیں سیر کر دے گا۔لوگ ایک انار مل کر کھائیں گے تو وہ ان کا پیٹ بھر دے گا۔بیل اتنے اور اتنے پیسوں میں مل جائے گا اور گھوڑے کی قیمت چند درہم ہوگی۔دجال کے خروج سے پہلے تین سال سخت ہوں گے جن میں لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوں گے۔پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ ایک تہائی بارش روک لو اور زمین کو حکم ملے گا کہ ایک تہائی نباتات روک لے۔پھر دوسرے سال آسمان کو حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو حکم ملے گا کہ دو تہائی نباتات روک لے۔پھر تیسرے سال آسمان کو حکم ہوگا کہ ساری کی ساری بارش روک لے چنانچہ ایک قطرہ بھی نہیں ٹپکے گا اور زمین کو حکم ہوگا کہ تمام نباتات روک لے چنانچہ کوئی سبزہ نہیں اُگے گا۔کھر والا کوئی جانور باقی نہیں بچے گا سوائے اس کے جسے اللہ بچائے۔پوچھا گیا، ان دنوں لوگ زندہ کیسے رہیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہلیل، تکبیر اور تحمید سے، یہ (اذکار) انہیں کھانے کا کام دیں گے۔[1]

---

(۱) [ابن ماجه (۴۰۷۷) کتاب الفتن : باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج ماجوج، مستدرك حاکم (۵۳۶۶/۴) السنة لابن أبی عاصم (۳۹۱) الشریعة لآجری (ص : ۳۷۵) طبرانی کبیر (۷۶۳۵/۸) عبد الله بن أحمد فی السنة (ص : ۱۳۸-۱۳۹) ابن عساکر فی التاریخ (۶۱۱/۱) اگرچہ اس روایت کی سند میں ضعف ہے لیکن شیخ البانی ؒ نے نہایت کوشش وجستجو سے یہ ثابت کیا ہے کہ اس روایت میں مذکور تمام باتیں دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: قصة المسیح الدجال للألبانی]

کیا ابن صیاد دجال تھا؟

مختلف احادیث میں ابن صیاد کا ذکر ملتا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد مدینہ کا رہائشی، نوعمر، کاہن اور ایک یہودی تھا۔ البتہ اس میں کچھ ایسے اوصاف پائے جاتے تھے جن کے باعث صحابہ اور خود نبی کریم ﷺ کو بھی شبہ تھا کہ شاید یہی دجال اکبر ہے۔ بہرحال دلائل سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا بلکہ ایک ایسا شخص تھا جس میں کچھ دجالی صفات موجود تھیں، وہ پہلے تو یہودی تھا لیکن نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوگیا تھا لہٰذا وہ صحابی نہیں بلکہ تابعی تھا۔ ابن صیاد کے متعلق کچھ تفصیل حسب ذیل ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

ابن صیاد کی عجیب صورت و کیفیت:

(1) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنَ الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَۃً عَیْنُہُ طَالِعَۃً نَابُہُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّکُوْنَ الدَّجَّالَ ﴾ ''مدینہ کی ایک یہودی عورت نے ایسا بچہ جنا جس کی آنکھ مٹی ہوئی تھی اور کچلی کا دانت ظاہر تھا تو رسول اللہ ﷺ کو یہ گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں یہ دجال ہی نہ ہو۔''(۱)

(2) حضرت نافع کا بیان ہے کہ ﴿ لَقِیَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہُ قَوْلًا اَغْضَبَہُ فَانْتَفَخَ حَتّٰی مَلَاَ السِّکَّۃَ ﴾ ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن صیاد سے مدینے کے کسی راستے میں ملے اور اس سے کوئی ایسی بات کی جس سے وہ غصہ میں آ کر پھول گیا حتی کہ پوری گلی کو بھر دیا۔''(۲)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿ فَلَقِیْتُہُ لَقْیَۃً اُخْرٰی وَ قَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہُ ... ﴾ ''پھر میں اس (ابن صیاد) سے دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی، میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اس نے کہا، میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا، آنکھ تیرے سر میں ہے اور تو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ اس نے کہا اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر اس نے ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز نکالتا ہے۔''(۳)

(4) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ ابن صیاد نے کہا کہ ﴿ وَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَیْثُ ھُوَ وَ اَعْرِفُ اَبَاہُ وَ اُمَّہُ قَالَ وَ قِیْلَ لَہُ اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذَاکَ الرَّجُلُ ؟ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِھْتُ ﴾ ''اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں دجال اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں

---

(۱) [**اسنادہ جید** : مسند احمد (۳۶۸/۳) شرح مشکل الآثار (۲۹۴۶) شرح السنة (۴۲۷۴)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۱۴۹۰۰)]

(۲) [مسلم (۲۹۳۲) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد ، مسند احمد (۲۸۴/۶)]

(۳) [مسلم (۲۹۳۲) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]

باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔لوگوں نے ابن صیاد سے پوچھا، تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟اس نے کہا، اگر مجھے دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔''(۱)

ابن صیاد کی اسی عجیب صورت و کیفیت کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابہ کو شک تھا کہ کہیں یہ دجالِ اکبر ہی نہ ہو، اسی لیے بعض صحابہ قسم اٹھا کر اسے دجال کہا کرتے تھے۔

بعض صحابہ کا ابن صیاد کو دجال سمجھنا:

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ﴿ وَ اللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ ﴾ ''اللہ کی قسم! مجھے اس بات میں شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔''(۲)

(2) محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ ﴿ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اِنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ ... ﴾ ''میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کیوں اٹھا رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر (کہ ابن صیاد دجال ہے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع نہیں فرمایا۔''(۳)

غالباً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس لیے منع نہیں فرمایا کیونکہ آپ کو خود بھی ابن صیاد کے متعلق شبہ تھا اسی لیے آپ گاہے گاہے ابن صیاد کی تحقیق کیا کرتے تھے۔

نبی ﷺ اور ابن صیاد کی تحقیق:

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿ اَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ ...﴾ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ دوسرے ساتھیوں کی معیت میں ابن صیاد کے پاس گئے۔آپ کو وہ بنو مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا ملا۔ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا۔اسے آپ کے آنے کی کوئی خبر ہی نہیں ہوئی۔آپ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا تو اسے معلوم ہوا۔پھر آپ نے فرمایا، اے ابن صیاد! کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ابن صیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر بولا، ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اَن پڑھوں کے رسول ہیں۔پھر اس نے نبی

---

(۱) [مسلم (۲۹۲۷) كتاب الفتن : باب ذكر ابن صياد]

(۲) [**صحيح الاسناد** : المشكاة (۵۵۰۱) صحيح ابوداود ، ابو داود (۴۳۳۰) كتاب الملاحم : باب خبر ابن الصائد]

(۳) [بخاری (۷۳۵۵) كتاب الاعتصام : باب من رأى ترك النكير من النبى حجة لامن غير الرسول ، مسلم (۲۹۲۹) ابو داود (۴۳۳۱)]

کریم ﷺ سے دریافت کیا، کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں؟ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ ابن صیاد بولا کہ میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پھر تو تیرا سب کام خلط ملط ہو گیا۔ پھر آپ نے (اللہ کے لیے) اس سے فرمایا، اچھا میں نے ایک بات دل میں رکھی ہے وہ بتلا؟ آپ ﷺ نے سورۂ دخان کی آیت ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ کا تصور کیا) ابن صیاد نے کہا، وہ دخ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، چل دور ہو جا تو اپنی بساط سے آگے کبھی نہ بڑھ سکے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اے اللہ کے رسول! مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ دجال ہے تو تم اس پر غالب نہیں ہو سکو گے اور اگر یہ دجال نہیں تو اسے قتل کرنا تیرے لیے بہتر نہیں۔''(۱)

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ ... ﴾ ''پھر ایک دن نبی ﷺ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ دونوں مل کر ان کھجور کے درختوں میں گئے جہاں ابن صیاد تھا۔ (آپ ﷺ چاہتے تھے کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور) اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے آپ غفلت میں اس کی کچھ باتیں سن لیں۔ آخر آپ نے اس کو دیکھ لیا وہ ایک چادر اوڑھے پڑا تھا کچھ گن گن یا پھن پھن کر رہا تھا۔ لیکن مشکل یہ ہوئی کہ ابن صیاد کی ماں نے دور ہی سے آپ کو دیکھ لیا۔ آپ کھجور کے تنوں میں چھپ چھپ کر جا رہے تھے۔ اس نے پکار کر ابن صیاد سے کہہ دیا صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) دیکھو محمد (ﷺ) آن پہنچے۔ یہ سنتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا، کاش اس کی ماں ابن صیاد کو باتیں کرنے دیتی تو وہ اپنا حال واضح کر دیتا۔''(۲)

ابن صیاد کی طرف سے دجال ہونے کی تردید:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَ لَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ... لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ ﴾ ''ابن صیاد نے مجھ سے کچھ باتیں کہیں جن کی وجہ سے مجھے (اسے برا کہنے میں) شرم محسوس ہوئی۔ اس نے کہا، میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے معذرت کی (کہ میں دجال نہیں) لیکن اے رسول اللہ کے صحابہ! پتہ نہیں تمہیں میرے بارے میں کیا گمان ہے، کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کہ دجال یہودی ہو گا اور میں تو مسلمان ہوں، آپ نے فرمایا ہے کہ دجال کی اولاد نہیں ہو گی اور میری اولاد ہے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دجال کا مکہ میں داخلہ حرام کیا ہے لیکن میں نے تو حج

---

(۱) [بخاری (۱۳۵۳) کتاب الجنائز : باب اذا اسلم الصبی فمات هی یصلی علیه ، مسلم (۲۹۳۰)]

(۲) [بخاری (۱۳۵۵) کتاب الجنائز : باب اذا أسلم الصبی فمات هل یصلی علیه ، مسلم (۲۹۳۰)]

کیا ہے۔وہ ایسی باتیں کرتا رہا قریب تھا کہ میں اس کی باتوں پر یقین کر لیتا لیکن ساتھ ہی اس نے کہا، اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں دجال اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کو بھی پہچانتا ہوں۔لوگوں نے ابن صیاد سے پوچھا، تجھے پسند ہے کہ تو ہی دجال ہو؟ اس نے کہا، اگر مجھے دجال بنایا جائے تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔''[1]

در حقیقت ابن صیاد دجال نہیں:

نصوصِ کتاب وسنت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں بلکہ دجال کوئی دوسرا شخص ہے جس کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا جیسا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک ویران جزیرے میں دجال کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصدیق بھی فرمائی جبکہ ابن صیاد اس وقت مدینہ میں موجود تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں کیونکہ دجال تو وہ تھا جو ویران جزیرے میں تھا۔[2] دجال کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ بے اولاد ہوگا جبکہ ابن صیاد کی اولاد تھی۔[3] دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ ابن صیاد پیدا ہی مدینہ میں ہوا اور اس کا مکہ میں داخلہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔[4]

علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خروجِ دجال کی جو علامات بتلائی ہیں وہ ابن صیاد کی آمد سے پہلے موجود نہ تھیں مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا اعلان ہوگی۔''[5] یہ بھی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ خروجِ دجال سے پہلے دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کا ظہور ہوگا۔[6] اب ایسی کوئی علامت ابن صیاد کے ظہور کے وقت میں نہ تھی لہٰذا ثابت ہوا کہ ابن صیاد دجال نہیں تھا۔دجال کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس کے ایک ہاتھ میں آگ ہوگی اور ایک ہاتھ میں پانی، اس کی آگ فی الحقیقت جنت ہوگی اور اس کا پانی فی الحقیقت آگ، جبکہ ابن صیاد کے پاس ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔[7]

فرمانِ نبوی کے مطابق دجال خدائی کا دعوی کرے گا[8] جبکہ ابن صیاد نے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا۔دجال

---

(۱) [مسلم (۲۹۲۷) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]

(۲) [مسلم (۲۹٤٦) کتاب الفتن : باب قصة الجساسة ، ابوداود (٤٣٢٥) ابن ماجه (۲۰٤٥)]

(۳) [مسلم (۲۹۲۷) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]

(٤) [مسلم (۲۹۲۸) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]

(٥) [**صحیح** : صحیح الجامع (٤٠٩٦) ابوداود (٤٢٩٤) کتاب الملاحم : باب فی امارات الملاحم]

(٦) [مسلم (۲۸۹٥) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذهب]

(۷) [مسلم (۲۹۳٤) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۸) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۲۸۰۸) مسند احمد (٤١٠/٥) مستدرك حاکم (٨٥٥١)]

کے ماتھے پر کافر لکھا ہوگا[1] جبکہ ابن صیاد کے ماتھے پر ایسے کوئی الفاظ نہیں تھے۔ زمین پر دجال کی مدتِ قیام کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ زمین میں چالیس دن قیام کرے گا جن میں سے پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن ...۔[2] اب اگر ابن صیاد کی زندگی کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ دجال کی مدتِ قیام سے زیادہ زمین میں مقیم رہا کیونکہ وہ مدینہ میں پیدا ہوا اور وہیں جوان ہوا اور پھر نبی ﷺ کی وفات کے بعد تک زندہ رہا۔

اس حوالے سے معروف مفسر، مؤرخ اور محدث امام ابن کثیر رحمہ اللہ کا بھی یہی فیصلہ ہے، چنانچہ وہ رقمطراز ہیں کہ ((لَيْسَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ الْأَكْبَرُ ...))''ابن صیاد دجالِ اکبر تو نہیں البتہ وہ بڑے بڑے دجالوں میں سے ایک ہے (اس عنوان کے بعد فرماتے ہیں کہ) بعض علمانے کہا ہے کہ بعض صحابہ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے حالانکہ وہ دجال نہیں تھا بلکہ وہ تو محض ایک چھوٹا آدمی تھا۔''[3] ایک دوسرے مقام پر نقل فرماتے ہیں کہ ((وَ الْأَحَادِيْثُ الْوَارِدَةُ فِي ابْنِ صَيَّادٍ كَثِيْرَةٌ ...))''ابن صیاد کے متعلق بہت زیادہ احادیث موجود ہیں اور ان احادیث میں سے بعض میں ابن صیاد کے معاملے کے متعلق توقف ہی ہے کہ آیا وہ دجال ہے یا نہیں؟ یہ بھی احتمال ہے کہ (آپ ﷺ کا ابن صیاد کے متعلق تردد اور شک) دجال کی تعیین کی وحی نازل ہونے سے پہلے ہوا اور اس مسئلے میں گزشتہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث فیصلہ کر دینے والی ہے اور عنقریب ہم کچھ ایسی احادیث ذکر کریں گے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔''[4]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے کہ ابن صیاد دجال نہیں۔[5] نیز امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((إِنَّ الدَّجَّالَ الْأَكْبَرَ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ غَيْرُ ابْنُ صَيَّادٍ ...))''وہ دجالِ اکبر جو آخری زمانے میں خروج کرے گا ابن صیاد نہیں ... اور جو لوگ بالجزم ابن صیاد کو ہی دجال ٹھہراتے تھے انہوں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں سنی ہوگی۔''[6]

❁ ابن صیاد، ایک کاھن:

ابن صیاد یہودی النسل تھا اور محض ایک کاہن تھا۔ جیسا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے دریافت فرمایا کہ ''تو کیا دیکھتا ہے؟'' تو اس نے کہا ﴿ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ ﴾ ''میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۳) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(۲) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال ، ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجه (۴۰۷۵)]

(۳) [النهاية فی الفتن (۸۵/۱)]

(۴) [النهاية فی الفتن (۹۳/۱)]

(۵) [الفرقان بين اولياء الرحمن (ص : ۷۷)]

(۶) [كما فی نيل الأوطار (۲۰/۸)]

ہیں۔"[۱] ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ابن صیاد سے جنت کی مٹی کے متعلق پوچھا کہ وہ کیسی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ﴿ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ ﴾ "جنت کی مٹی باریک، سفید، کستوری کی مانند ہے۔" اس پر آپ ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔[۲] ایک روایت میں ہے کہ ابن صیاد نے کہا "اللہ کی قسم! مجھے دجال کی پیدائش کی جگہ، اس کی رہائش اور اب وہ کہاں ہے، سب علم ہے۔" اس نے یہ بھی کہا کہ "میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔"[۳]
ایک اور موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا ﴿ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ ... ﴾ "میں پانی پر عرش دیکھتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا، تو سمندر پر ابلیس کا عرش دیکھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا، میں دو سچوں اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا کہا کہ میں دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے تم اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دو۔"[٤]

کیا ابن صیاد مسلمان ہوا تھا؟ :

متعدد اہل علم اور ائمہ کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہو گیا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن صیاد کے متعلق فرمایا ہے کہ ((وَ هُوَ الَّذِيْ قِيْلَ اَنَّهُ الدَّجَّالُ وَ قَدْ اَسْلَمَ ...)) "عبداللہ بن صیاد کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ دجال ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا، اس نے حج کیا، مسلمانوں کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا اور مدینہ میں مقیم رہا۔"[٥] امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَيَّادٍ ... ثُمَّ اَسْلَمَ فَهُوَ تَابِعِيٌّ لَهُ رُؤْيَةٌ)) "عبداللہ بن صیاد کا ذکر ابن شاہین نے بھی کیا ہے اور کہا ہے کہ یہی ابن صائد ہے جس کا باپ یہودی تھا۔ عبداللہ (بن صیاد) کانا اور مختون پیدا ہوا اور یہ وہی ہے جسے دجال کہا گیا، پھر وہ مسلمان ہو گیا تھا، لہٰذا وہ تابعی ہے خواہ اس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے۔"[٦] امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ((اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ كَانَ دَجَّالًا مِنَ الدَّجَاجِلَةِ ثُمَّ تَابَ بَعْدَ ذَالِكَ فَاظْهَرَ الْاِسْلَامَ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِضَمِيْرِهٖ وَ سِيْرَتِهٖ)) "بلاشبہ ابن صیاد دجالوں میں سے ایک دجال تھا پھر اس کے بعد وہ تائب ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا لیکن اس کے ضمیر اور سیرت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔"[۷]

---

(۱) [بخاری (۱۳۵٤) کتاب الجنائز : باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه]
(۲) [مسلم (۲۹۲۸) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]
(۳) [مسلم (۲۹۲۷) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]
(٤) [مسلم (۲۹۲٥) کتاب الفتن : باب ذکر ابن صیاد]
(٥) [تهذیب التهذیب (٤/۲٦۳)]
(٦) [تجرید اسماء الصحابة (۱/۳۱۹)] (۷) [النهاية فی الفتن (۱/۸۸)]

ابن صیاد کے مسلمان ہونے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے ابن صیاد سے روایت بھی بیان کی ہے جیسا کہ الطبقات الکبری میں ہے کہ ((اِبْنُ الصَّیَّادِ وَ یُکَنّٰی اَبَا اَیُّوْبَ وَ کَانَ ثِقَةً قَلِیْلَ الْحَدِیْثِ وَ کَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ لَا یُقَدِّمُ عَلَیْهِ اَحَدًا فِی الْفَضْلِ وَ رَوٰی عَنْهُ)) ''ابن صیاد کی کنیت ابوایوب تھی اور وہ ثقہ تھا (اگرچہ) اس کی احادیث کم ہیں اور امام مالک بن انس رحمہ اللہ فضل و مرتبے میں کسی کو اس پر ترجیح نہیں دیتے تھے اور اس سے روایت بھی بیان کرتے تھے۔''[1]

ابن صیاد حرہ کے دن گم ہو گیا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ﴿ فَقَدْنَا ابْنَ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحَرَّةِ ﴾ ''حرہ کے دن ابن صیاد گم ہو گیا تھا۔''[2] علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((هُوَ یَوْمُ غَلَبَةِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَلٰی اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مُحَارَبَتِهٖ اِیَّاهُمْ)) ''(حرہ کے دن سے مراد) وہ دن ہے جس دن یزید بن معاویہ نے اہل مدینہ پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور ان سے لڑائی کی تھی۔''[3]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے نزدیک بھی قابل ترجیح رائے یہی ہے کہ ابن صیاد حرہ کے دن گم ہو گیا تھا اسی لیے انہوں نے اُس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں ابن صیاد کی وفات کا ذکر ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ((وَ هٰذَا یَضْعُفُ مَا تَقَدَّمَ اَنَّهٗ مَاتَ بِالْمَدِیْنَةِ وَ اَنَّهُمْ صَلَّوْا عَلَیْهِ وَ كَشَفُوْا عَنْ وَجْهِهٖ)) ''یہ بات جو ابھی گزری ہے کہ ابن صیاد مدینہ میں فوت ہوا اور لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے چہرے کو ننگا کیا، (انتہائی) کمزور ہے۔''[4]

دجال سے بچاؤ کے طریقے

اللہ تعالیٰ یقیناً بے حد تعریف کے لائق ہے کیونکہ جہاں اس نے اَن گنت بیماریاں پیدا کی ہیں وہاں ہر بیماری کی شفا بھی پیدا کی ہے۔[5] یہ الگ بات ہے کہ بیماری کی شفا کا سب کو علم نہیں ہوتا اس لیے جنہیں تو اس کا علم ہو انہیں پروردگارِ عالم کا شکر ادا کرنا چاہیے اور جنہیں علم نہ ہو انہیں محنت و کوشش کر کے اس کا علم حاصل کرنا چاہیے۔

---

(۱) [الطبقات الکبری (۳۰۲/۱)]

(۲) [**صحیح الاسناد** : المشکاۃ (۵۵۰۲) صحیح ابو داود، ابو داود (۴۳۳۲) کتاب الملاحم: باب خبر ابن صائد، ابن ابی شیبة (۴۹۹/۷)، (۳۷۵۳۱) کنز العمال (۳۹۷۱۲)]

(۳) [عون المعبود (۳۲۰/۱۱)]

(۴) [فتح الباری (۳۲۸/۱۳)]

(۵) [بخاری (۵۶۷۸) کتاب الطب : باب ما أنزل الله داء الا أنزل له شفاء]

بلا شبہ مسیح دجال بھی ایک بہت بڑا فتنہ و آزمائش ہوگا بلکہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہی وہ ہوگا۔(۱)

اگر چہ دجال کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے پناہ قوت وطاقت عطا کی گئی ہوگی جس کے ذریعے وہ صرف چالیس دنوں میں پوری روئے زمین کا چکر لگا آئے گا، اپنے پیروکاروں کے لیے بارشیں برسائے گا، زمین سے اناج اگائے گا، کھیتوں کو ہرا بھرا کردے گا اور انہیں دنیاوی خوشحالی سے مالا مال کردے گا اور اپنے نافرمانوں کی خوشحالی چھین لے گا، انہیں قحط سالی سے دوچار کردے گا، ان کے تمام جانوروں کو ماردے گا اور ان میں سے جسے چاہے گا اپنے ایک ہاتھ میں موجود آگ میں پھینک دے گا جو فی الحقیقت جنت ہوگی۔ لیکن اس تمام قوت وطاقت کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ حیثیت کا حامل نہیں ہوگا (۲) اور اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی اس کے مقابلے میں مدد بھی فرمائیں گے جس کی بدولت وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اپنے سچے اور خالص مومن بندوں کی مدد فرمائیں جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ﴿ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الروم : ٤٧] ''ہم پر مومنوں کی مدد کرنا حق ولازم ہے۔'' علاوہ ازیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص دجال سے یہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا، تو دجال اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔(۳)

معلوم ہوا کہ وہ مخلص مسلمان جو اپنے دین وایمان میں پختہ اور سچے ہوں گے اللہ تعالیٰ لازماً دجال کے خلاف ان کی مدد فرمائیں گے، انہیں ثابت قدم رکھیں گے اور دجال کا کوئی زور ان پر نہیں چل سکے گا۔ مزید برآں رہبر امت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے چند ایسے اعمال بھی بتلا دیئے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے دجال سے بچا جا سکتا ہے۔ آئندہ سطور میں بالاختصار وہ اعمال اور طریقے بیان کیے جا رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

فتنہ دجال سے پناہ مانگنا

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (تشہد کے آخر میں) یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ﴾ ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے، فتنہ مسیح دجال سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور گناہ اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''(۴)

---

(۱) [مسلم (٢٩٤٦) كتاب الفتن : باب فى بقيه من أحاديث الدجال]

(۲) [مسلم (٢٩٣٩) كتاب الفتن : باب فى الدجال وهو أهون على الله]

(۳) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٢٨٠٨) مسند احمد (٤١٠/٥) مستدرك حاكم (٨٥٥١)]

(٤) [بخارى (٨٣٢) كتاب : باب الدعاء قبل السلام ، مسلم (٥٩٠) ترمذى (٣٤٢٤)]

(2) ایک روایت میں ہے کہ ﴿ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيْذُ فِیْ صَلَاتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔''(۱)

(3) ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ﴿ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' یہ حکم سن کر صحابہ نے عرض کیا ﴿ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''ہم فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔''(۲)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے مطابق نبی ﷺ نے ہر نماز کے آخر میں فتنہ دجال سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ اس میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ ... وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ﴾ ''جب تم آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے شر سے۔''(۳)

سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنا

(1) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''جس نے سورۂ کہف کی دس آیات حفظ کر لیں اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔''(٤)

(2) سورۂ کہف کی دس آیات کون سی ہیں، اس کے متعلق ایک دوسری حدیث میں یوں وضاحت ہے کہ ﴿ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ﴾ ''جس نے سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں اسے فتنہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔''(٥)

(3) ایک روایت میں ہے کہ ﴿ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ ﴾ ''تم میں سے جو بھی دجال کو پا لے تو اس پر سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے کیونکہ یہ آیات تمہیں اس کے فتنے سے بچانے کا ذریعہ ہوں گی۔''(٦)

---

(۱) [بخاری (۸۳۳) کتاب الأذان : باب الدعاء قبل السلام]

(۲) [مسلم (۲۸٦۷) کتاب الجنة وصفة نعیمها وأهلها : باب عرض مقعد المیت]

(۳) [مسلم (٥۸۸) کتاب المساجد : باب استحباب التعوذ من عذاب القبر]

(٤) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۱٤۷۲) السلسلة الصحیحة (۲/۸۱) مسند احمد (٦/٤٩٩)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۷٥۸۲)]

(٥) [مسلم (۸۰۹) کتاب صلاة المسافرین : باب فضل سورة الکهف وآیة الکرسی ، ابو داود (٤۳۲۳)]

(٦) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (٥۸۲) قصة المسیح الدجال (ص : ٥٦) صحیح ابو داود ، ابو داود (٤۳۲۱)]

دجال کا سامنا نہ کرنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ فَوَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَ هُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ ﴾ ''جو شخص دجال کی خبر سنے وہ اس کے سامنے آنے سے اجتناب کرے۔ اللہ کی قسم! جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو یہی سمجھے کہ وہ مومن ہے لیکن جو شبہے کی چیزیں دے کر اسے بھیجا گیا ہے انہیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔''(۱)

دجال کے خلاف جہاد میں شرکت کرنا

درج ذیل صحیح حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک جہادی گروہ ہمیشہ دین پر غالب رہے گا اور اس گروہ کی آخری لڑائی دجال سے ہوگی اور پھر اللہ کی خاص نصرت سے وہ گروہ دجال کے مقابلے میں غالب آئے گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دجال سے بچاؤ کے لیے اس گروہ کو تلاش کیا جائے اور اس میں شرکت کی جائے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ﴾ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال کے خلاف جہاد کرے گا۔''(۲)

مکہ اور مدینہ میں رہائش اختیار کرنا

(1) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ﴾ ''دجال کا رعب مدینہ والوں پر نہیں پڑے گا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔''(۳)

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۶۳۰۱) المشکاۃ (۸۸..) ابوداؤد (۴۳۱۹) کتاب الملاحم : باب خروج الدجال ، طبرانی کبیر (۱۵۲۶۰) حاکم (۵۷۶/۴) مسند احمد (۴۴۱/۴)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۱۹۸۱۲)]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحیحة (۱۹۵۹) صحیح ابوداود ، ابوداود (۲۴۸۴) کتاب الجهاد : باب فی دوام الجهاد ، المشکاۃ (...) مسند احمد (۴۳۷/۴)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (...)]

(۳) [بخاری (۷۱۲۵) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال]

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَكَّةَ وَلَا الْمَدِينَةَ﴾ "دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"(۱)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ﴾ "مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے اور نہ دجال۔"(۲)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ اور مدینہ میں رہائش اختیار کرنے سے بھی انسان دجال سے بچ سکتا ہے کیونکہ دجال ان مقامات میں داخل نہیں ہو سکتا لیکن یہ یاد رہے کہ دجال سے بچاؤ کا اصل ہتھیار ایمان وایقان ہی ہے اور اگر کوئی ایمان دار ہی نہ ہو تو پھر مکہ و مدینہ کی رہائش بھی اسے کچھ فائدہ نہ دے گی بلکہ کافر و منافق لوگ ان بابرکت مقامات سے نکل کر دجال سے جا ملیں گے۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ "دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے پر قیام کرے گا پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی اور اس کے نتیجے میں ﴿فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَ مُنَافِقٍ﴾ "ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔"(۳)

(۱) [**صحیح**: قصة المسيح الدجال للالبانی (۸٤) مسند احمد (۲/۲۱۳) کنز العمال (۳٤۷۰۰) نسائی فی السنن الکبری (٤۲۵۷) شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۲٦۰۸۹)]

(۲) [بخاری (۷۱۳۳) کتاب الفتن: باب لا یدخل الدجال المدینة]

(۳) [بخاری (۷۱۲٤) کتاب الفتن: باب ذکر الدجال]

حصہ سوم

اشراط الساعة الكبرى — قیامت کی چند بڑی علامات

(77) ظہورِ مہدی

امام مہدی کا ظہور ایک یقینی امر ہے کیونکہ مہدی کے متعلق اس قدر کثرت سے احادیث ملتی ہیں جن کی حد تواتر تک پہنچ جاتی ہے۔ جیسا کہ نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ''مہدی کے بارے میں مختلف سندوں سے اس قدر کثرت سے احادیث موجود ہیں کہ جو حد تواتر تک پہنچ جاتی ہیں۔''(1)

لیکن یہ مہدی وہ نہیں ہے جس کا شیعہ حضرات انتظار کر رہے ہیں اور بزعم خویش یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی منتظر امام محمد بن حسن عسکری رحمہ اللہ ہیں جو پانچ برس کی عمر میں سامراء کے تہہ خانے میں چھپ گئے تھے اور وہ قیامت کے قریب ظہور کریں گے۔ بلکہ جس مہدی کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ خلیفہ راشد اور مسلمانوں کے ہدایت یافتہ امام ہوں گے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کا نام اور ان کے والد کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے والد کے نام جیسا ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ۔ امام مہدی کے متعلق کچھ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مہدی کا ظہور اور صفات

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِيْ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا حکمران بن جائے گا، اس کا نام میرے نام کے مشابہ ہوگا۔''(2)

(2) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ﴿اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ﴾ ''مہدی میرے خاندان اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''(3)

(3) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ﴾ ''مہدی

---

(1) [الاذاعة لما كان وما يكون بين يدى الساعة (ص / 113)]

(2) [حسن صحيح : صحيح ترمذى ، ترمذى (2230) كتاب الفتن : باب ماجاء فى المهدى ، ابو داؤد (4282) طبرانى كبير (10/133) مستدرك حاكم (4/488)]

(3) [صحيح : ابو داود (4284) كتاب المهدى ، ابن ماجه (4086) المشكاة (5453)]

میری اولاد میں سے ہوگا، چوڑی پیشانی والا اور باریک لمبی ناک والا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھر گئی تھی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔''(۱)

(4) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللّٰهُ فِیْ لَيْلَةٍ ﴾ ''مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی ایک ہی رات میں اصلاح فرمادیں گے۔''(۲)

ظہور مہدی کی علامات

(1) امام مہدی کے ظہور کے وقت ساری دنیا میں بہت زیادہ ظلم وجور اور فتنہ وفساد برپا ہوگا پھر امام مہدی نازل ہوں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہدی میری اولاد میں سے ہوگا......﴿ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا ﴾ ''وہ زمین کو یوں عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسے اسے ظلم وجور سے بھر دیا گیا تھا۔''(۳)

(2) علاوہ ازیں ایک روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس دن امام مہدی کا ظہور ہوگا وہ عام دنوں سے کچھ طویل ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ اس (ظہور مہدی کے) دن کو طویل کردیں گے۔''(۴)

(3) ظہور مہدی کی سب سے بڑی علامت یہ ہوگی کہ ﴿ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَ يُنَادِیْ اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِیْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ ﴾ ''ایک لشکر اس گھر (یعنی بیت اللہ) پر چڑھائی کا قصد کرے گا حتی کہ جب وہ کھلی جگہ میں پہنچے گا، اس کا درمیانی حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ پہلا حصہ آخری حصے کو بلائے گا پھر وہ بھی دھنس جائے گا۔ ان کی خبر بتانے کے لیے سوائے ایک بھگوڑے کے کوئی باقی نہیں رہے گا۔''(۵)

یہ لشکر بیت اللہ پر چڑھائی کے لیے اس وجہ سے آرہا ہوگا کیونکہ وہاں ایک نیک آدمی نے پناہ لے رکھی ہوگی اور وہی امام مہدی ہوگا۔ جب اس کی طرف بغرض جنگ آنے والے لشکر کی بربادی لوگ اپنی آنکھوں سے

---

(۱) [حسن : صحیح ابوداود، ابوداؤد (۴۶۸۵) کتاب المهدی، مستدرك حاكم (۵۵۷/۴) شرح السنة للبغوی (۳۹۲/۷) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

(۲) [حسن : الصحیحة (۲۳۷۱) صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۴۰۸۵) کتاب الفتن : باب خروج المهدی، مسند احمد (۱۰۲/۱) التاریخ الکبیر (۳۱۷/۱) مسند ابو یعلی (۴۶۰) مسند بزار (۲۴۳/۲)]

(۳) [حسن : صحیح ابوداود، ابوداؤد (۴۶۸۵) کتاب المهدی]

(۴) [حسن : الصحیحة (۱۰۳/۴) صحیح ابوداود، ابوداود (۴۲۸۲) کتاب المهدی، ترمذی (۲۲۳۱)]

(۵) [مسلم کتاب الفتن : باب الخسف بالجیش الذی یوم البیت (۲۸۸۳)]

دیکھیں گے تو اسے امام مہدی تسلیم کرلیں گے اور اس کی بیعت کے لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔

ظہور مہدی نزول عیسیٰ سے پہلے ہوگا

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اس وقت نماز فجر کا وقت ہوگا اور امام مہدی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر انہیں نماز پڑھانے کے لیے کہیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار کر دیں گے اور پھر وہ بھی امام مہدی کی امامت میں نماز ادا کریں گے جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ أَمِیْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا إِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ﴾ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک غالب رہے گا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (مہدی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے گزارش کرے گا، تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے، نہیں تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہے۔''(۱)

ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہیں کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے وقت نماز پڑھانے والے امام کا نام مہدی ہوگا۔''(۲)

مہدی کے لشکر کی کیفیت

امام مہدی کے لشکری پہلے انتہائی کمزور ہوں گے۔ ان کے پاس سامانِ حرب کی قلت ہوگی۔ سواریاں کم ہوں گی اور وسائل بہت کم ہوں گے جس وجہ سے وہ جنگ کرنے کی صلاحیت واستعداد سے عاری ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیں گے اور مخالف لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے۔

﴿عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَیَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَیْتِ یَعْنِی الْکَعْبَةَ قَوْمٌ لَیْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ یُبْعَثُ إِلَیْهِمْ جَیْشٌ حَتّٰی إِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ﴾ ''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب اس گھر یعنی بیت اللہ میں کچھ لوگ پناہ لیں گے جن کے پاس دشمن کا حملہ روکنے کی طاقت نہیں ہوگی نہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی نہ ان کے پاس اسلحہ ہوگا۔ ایک لشکر (انہیں ختم کرنے کے لیے) بھیجا جائے گا وہ بیداء مقام پر پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔''(۳)

---

(۱) [مسلم (۳۹۰) کتاب الایمان : باب نزول عیسی بن مریم علیه السلام، ابوعوانة (۱۰۶/۱)]

(۲) [المنار المنیف لابن القیم (ص/۱۴۷)]

(۳) [مسلم (۲۸۸۳) کتاب الفتن : باب الخسف بالجیش الذی یؤم البیت]

مہدی کی بیعت

امام مہدی کی بیعت مسجد حرام میں ہوگی جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَيَأْتِيْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ فَيُجَهَّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِّنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَأْتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ﴾ ''ایک خلیفہ کی وفات کے وقت لوگوں میں اختلاف ہو جائے گا۔ بنو ہاشم کا ایک آدمی (مدینہ سے) مکہ آئے گا لوگ اس کو گھر سے نکال کر مسجد حرام لے آئیں گے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان اس کی بیعت کریں گے۔ شام سے ایک لشکر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لیے آئے گا جب وہ بیداء مقام پر پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا اس کے بعد عراق اور شام سے علماء وفضلاء امام مہدی کے پاس بیعت کے لیے آئیں گے۔''(۱)

ایک روایت میں تو یہاں تک موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کو دیکھنے والے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ لازماً ان کی بیعت کریں۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَ لَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ ...﴾ ''جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا۔''(۲)

مہدی کے لشکریوں کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيْرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُوْنَكُمْ قَتْلًا لَمْ يُقْتَلْهُ قَوْمٌ﴾ ''تمہارے (کعبہ کے) خزانے پر تین آدمی لڑیں گے۔ وہ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تمہیں ایسا قتل

---

(۱) [مجمع الزوائد (۱۲۳۹۹/۷) کتاب الفتن : باب ماجاء فی المهدی ، اتحاف الخیره المهرة (۱۱۷/۸) طبرانی اوسط (۱۱۵۳) طبرانی کبیر (۱۹۸۸۳) مسند احمد (۳۱۶/۶) ابن ابی شیبة (۴۶۰/۷) ابن حبان (۶۷۵۷) کنز العمال (۳۰۹۳۲) مسند ابو یعلی (۳۶۹/۱۲)] حسین سلیم اسد نے ابو یعلی کی تحقیق میں اس کی سند کو مجاہد کے طریق سے حسن کہا ہے۔ شیخ عبد القادر ارناؤوط نے جامع الاصول کی تحقیق میں اسے حسن کہا ہے۔ [۲۷/۱۰۰] حافظ ابن قیم نے بھی اسے حسن درجہ کی روایت شمار کیا ہے۔ [المنار المنیف (ص : ۱۴۵)]

(۲) [ابن ماجة (۴۰۸۴) کتاب الفتن : باب خروج المهدی ، مستدرك حاکم (۴۶۳/۴) البدایة والنهایة (۲۷۹/۶)] شیخ البانی نے فرمایا ہے کہ یہ روایت منکر ہے مگر ان الفاظ ''وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا'' کے علاوہ باقی روایت کا معنی صحیح ہے۔ دیکھئے : السلسلة الضعيفة (۸۵)]

کریں گے جیسا کسی نے قتل نہ کیا ہو۔"(۱)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ مذکورہ خزانے سے مراد کعبہ کا خزانہ ہے...... امام مہدی کا ظہور بلادِ مشرق سے ہوگا سامراء کے علاقے سے نہیں...... مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ علوی فاطمی حسنی ہے جسے اللہ تعالیٰ ایک رات میں درست فرما دیں گے۔ یعنی اس کی توبہ قبول فرمائیں گے، اسے فہم و فراست اور رشد و ہدایت سے نواز دیں گے جبکہ وہ پہلے ایسا نہیں ہوگا پھر اہل مشرق کے لوگ اس کی مدد کریں گے، اس کی بادشاہت کو قائم کریں گے اور اس کے ارکان کو مضبوط کر دیں گے ﴿ وَ تَكُوْنُ رَايَاتُهُمْ سَوْدَاءَ ﴾ "اور ان کے جھنڈے سیاہ ہوں گے۔"(۲)

مہدی کی مدت حکومت

امام مہدی ظہور کے بعد پانچ سے نو سال تک زندہ رہیں گے، اس کے چند دلائل ملاحظہ فرمائیے۔

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ خَشِيْنَا اَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ فِيْ اُمَّتِيْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ تِسْعًا ﴾ "ہمیں نبی ﷺ کی وفات کے بعد حادثات کا خدشہ لاحق ہوا تو ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "مہدی میری امت میں ظاہر ہوں گے جو پانچ سال یا سات سال یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔"(۳)

(2) سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ الْمَهْدِيُّ اِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَ اِلَّا فَتِسْعٌ ﴾ "میری امت میں امام مہدی پیدا ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس رہیں گے ورنہ نو برس رہیں گے۔"(۴)

(3) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ يَعِيْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا ﴾ "وہ سات یا آٹھ برس تک زندہ رہیں گے۔"(۵)

---

(۱) [ابن ماجۃ (۴۰۸۴) کتاب الفتن : باب خروج المھدی ، مستدرک حاکم (۴/۴۶۳)] امام حاکمؒ نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ حافظ بوصیریؒ نے فرمایا ہے کہ یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ [۴/۲۰۴] تاہم شیخ البانیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [ضعیف ابن ماجہ ، الضعیفۃ (۸۵)]

(۲) [النھایہ فی الفتن (۱/۴۴۔۴۵)]

(۳) [**حسن** : صحیح ترمذی ، ترمذی (۲۲۳۲) کتاب الفتن : باب فی عیش المھدی وعطائه ، ابن ماجۃ (۴۰۸۳) کتاب الفتن : باب خروج المھدی ، مستدرک حاکم (۴/۵۵۸)]

(۴) [**حسن** : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجۃ (۴۱۰۷) کتاب الفتن : باب خروج المھدی]

(۵) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۲/۳۳۶) ، (۷۱۱) مستدرک حاکم (۴/۵۵۷)] امام حاکمؒ نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔]

مہدی کا دور خوشحالی کا دور ہوگا

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَ لَا يَعُدُّهُ ﴾ ''آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا، جو مال تقسیم کرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔''(۱)

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا ﴾ ''میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر گنے اور شمار کیے مال کو چلو بھر بھر کر تقسیم کرے گا۔''(۲)

(3) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيَ الْمَهْدِيُّ إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَ إِلَّا فَتِسْعٌ فَتَنْعَمُ فِيْهِ أُمَّتِيْ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوْا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتَى أُكُلُهَا وَ لَا تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَ الْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوْسٌ فَيَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ فَيَقُوْلُ خُذْ ﴾ ''میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے، اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس رہیں گے۔ ان کے زمانے میں میری امت ایسی خوش ہوگی کہ ویسی کبھی خوش نہیں ہوئی ہوگی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ اپنا سارا میوہ اُگا دے گی اور کچھ ذخیرہ کر کے نہ رکھے گی۔ اس دن مال کا تو ڈھیر لگا ہوگا۔ ایک شخص کھڑا ہو کر کہے گا اے مہدی! مجھے کچھ دو، وہ کہیں گے لے لو۔''(۳)

(4) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِيَ الْمَهْدِيُّ يَسْقِيْهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَ تُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطَى الْمَالُ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ ﴾ ''میری آخری امت میں مہدی کا ظہور ہوگا، اللہ اسے بارش سے سیراب فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اُگائے گی، وہ مال کی صحیح صحیح تقسیم کرے گا، مویشی بکثرت ہوں گے اور امت عظیم ہو جائے گی۔''(۴)

دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ ﴾ ''مہدی

---

(۱) [مسلم (۲۹۱۴) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل......]

(۲) [مسلم (۲۹۱۳) کتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل ......]

(۳) [**حسن** : صحيح ابن ماجه ، ابن ماجة (۴۱۰۷) كتاب الفتن : باب خروج المهدی]

(۴) [**صحيح** : السلسلة الصحيحة (۳۳۶/۲) ، (۷۱۱) مستدرك حاكم (۵۵۷/۴)] امام حاکمؒ نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔]

میری اولاد میں سے ہوگا، چوڑی پیشانی والا اور باریک لمبی ناک والا ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھر گئی تھی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔'' (۱)

چند ضروری وضاحتیں

امام مہدی کا ظہور بلادِ مشرق سے ہوگا اور جس روایت میں ہے کہ امام مہدی کا لشکر خراسان کی طرف سے آئے گا وہ ضعیف ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ وَ لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ﴾ ''اور عیسیٰ بن مریم ہی مہدی ہیں۔'' (۳) اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی امام مہدی ہوں گے لیکن یہ بات صحیح نہیں کیونکہ مذکورہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف جدا قرار دیا ہے۔ (٤) اس روایت کی سند میں محمد بن خالد جندی صنعانی راوی ہے جسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مجہول قرار دیا ہے۔ (٥) جبکہ شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (٦)

آخر میں یہ یاد رہے کہ آج تک امام مہدی کی کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی، اگر کوئی مہدی ہونے کا دعوی کرے گا تو وہ جھوٹا ہوگا اور دنیا وآخرت میں ذلیل ورسوا ہوگا۔ مزید یہ کہ لوگوں کو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی جو علامات یا صفات بتلائی ہیں انہیں یاد کریں اور ذہن نشین رکھیں تاکہ جھوٹے مہدیوں سے بچ سکیں۔

(78) نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول برحق ہے اور وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ انہیں دنیا سے زندہ اٹھا لیا گیا تھا اور قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا اور ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ اس کے چند دلائل حسب ذیل ہیں۔

---

(۱) [**حسن** : هداية الرواة (٥/ ١٢٠) صحيح ابو داود، ابو داؤد (٤٦٨٥) كتاب المهدى، مستدرك حاكم (٤/ ٥٥٧) شرح السنة للبغوى (٧/ ٣٩٢) امام حاکمؒ نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔]

(۲) [**ضعيف** : ضعيف ترمذى، ترمذى (٢٢٦٩) كتاب الفتن، مسند احمد (٢/ ٣٦٠) البداية والنهاية (٦/ ٢٧٩)]

(۳) [ابن ماجة (٤٠٣٩) كتاب الفتن : باب شدة الزمان]

(٤) [ضعيف ابن ماجة (٨٠٥) السلسلة الضعيفة (٧٧)]

(٥) [تقريب التهذيب (٥٧٣٩)]

(٦) [تحرير التقريب التهذيب (٣/ ٢٣٥)]

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًاۢ ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيۡهِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ۝ وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۝﴾ [النساء : ۱۵۷۔۱۵۹]

''اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے وہی صورت بنا دی گئی تھی۔ یقین جانو کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں۔ انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، (البتہ) اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔ اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس آیت کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہر اہل کتاب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی موت سے پہلے آپ پر ایمان لے آئے گا۔ (۱) عوفی نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تقریباً اسی طرح روایت کیا ہے۔ (۲) ابو مالک نے ﴿لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ﴾ کے بارے میں کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت اہل کتاب ایمان لے آئیں گے حتی کہ ہر اہل کتاب آپ کی موت سے پہلے آپ پر لازمی طور پر ایمان لے آئے گا۔ (۳)

(2) ایک اور آیت میں ہے کہ

﴿اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۝ وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَـعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰۤـئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ۝ وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا﴾ [الزخرف : ۵۹۔۶۱]

''عیسیٰ بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان (قدرت) بنایا۔ اگر ہم چاہتے تو تمہارے عوض فرشتے کر دیتے جو زمین میں جانشینی کرتے۔ اور یقیناً (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے پس تم قیامت کے بارے میں شک نہ کرو۔''

---

(۱) [تفسیر ابن جریر الطبری (۲۵/۶)]

(۲) [تفسیر ابن جریر الطبری (۲۶/۶)]

(۳) [تفسیر ابن جریر الطبری (۲۵/۶) تفسیر ابن کثیر (۲۲۴/۲)]

آیت کے ان الفاظ ﴿وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، امام مجاہد، ضحاک، سدی اور قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ((اِنَّهُ خُرُوْجُ عِيْسَى وَ ذَالِكَ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُهُ مِنَ السَّمَاءِ قَبْلَ قِيَامِ السَّاعَةِ كَمَا اَنَّ خُرُوْجَ الدَّجَّالِ مِنْ اَعْلَامِ السَّاعَةِ)) ''(قیامت کی نشانی سے مراد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خروج ہے اور وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے قریب نازل فرمائیں گے جیسا کہ دجال کا خروج قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''(۱)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ وَ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا﴾ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب ضرور تم میں عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، مال بکثرت ہوگا حتیٰ کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا اور حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:

﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا﴾

[النساء : ۱۰۹] ''اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔''(۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں نازل ہوں گے؟

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ ﴿اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَ اِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَ نَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ﴾ ''اللہ تعالیٰ حضرت مسیح (عیسیٰ) بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے اور وہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا

---

(۱) [تفسیر قرطبی (۹۱/۱٦)]

(۲) [بخاری (۳٤٤۸) کتاب احادیث الانبیاء : باب نزول عیسی بن مریم، مسلم (۳۹۰) ابن ماجہ (٤۱۲۹) ترمذی (۳۲۳۳)]

محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا جبکہ ان کی سانس حدنگاہ تک پہنچے گی پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور مقامِ لُدّ کے دروازے پر اسے پکڑ لیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے۔"(۱)

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس نازل ہوں گے۔یہ سفید مینار دمشق میں جامع اموی کا ہے۔اس مینار کو 741ء میں عیسائیوں کے مال سے (بطورِ تاوان) بنایا گیا کیونکہ انہوں نے اس مینار کو شہید کر دیا تھا۔مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: النهاية في الفتن لابن كثير (149/1)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يَنْطِفُ اَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ : مَنْ هٰذَا ، قَالُوْا : ابْنُ مَرْيَمَ ﴾"میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ موجود لوگوں نے بتلایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں۔"(۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ نَبِيٌّ وَ اِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْا رَجُلًا مَرْبُوْعًا اِلَى الْحُمْرَةِ وَ الْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَاَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَ اِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَدْعُو النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَ يُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ وَ تَقَعُ الْاَمَنَةُ عَلَى الْاَرْضِ ﴾"لوگوں میں سے میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ یقیناً نازل ہوں گے پس جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان لینا کہ وہ ایک درمیانے قد والے آدمی ہوں گے،ان کا رنگ سرخی اور سفیدی مائل ہوگا،زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس ہوں گے،سر ایسے ہوگا گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہیں ہوں گے۔وہ صلیب کو توڑ دیں گے،خنزیر کو قتل کر دیں گے،جزیہ ختم کر دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے۔اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام باطل ادیان کو مٹا ڈالیں گے اور مسیح دجال کو بھی ان کے زمانے میں ہی اللہ تعالیٰ ہلاک کر دیں گے پھر زمین پر (ہر

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، ابن ماجة (٤١٢٦) مستدرك حاكم (٥٣٧/٤)]

(۲) [بخاری (۷۱۲۸) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، مسلم (۲۷۳) مؤطا (۹۲۰/۲)]

طرف) امن قائم ہو جائے گا۔"(۱)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وَ إِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَ رَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ ﴾ "شب معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءَ میں سے ہوں اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ درمیانے قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے۔ ایسے تروتازہ اور پاک وصاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں۔"(۲)

(4) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ رَأَيْتُ عِيسَى وَ مُوسَى وَ إِبْرَاهِيمَ ، فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ وَ أَمَّا مُوسَى فَآدَمُ جَسِيمٌ سَبْطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ ﴾ "میں نے حضرت عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ، گھنگریالے بالوں اور چوڑے سینے والے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ، دراز قد والے اور سیدھے بالوں والے تھے گویا آپ زط قبیلے کے لوگوں میں سے ہوں۔"(۳)

(5) ایک اور روایت میں ہے کہ ﴿ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ ﴾ "عیسیٰ علیہ السلام گھنگریالے بال والے اور درمیانے قد کے تھے۔"(٤)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا وقت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے جبکہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی ہوگی تو لوگوں کے امام (مہدی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امامت کے لیے کہیں گے لیکن وہ انکار کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی امامت میں پہلی نماز ادا کریں گے۔

(1) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا

---

(۱) [مسلم (٦٠٨٥) كتاب الفضائل : باب فضائل عيسى عليه السلام ، مسند احمد (٣١٩/٢)]

(۲) [بخاری (٣٣٩٤) كتاب أحاديث الأنبياء : باب قوله تعالى وهل أتاك حديث موسى ، مسلم (٤٢٣) كتاب الأيمان : باب ذكر النبى للأ نبياء عليهم السلام ، ترمذی (٣١٣٠)]

(۳) [بخاری (٣٤٣٨) كتاب احاديث الانبياء : باب قول الله : واذكر فى الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها]

(٤) [بخاری (٣٣٩٦) كتاب أحاديث الأنبياء : باب وهل أتاك حديث موسى]

فَيَقُولُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ ﴾ ''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا وہ گروہ قیامت تک غالب رہے گا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (مہدی) حضرت عیسیٰ سے گزارش کرے گا تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب میں فرمائیں گے، نہیں تم خود ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اعزاز ہے۔''(۱)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ﴾ ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہی ہوگا۔''(۲)

(3) ایک روایت میں ہے کہ ﴿ فَاِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا اِلَيْهِ ﴾ ''جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) نماز فجر ادا فرمالیں گے تو اس (دجال) کی طرف نکل پڑیں گے۔''(۳)

(4) ایک اور روایت میں ہے کہ ﴿ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴾ ''حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے۔''(۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے خلاف جہاد کریں گے

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِي اَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَ عِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﴾ ''میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ کرلیا ہے ایک وہ جماعت جو ہند کے ساتھ غزوہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگی (اور دجال کے خلاف جہاد کرے گی)''۔(۵)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ

---

(۱) [مسلم (۳۹۰) كتاب الايمان : باب نزول عيسى بن مريم عليه السلام ، ابوعوانة (۱۰٦/۱)]

(۲) [بخاری (۳٤٤۹) كتاب أحاديث الأنبياء : باب نزول عيسى بن مريم ، مسلم (۱۰۰)]

(۳) [مسند احمد (۳٦۷/۳) مشكل الآثار للطحاوى (۳۹۹/۱۲) اتحاف الخيرة المهرة (۱۳۸/۸)] شیخ شعیب ارناؤوط نے فرمایا ہے کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱٤۹۰٤)]

(٤) [مسند احمد (۲۹۰/٤) مستدرك حاكم (٥۲٤/٤) اتحاف الخيرة المهرة (۱٤۰/۸)] حافظ بوصیریؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ابن جدعان راوی ضعیف ہے۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو اسی راوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۷۹۰۰)] البتہ امام حاکمؒ نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور مسلم کی شرط پر ہے۔]

(٥) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۹۳٤) نسائى (۳۱۷٥) كتاب الجهاد : باب غزوة الهند]

وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ ﴾ ''وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے۔''(۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خوشحالی و امن

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے) ﴿ وَ لَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَ لَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَ التَّبَاغُضُ وَ التَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ ﴾ ''جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا ان سے کام نہیں لیا جائے گا، عداوت، بغض اور حسد ختم ہو جائے گا اور مال کی طرف لوگوں کو بلایا جائے گا لیکن کوئی شخص مال لینے کے لیے رضامند نہیں ہوگا۔''(۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا وَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَ يَرْجِعُ السَّلْمُ وَ يَتَّخِذُ السُّيُوفُ مَنَاجِلَ وَ تَذْهَبُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَّةٍ وَ تَنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَ تَخْرُجُ الْأَرْضُ بَرَكَتَهَا حَتَّى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالثُّعْبَانِ فَلَا يَضُرُّهُ وَ يُرَاعِي الْغَنَمُ الذِّئْبَ فَلَا يَضُرُّهَا وَ يُرَاعِي الْأَسَدُ الْبَقَرَ فَلَا يَضُرُّهَا ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام عادل امام اور منصف حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلح و سلامتی کو لوٹا دیں گے، تلواریں درانتیاں بن جائیں گی، ہر ذی زہر چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا، زمین اپنی برکات نکالے گی حتی کہ بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا اور وہ اسے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا لیکن انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور شیر گائے کے ساتھ چرے گا پر اسے کوئی نقصان نہ دے گا۔''(۳)

(3) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ ﴿ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ﴾ ''پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجیں گے گویا کہ وہ حضرت عروہ بن مسعود ہیں، وہ دجال کو تلاش کریں گے پھر اسے ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات برس تک یوں دنیا میں رہیں گے کہ دو افراد کے درمیان بھی دشمنی نہیں

---

(۱) [صحیح: السلسلة الصحیحة (۲۱۸۲) صحیح الجامع الصغیر (۵۳۸۹) صحیح ابوداود، ابو داؤد (۴۳۲۴) کتاب الملاحم: باب خروج الدجال]

(۲) [مسلم (۲۹۴۰) کتاب الفتن: باب خروج الدجال]

(۳) [صحیح: مسند احمد (۴۸۳/۲) النهایة فی الفتن لابن کثیر (۱۸۵/۱) التاریخ الکبیر (۳۵۷/۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۱۰۲۶۱)]

ہوگی۔"(۱)

(4) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد ﴿ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَ رُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَ يُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَ اللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَ اللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذَالِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً ...﴾ "پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پھل اُگا، اپنی برکت نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھائے گی اور وہ (سب) اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کریں گے۔ ایک حاملہ اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کو کفایت کرے گا، ایک حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کے لیے کافی ہوگا اور حاملہ بکری کا دودھ ایک خاندان کو کفایت کرے گا۔ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجیں گے......"(۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ کریں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا﴾ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! حضرت عیسیٰ علیہ السلام روحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لیے تلبیہ پکاریں گے۔"(۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمین پر مدتِ قیام، وفات اور نماز جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ﴾ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین میں رہیں گے پھر فوت کر دیے جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔"(۴)

---

(۱) [مسلم (۲۹٤۰) كتاب الفتن : باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض عيسى ، مسند احمد (۱٦٦/۲) مستدرك حاكم (٥٥٠/٤)]

(۲) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، ابوداود (٤۳۲۱) ابن ماجه (٤۱۲٦) ترمذی (۲۲٤۰) مسند احمد (۲٤٨/٤) مستدرك حاكم (٥۳۷/٤)]

(۳) [مسلم (۱۲٥۲) كتاب الحج : باب اهلال النبي وهديه ، صحيح ابن حبان (۲۳۲/۱۰)]

(٤) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۲۱٨۲) صحيح الجامع الصغير (٥۳٨۹) ابو داود (٤۳۲٤) كتاب الملاحم : باب خروج الدجال ، مسند احمد (٤۳۷/۲) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۹٦۳۰)]

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ نازل ہوں گے تب ان کی حقیقی وفات ہوگی اور پھر مسلمان ان کی نماز جنازہ بھی ادا کریں گے اور انہیں دفن بھی کریں گے۔ اس سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور وہ مسیح موعود سے متعلقہ تمام روایات کو مرزا غلام احمد پر منطبق کرتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ اہل علم نے مرزا کو جھوٹا اور اس کے پیروکاروں کو خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے متعلق جامع ترمذی میں ایک روایت موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَ صِفَةُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ﴾ ''تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ صفت مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔'' امام ابومودود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اس حجرے (جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں) میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔''(۱)

علاوہ ازیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ﴿وَ يُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَنَا وَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ﴾ ''(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) عیسیٰ علیہ السلام میری قبر کے ساتھ ہی دفن ہوں گے۔ میں اور حضرت عیسیٰ (قیامت کے روز) اکٹھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان اٹھیں گے۔''(۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شادی اور اولاد

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَ يُولَدُ لَهُ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔''(۳)

اس روایت کے علاوہ کوئی ایسی روایت ہمارے علم میں نہیں آسکی جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی۔ (واللہ اعلم)

---

(۱) [ترمذی (۳۶۱۷) کتاب المناقب : باب فی فضل النبی ۔ شیخ البانیؒ نے اس روایت کو ضعیف کہا۔ [ضعیف ترمذی]

(۲) [رواہ ابن الجوزی کما فی المشکاۃ (۵۴۳۹) اس روایت کے متعلق شیخ البانیؒ رقمطراز ہیں کہ اس کی سند کا مجھے علم نہیں ہوسکا۔ مزید دیکھئے :السلسلة الضعیفة (۶۵۶۲) هداية الرواة (۱۴۹/۵)]

(۳) [ایضا]

(79) یاجوج ماجوج کا خروج

یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دورِ حکومت میں ہی ہوگا جبکہ دجال کو قتل کیا جاچکا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ایک ہی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ہلاک کردیں گے۔ یاجوج ماجوج کے متعلق کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:

یاجوج ماجوج دیوار کے پیچھے قید کردیئے گئے تھے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۞ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۞ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ۞ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۞ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۞ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۞ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۞ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۞﴾ [الکہف: ۹۲-۹۹] ''پھر وہ (ذوالقرنین بادشاہ) ایک سفر کے سامان میں لگا۔ حتی کہ جب دو دیواروں کے پاس پہنچا ان دونوں کے پیچھے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے بھی قریب نہ تھی انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کردیں؟ (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت وطاقت سے میری مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو، حتی کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کردی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کردیا تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دوں۔ پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کرسکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا، یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے۔ اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوتے

ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔''

معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج نسل انسانی کی دو ایسی قومیں ہیں جنہوں نے زمین میں فساد برپا کر رکھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین بادشاہ کے ذریعے ان کے سامنے کے دو پہاڑوں کے درمیان مضبوط لوہے اور تانبے کی دیوار بنائی تھی جسے نہ تو وہ توڑنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی پھلانگنے کی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی اللہ تعالیٰ اس دیوار سے انہیں آزاد کر دیں گے۔

قیامت کے قریب یاجوج ماجوج کو آزاد کر دیا جائے گا

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ ﴾

[الأنبیاء: ۹۶۔۹۷] ''یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلند مقام سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اور سچا وعدہ قریب آ لگے گا اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم قصوروار تھے۔''

(2) حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھو گے، ان دس نشانیوں میں آپ ﷺ نے یاجوج ماجوج کا بھی ذکر فرمایا۔''[۱]

(3) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس داخل ہوئے، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامَ وَ الَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : اَفَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ ؟ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ﴾ ''تباہی ہے عربوں کے لیے اس برائی سے جو قریب آ چکی ہے۔ آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ بنایا، اتنا سن کر (حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! تو کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں نیک صالح لوگ بھی زندہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں جب بدکاری بہت بڑھ جائے گی۔''[۲]

---

(۱) [مسلم (۲۹۰۱) کتاب الفتن : باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة ، ترمذی (۲۱۸۳) احمد (۱۰/٤)]

(۲) [بخاری (۷۱۳۵) کتاب الفتن : باب یاجوج وماجوج ، مسلم (۲۸۸۰) ترمذی (۲۱۸۷) احمد (٤۷۷/٦)]

یاجوج ماجوج کیا کررہے ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اِنَّ یَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ لَیَحْفِرُوْنَ السَّدَّ کُلَّ یَوْمٍ حَتّٰی اِذَا کَادُوْا یَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ اِرْجِعُوْا ... فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمَنُ وَ تَشْکَرُ شُکْرًا مِنْ لُحُوْمِھِمْ وَ دِمَائِھِمْ﴾ ''بلاشبہ یاجوج ماجوج ہرروز دیوار کو کھودتے ہیں حتی کہ جب وہ سورج کی شعاع دیکھنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان کا امیر کہتا ہے، واپس چلو باقی کل کھودیں گے تو (اگلے روز تک) وہ دیوار پہلے سے بھی مضبوط ہو چکی ہوتی ہے (وہ روزانہ یہی کام کرتے ہیں) حتی کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمالے گا تو وہ پھر (ایک روز) اس دیوار کو اس قدر کھودیں گے کہ سورج کی شعاع دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا، واپس چلو! اگر اللہ نے چاہا تو باقی کل کھودیں گے (یعنی امیر ان شاء اللہ کہہ دے گا) پھر جب وہ اگلے روز دیوار کے پاس آئیں گے تو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی پچھلے دن چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں پر خروج کریں گے۔ وہ تمام پانیوں کو پی جائیں گے۔ لوگ اپنے قلعوں میں پناہ گزین ہوں گے تو یاجوج ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے۔ پھر جب وہ تیر واپس آئیں گے تو انہیں خون لگا ہوگا۔ یہ دیکھ کر وہ کہیں گے ہم زمین اور آسمان والوں پر غالب آگئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال کر انہیں قتل کر ڈالیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانور ان (یاجوج ماجوج) کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔''(۱)

یاجوج ماجوج کب خروج کریں گے؟

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے پھر ان کا خروج ہوگا اور وہ دیوار جس میں سوراخ کرنے کی کوشش وہ ایک عرصے سے کررہے ہیں اس میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ جس دن وہ سوراخ کرنے میں کامیاب ہوں گے اس سے پچھلے روز جاتے وقت ان کا امیر ان شاء اللہ کہہ کر جائے گا۔ خروج کے بعد وہ زمین میں فتنہ وفساد برپا کریں گے جس کے نتیجے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا۔ چنانچہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ

---

(۱) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۱۷۳۵) مسند احمد (۵۱۰/۲) ترمذی (۳۱۵۳) کتاب التفسیر : باب ومن سورة الکھف ، ابن ماجه (۴۰۸۰) کتاب الفتن : باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم ، مستدرك حاکم (۴۸۸/۴) صحیح ابن حبان (۶۸۲۹) تفسیر طبری (۲۱/۱۶) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۱۰۶۳۲)]

﴿ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى عِيْسَى اِنِّىْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّىْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِىْ اِلَى الطُّوْرِ وَ يَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴾ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے تو) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائیں گے کہ میں نے اپنے ان بندوں کو نکال دیا ہے جن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا اس لیے آپ میرے مومن بندوں کو طور پہاڑ پر لے جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے جو کہ ہر گھاٹی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''(۱)

یاجوج ماجوج کی تعداد

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى يَا آدَمُ ا فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ : اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَ مَا بَعْثُ النَّارِ ؟ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ ... اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَ مِنْ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ اَلْفٌ ... فِىْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔ اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے (۹۹۹)۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی۔ اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو، وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (امتِ مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہوگے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے آدھے ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوگے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔''(۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امتِ محمدیہ کے ایک ایک آدمی کے مقابلے میں یاجوج ماجوج کے ہزار ہزار

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال، ابن ماجه (٤١٢٦) ترمذی (۲۲٤٠) مستدرك حاكم (٥٣٧/٤) ابوداود (٤٣٢١)]

(۲) [بخاری (٣٣٤٨) کتاب الأنبياء : باب قصة ياجوج وماجوج، مسلم (٢٢٢) حاكم (٨٢/٤)]

آدمی ہوں گے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ یاجوج ماجوج کی تعداد اس قدر زیادہ ہوگی کہ مسلمان ان کی تعداد کا ہزاروں حصہ ہوں گے۔

یاجوج ماجوج کی شکل وصورت

یاجوج ماجوج کی شکل وصورت کے متعلق حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ لَا عَدُوَّ وَ اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتّٰى يَاْتِيَ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ وَ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ﴾ ''تم کہتے ہو کہ دشمن ختم ہوگئے ہیں حالانکہ تم ہمیشہ دشمنوں سے قتال کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں گے۔ ان کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، سر کے بال سرخی مائل ہوں گے، وہ ہر گھاٹی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے گویا ان کے چہرے تہہ بہ تہہ کوٹی ہوئی ڈھال کی مانند چپٹے ہوں گے۔''(۱)

یاجوج ماجوج کا فتنہ فساد

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ ... وَ يَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشُفُوْنَ الْمِيَاهَ وَ يَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِيْ حُصُوْنِهِمْ فَيَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَ عَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ فَيَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِيْ اَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا ﴾ ''یاجوج ماجوج خروج کریں گے تو تمام پانیوں کو پی جائیں گے ،لوگ اپنے قلعوں میں پناہ حاصل کرلیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے پھر جب وہ تیر واپس آئیں گے تو انہیں خون لگا ہوگا یہ دیکھ کر وہ کہیں گے ہم زمین والوں اور آسمان والوں پر غالب آگئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال کر انہیں قتل کر ڈالیں گے۔''(۲)

---

(۱) [مسند احمد (۲۷۱/۵) کنز العمال (۳۸۸۷۳) غاية المقصد فی زوائد المسند (۲۵۲۹/۲) طبرانی کما فی مجمع الزوائد (۶/۸)] حافظ بوصیریؒ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن ابی شیبہ اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔[اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة (۱۴۲/۸)] امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔[المجمع (۶/۸)] تاہم شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو ابن حرملہ راوی کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۲۲۳۳۱)] واضح رہے کہ اس حدیث کے علاوہ ہمیں کوئی ایسی صحیح حدیث نہیں مل سکی جس میں یاجوج ماجوج کی شکل وشباہت کا ذکر ہو۔ (واللہ اعلم)]

(۲) [صحيح : السلسلة الصحيحة (۱۷۳۵) مسند احمد (۵۱۰/۲) ترمذی (۳۱۵۳) كتاب التفسير : باب ومن سورة الكهف ، ابن ماجه (۴۰۸۰) كتاب الفتن : باب فتنة الرجال وخروج عيسى ابن مريم

(2) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ ﴿ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَ يَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ وَ يُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ ﴾ ''اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالیں گے اور وہ ہر گھاٹی سے بھاگتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے افراد بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور جب ان کے آخری افراد وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا کرتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتی کہ بیل کا سر تمہارے سو دیناروں سے زیادہ قیمتی ہوگا۔''(۱)

اس سلسلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جس کے لفظ یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یاجوج ماجوج نکلیں گے اور ہر ٹیلے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے وہ لوگوں کے شہر روند ڈالیں گے، تمام اشیاء تباہ و برباد کر دیں گے، جس پانی سے بھی گزریں گے اسے پی جائیں گے پھر لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر شکایت کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ سے یاجوج ماجوج کی ہلاکت کی دعا کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر ڈالیں گے۔'' لیکن اس روایت کو شیخ شعیب ارناؤوط نے ضعیف کہا ہے۔(۲)

معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج خروج کے بعد دنیا میں جہاں جہاں جائیں گے خوب فساد مچائیں گے، فصلیں برباد کر دیں گے، ندی نالوں کا پانی ہڑپ کر جائیں گے۔ لوگوں کو اتنا پریشان کریں گے کہ وہ ایک قلعہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو اللہ کے حکم سے خون آلود ہو کر زمین پر لوٹیں گے اور وہ کہیں گے کہ ہم نے نہ صرف زمین والوں بلکہ آسمان والوں پر بھی غلبہ حاصل کر لیا ہے۔

یاجوج ماجوج کی ہلاکت و بربادی

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہی مذکور ہے کہ ﴿ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَ اَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ... فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ﴾ ''پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو وہ یاجوج ماجوج پر عذاب بھیج دے گا۔ وہ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے جس وجہ سے صبح تک سب

===مستدرك حاكم (۴۸۸/۴) صحيح ابن حبان (۶۸۲۹) تفسير طبرى (۲۱/۱۶) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۰۶۳۲)]

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) كتاب الفتن : باب ذكر الدجال ، ابن ماجة (۴۱۲۶) مستدرك حاكم (۵۲۷/۴)]

(۲) [مسند احمد (۳۷۵/۱) الموسوعة الحديثية (۳۵۵۶)]

مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی سڑاند اور گندگی سے پاک نہ ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بڑے اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندوں کو بھیجیں گے جو یاجوج ماجوج کی نعشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ کا حکم ہوگا وہاں پھینک آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور بال (خیمے) والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح صاف کر دیں گے جیسے کوئی حوض یا باغ ہو پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پھل اُگا، اپنی برکتیں نکال، اس دن ایک انار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گابھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لیے کافی ہوگا، ایک حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور ایک بکری کا دودھ ایک خاندان کے لیے کافی ہوگا۔ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا چلائیں گے جو ان کی بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گزرے گی اور ہر مسلمان و مومن کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ ہی روئے زمین پر باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی مانند ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور پھر انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔"(۱)

واضح رہے کہ یاجوج ماجوج محض اللہ کی طرف سے ایک آزمائش ہی ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بھی اسلام قبول نہیں کرے گا بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی بددعا سے دنیا میں بھی ہلاک ہو جائیں گے اور آخرت میں بھی سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

یاجوج ماجوج جب ہلاک ہو جائیں گے تو دنیا میں صرف مسلمان ہی باقی رہ جائیں گے لیکن آہستہ آہستہ ان میں بھی کفر و شرک پھیلنا شروع ہو جائے گا اور بالآخر جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں میں اثر انداز ہوگی اور اسی سے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بندے کی روح قبض کر لیں گے اور دنیا میں صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ انہی پر قیامت قائم کر دیں گے۔

یاجوج ماجوج جدید مفکرین کی نظر میں

قرآن کریم اور صحیح احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج نسل انسانی کی ہی دو متحد قومیں ہیں جن کی تعداد دوسری انسانی نسلوں سے بہت زیادہ ہے۔ وہ اپنی خداداد قوت و طاقت کی بنا پر دوسری اقوام پر حملہ آور ہوتے اور خوب فتنہ و فساد مچاتے تھے۔ ان مظلوم لوگوں کے کہنے پر بادشاہ ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج کے راستے کو (جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا) لوہے اور تانبے کے ذریعے ایک مضبوط دیوار بنا کر بند کر دیا جسے نہ تو پھلانگنے کی وہ

---

(۱) [مسلم (۲۹۳۷) کتاب الفتن : باب ذکر الدجال، ابن ماجة (٤١٢٦) مستدرك حاكم (٥٢٧/٤)]

طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی توڑنے کی۔ وہ روزانہ اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن شام کو ناکام ہو کر لوٹتے ہیں اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ کی مشیت ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے دجال کو قتل کرا دیں گے تو یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا جو زمین میں فساد مچائیں گے، سارا پانی پی جائیں گے۔ درندوں، جانوروں، فصلوں، کھیتوں الغرض ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں ہلاک کر دیں گے۔ یہ وہ تفصیل ہے جو کتاب و سنت کی قطعی نصوص سے ہمیں ملتی ہے کہ جس پر اہل اسلام کا کامل ایمان ہونا چاہیے۔ لیکن عصر حاضر میں بہت سے ایسے لوگ بھی سامنے آئے ہیں جو یہ شبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یاجوج ماجوج اتنی بڑی قوم ہیں کہ اس کا کوئی شخص اس وقت تک مرتا نہیں جب تک ہزار آدمی اپنی نسل کے نہیں دیکھ لیتا تو یہ قوم اس وقت دنیا کے کس حصہ میں آباد ہے۔ اہل جغرافیہ تو ساری زمین کی چھان پھٹک کر چکے ہیں جس کے بعد یہ امکان تو ہے کہ کوئی چھوٹا سا جزیرہ نظروں سے اوجھل رہ گیا ہو لیکن اتنا بڑا اور وسیع علاقہ جہاں ایسی کثیر التعداد قوم آباد ہے نظر نہ آنا بعید از قیاس ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ دور حاضر کے لوگ بڑے بڑے اونچے پہاڑوں پر بھی چڑھ جاتے ہیں۔ سوراخ کر کے ان میں ریل گاڑیاں چلا دیتے ہیں تو آخر یہ کیسی دیوار ہے جس نے انہیں روک رکھا ہے؟

اور عصر حاضر کے بعض ایسے مفکرین جو شریعت کے ہر مسئلے کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں' انہوں نے یاجوج ماجوج کے وجود کو تسلیم تو کیا ہے لیکن ان کی تعبیر میں غلطی کھائی ہے مثلاً ان کا کہنا ہے کہ یاجوج ماجوج سے مراد امریکی اور روسی اقوام ہیں، شمال مشرقی ایشیا کے منگولی اور تاتاری ہی یاجوج ماجوج ہیں اور سدِ ذوالقرنین بھی کہیں اس علاقے میں ہے۔ بعض نے یاجوج ماجوج سے چینی اقوام مراد لی ہیں اور دیوارِ چین کو سدِ ذوالقرنین قرار دیا ہے جبکہ بعض نے یاجوج ماجوج سے مراد امریکی و یورپی اقوام لی ہیں اور دیوارِ برلن کو سدِ ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ اور بعض حضرات نے تو تاتاریوں کے خروج کو ہی وہ خروج قرار دیا ہے جسے کتاب و سنت میں یاجوج ماجوج کے خروج سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ ہیں وہ چند تعبیرات جنہیں ہمارے جدید مفکرین نے پیش کیا ہے۔ آئندہ سطور میں ہم انشاء اللہ ان تمام تعبیرات کا بالاختصار ناقدانہ تجزیہ کریں گے کہ آیا یہ تعبیرات برحق ہیں یا محض قیاس آرائیاں ہیں۔

یاجوج ماجوج سے مراد یورپی، امریکی اور روسی اقوام ہیں، اگر اس تعبیر کو صحیح تصور کر لیا جائے تو لازماً اس کا مفہوم یہ ہے کہ یاجوج ماجوج اکٹھے نہیں ہیں بلکہ دنیا کے مختلف براعظموں میں پھیلے ہوئے ہیں جس سے قرآن کی اُس آیت کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے جس میں ہے کہ ''یاجوج ماجوج ایک دیوار کے پیچھے قید ہیں۔'' شمال مشرقی ایشیا کے منگولی اور تاتاری اگر یاجوج ماجوج ہیں تو انہیں کسی ایک دیوار کے پیچھے ہونا چاہیے تھا جسے توڑ کر وہ قیامت

کے قریب خارج ہوتے لیکن ایسا کہیں بھی نہیں ہے۔ اسی طرح دیوارِ چین اور دیوارِ برلن کو سدِ ذوالقرنین قرار دینے والوں کو یہ جواب دینا پڑے گا کہ ان دیواروں میں وہ خصوصیات کیوں نہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے دیوارِ ذوالقرنین کی بتلائی ہیں مثلاً وہ دیوار دو پہاڑوں کے درمیان ہے، اسے لوہے کے تختوں سے بنایا گیا ہے، پھر خالص تانبے سے اسے مضبوط کیا گیا ہے، اسے ذوالقرنین بادشاہ نے بنایا ہے، وہ آج تک قائم و موجود بھی ہے، اس کے پیچھے یاجوج ماجوج ہیں اور اس دیوار کو گرانے کی کوشش کر رہے ہیں، دیوار کے دونوں طرف پہنچنا ناممکن ہے اور اس دیوار میں کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ اور اگر تاتاریوں کے خروج کو ہی خروجِ یاجوج ماجوج تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ احادیث کہاں گئیں جن میں ذکر ہے کہ خروجِ یاجوج ماجوج سے پہلے دجال کا ظہور ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے پھر یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ اگر تاتاریوں کا خروج ہی خروجِ یاجوج ماجوج ہے تو پھر دجال کہاں ہے؟ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس علاقے میں ہیں؟

درج بالا بحث سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ جدید مفکرین کی ان تعبیرات کا علم و تحقیق کے میزان میں کوئی وزن نہیں اور دنیا کے گلوب پر نظر آنے والی کوئی ایسی قوم نہیں جس پر یاجوج ماجوج کا اطلاق ہوتا ہے۔ فی الحقیقت مسئلہ یہ ہے کہ ہر سچے مسلمان کو چاہیے کہ وہ کتاب و سنت میں مذکور ہر بات کو تہہ دل سے تسلیم کرے اور اس پر مکمل ایمان رکھے خواہ وہ چیز نظر آتی ہو یا نظروں سے اوجھل ہو جیسا کہ مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں پانچ چیزوں پر ایمان لانا از حد ضروری ہے جن میں سے تین چیزیں بالکل غائب ہیں یعنی اللہ تعالیٰ، فرشتے اور یومِ آخرت اور اب رسول بھی غائب ہیں لیکن سب مسلمان ان کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں اور اسی غیب پر ایمان رکھنے والوں کی مدح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کہا ہے کہ ''ہدایت یافتہ متقی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔'' [البقرۃ:3]

علاوہ ازیں قیامت کے احوال، جنت جہنم اور حساب کتاب وغیرہ بھی ایسی اشیاء ہیں کہ عقل جن کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں بعینہٖ یاجوج ماجوج کا معاملہ بھی ہے یعنی اگرچہ ان کا معاملہ ہماری عقل سمجھ نہیں سکتی لیکن جو کتاب و سنت میں مذکور ہے وہ برحق ہے اور وہ ہو کر رہے گا لہٰذا ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ جیسے دجال اس دنیا میں ہی کسی جزیرے میں موجود ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے چھپا رکھا ہے اسی طرح یاجوج ماجوج بھی دنیا میں ہی کہیں موجود ہیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے ہم سے چھپا لیا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب نزولِ عیسیٰ اور قتلِ دجال کے بعد ظاہر کریں گے۔ دنیاوی جغرافیہ دان کبھی بھی ان تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں میں تاویل کی بجائے ان پر من و عن ایمان لائیں اسی میں خیر و عافیت ہے۔ [واللہ المستعان]

⑧⓪ دھوئیں کا چھا جانا

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ⑩ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑪ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ⑫ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ⑬ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ⑭ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ⑮ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ⑯﴾ [الدخان : ١٠-١٦] ''آپ اس دن کے منتظر رہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔ جو لوگوں کو گھیرے گا، یہ دردناک عذاب ہے، وہ کہیں گے اے ہمارے رب! یہ آفت ہم سے دور کر ہم ایمان قبول کرتے ہیں۔ ان کے لیے نصیحت کہاں ہے؟ کھول کھول کر بیان کر دینے والے پیغمبران کے پاس آ چکے ہیں۔ پھر بھی انہوں نے ان سے منہ پھیرا اور کہہ دیا کہ سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے۔ ہم عذاب کو تھوڑا دور کر دیں گے تو تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے، جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے، یقیناً ہم بدلہ لینے والے ہیں۔''

(2) حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ ...﴾ ''بلاشبہ وہ (قیامت) قائم ہرگز نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھو گے پھر آپ نے (ان نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے) دھوئیں کا بھی ذکر کیا۔''(۱)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَ الدُّخَانَ وَ دَابَّةَ الْاَرْضِ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ اَمْرَ الْعَامَّةِ وَ خُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ﴾ ''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھوئیں کا نکلنا، دجال کا ظاہر ہونا، جانور کا نکلنا، اجتماعی اور انفرادی عذاب۔''(۲)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا : طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ الدُّخَانُ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ﴾ ''جب تین اشیاء کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی نفس کے لیے اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا؛ مغرب سے طلوع

---

(۱) [مسلم (۲۹۰۱) كتاب الفتن : باب فى الآيات التى تكون قبل الساعة ، ابو داؤد (۱۰۲۳)]

(۲) [مسلم (۲۹۴۷) كتاب الفتن : باب فى بقية من احاديث الدجال ، ابن ماجه (۴۰۵۶) كتاب الفتن : باب الآيات ، مسند احمد (۳۳۷/۲)]

آفتاب، دھواں اور زمین کے جانور (کا خروج)۔''(۱)

درج بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب ظاہر ہونے والی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ہر طرف آسمان پر دھواں چھا جائے گا اور یہ دھواں قیامت کے قریب ظاہر ہوگا جو تمام لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ علامت ظاہر ہو چکی ہے ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی وہ روایت ہے جس میں ہے کہ

﴿ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اَللّٰھُمَّ سَبْعٌ کَسَبْعِ یُوْسُفَ فَاَخَذَتْھُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ ... وَ آیَةُ الرُّوْمِ ﴾ ''نبی کریم ﷺ نے جب کفارِ قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ نے بددعا کی، اے اللہ! ان پر سات برس کا قحط بھیج جیسے یوسف کے دور میں بھیجا تھا۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی اور لوگوں نے چمڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا اے محمد! آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم ہلاکت سے دوچار ہے اس لیے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صاف دھواں لائے گا'' ...... نیز جب ہم سختی سے ان کی گرفت کریں گے۔'' سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی۔ دھوئیں کا معاملہ بھی گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکڑ اور قید کا ذکر ہے یا سورۂ روم کی آیات میں جو ذکر ہے وہ سب ہو چکا ہے۔''(۲)

ایک اور روایت میں یہ مذکور ہے کہ ﴿ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُحَدِّثُ فِیْ کِنْدَةَ فَقَالَ یَجِیْءُ دُخَانٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْمُنَافِقِیْنَ وَ اَبْصَارِھِمْ ... ثُمَّ عَادُوْا اِلٰی کُفْرِھِمْ ﴾ مسروق (تابعی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبیلہ کندہ میں وعظ کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا جس سے منافقوں کے کان اور آنکھیں بالکل بیکار ہو جائیں گی لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گھبرا گئے، پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور انہیں ان صاحب کی بات سنائی) وہ اس وقت ٹیک لگائے بیٹھے تھے، اسے سن کر غصے میں آگئے اور سیدھے بیٹھ کر فرمانے لگے اگر کسی کو کسی بات کا حتمی علم ہے تو پھر اسے بیان کرنا چاہیے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیے کہ اللہ

---

(۱) [صحیح : مسند احمد (۲/۴۴۶) ابن ابی شیبة (۱۵/۱۷۸) مسلم (۱۵۸) ترمذی (۳۰۷۲) ابو یعلی (۶۱۷۰) طبری (۸/۱۰۳) ابو عوانة (۱/۱۰۷) ابن منده فی الایمان (۱۰۲۳) بیهقی فی الاعتقاد (ص : ۲۱۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۹۷۵۲)]

(۲) [بخاری (۱۰۰۷) کتاب الاستسقاء : باب دعاء النبی اجعلها سنین کسنی یوسف، مسلم (۲۷۸۹) ترمذی (۳۲۵۴) دلائل النبوة (۲/۳۲۴) مسند احمد (۱/۵۰۲) طبرانی کبیر (۹۰۴۹)]

زیادہ جاننے والا ہے، یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی لاعلمی کا اقرار کرلے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا کہ ''آپ کہہ دیں کہ میں اپنی دعوت و تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف (بناوٹ) کرتا ہوں۔'' دراصل واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ ''اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کر'' پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ تباہ ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے، کوئی اگر فضا میں دیکھتا تو (فاقہ کی وجہ سے) اسے دھواں سا دکھائی دیتا پھر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم تباہ ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت دور ہو) اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔''(1)

اگرچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، امام مجاہد، ضحاک، عطیہ اور ابوالعالیہ رحمہم اللہ وغیرہ نے مذکورہ بالا احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دھواں ظاہر ہونے والی علامت کا وقوع ہو چکا ہے لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے بلکہ زیادہ قوی موقف یہ ہے کہ یہ علامت قیامت کے قریب ظاہر ہوگی جو کہ تا حال ظاہر نہیں ہوئی اور عہد رسالت میں ظاہر ہونے والا دھواں دراصل دھواں تھا ہی نہیں بلکہ شدتِ بھوک کے باعث نظر آنے والا تخیلی دھواں تھا حقیقی دھواں قیامت کے قریب ہی ظاہر ہوگا جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید، حضرت ابوہریرہ، حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہم کا بھی یہی موقف ہے۔ نیز حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بھی یہی بات ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ((اَنَّ الدُّخَانَ مِنَ الآیَاتِ الْمُنْتَظَرَةِ مَعَ اَنَّهُ ظَاهِرُ الْقُرْآنِ))''یقیناً دھواں (قیامت کی) اُن نشانیوں میں سے ہے جن کا انتظار کیا جا رہا ہے اور یہی بات قرآن سے ظاہر ہے۔''(2)

اور امام نووی رحمہ اللہ اُس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس میں مذکور ہے کہ دھواں قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ((وَ اِنَّمَا یَكُوْنُ قَرِیْبًا مِّنْ قِیَامِ السَّاعَةِ))''اور بے شک یہ نشانی قیامت کے قریب ظاہر ہوگی۔''(3)

(81) مغرب سے طلوعِ آفتاب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ

---

(1) [بخاری (4774) کتاب التفسیر : تفسیر سورة الم غلبت الروم]

(2) [تفسیر ابن کثیر (424/4)] (3) [شرح مسلم للنووی (235/18)]

بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴾ [الانعام : ۱۵۸] ''کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں؟ جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آ جائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ کہہ دیجئے: تم انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔''

(2) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ﴾ ''جس دن آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہو جائے گی تو کسی نفس کو اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا۔'' (اس آیت میں مذکور نشانی سے مراد ہے) ((طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)) ''مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔''[1]

(3) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ ؛ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴾ ''بے شک قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھو گے (ان میں سے ایک یہ ہے) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا۔''[2]

(4) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا ؛ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴾ ''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو (ان نشانیوں میں سے ایک یہ ہے) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا۔''[3]

(5) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد کی ہے جسے میں آج تک نہیں بھولا ہوں، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے﴿ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ ضُحًى ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا ﴾ ''قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت زمین سے ایک جانور نکلے گا، ان میں سے جو نشانی پہلے نمودار ہو تو دوسری بھی فوراً اس کے بعد نمودار ہو جائے گی۔''[4]

---

(۱) [صحیح : ترمذی (۳۰۷۱) کتاب تفسیر القرآن : باب ومن سورة الأنعام ، مسند احمد (۳۱/۳)]

(۲) [مسلم (۲۹۰۱) کتاب الفتن : باب فی الأیات التی تکون قبل الساعة]

(۳) [مسلم (۲۹۴۷) کتاب الفتن : باب بقیة من أحادیث الدجال ، حاکم (۵۶۱/۴)]

(۴) [مسلم (۲۹۴۱) کتاب الفتن : باب خروج الدجال ومکثه الارض ، ابو داود (۴۳۱۰) ابن ماجه (۴۰۶۹) مسند احمد (۲۰۱/۲)]

ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا اور تا حال یہ نشانی ظاہر نہیں ہوئی۔

سورج سجدہ کرے گا اور قبول نہ ہوگا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروبِ آفتاب کے وقت ان سے دریافت کیا کہ ﴿ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ ؟ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ : فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَیُؤْذَنُ لَهُ وَ یُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا وَ تَسْتَاْذِنَ فَلَا یُؤْذَنُ لَهَا یُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَالِكَ قَوْلُهُ تَعَالَی "وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ" ﴾

"تمہیں علم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے ؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے پھر (دوبارہ آنے کی) اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دے دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے کہ جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی بلکہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا، چنانچہ اس دن مغرب ہی سے نکلے گا اس آیت ﴿ وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ﴾ میں اسی طرف اشارہ ہے۔"(۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورج روزانہ غروب ہونے کے بعد اللہ کے عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے اور دوبارہ لوٹنے کی اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجازت دے دیتے ہیں۔ لیکن قیامت کے قریب ایک ایسا وقت آئے گا جب سورج سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا سجدہ قبول نہیں کریں گے اور وہ دوبارہ لوٹنے کی اجازت طلب کرے گا اور اسے یہ اجازت بھی نہیں دی جائے گی لہٰذا وہ مشرق کی بجائے مغرب سے ہی واپس لوٹ آئے گا۔ اس وقت قیامت انتہائی قریب ہوگی۔

مغرب سے طلوعِ آفتاب کے بعد کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ... طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ... ﴾ "جب تین اشیاء کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی نفس کے لیے اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان

---

(۱) [بخاری (۳۱۹۹) کتاب بدء الخلق : باب صفة الشمس والقمر، مسلم (۱۵۹) ترمذی (۲۱۸٦) مسند احمد (۲۱٤/٥) شرح السنة (٤١٨٧) ابوعوانة (۱۰۸/۱)]

میں کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا؛ مغرب سے طلوعِ آفتاب، دھواں اور زمین کے جانور (کا خروج)۔"(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾ "جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیں گے۔"(۲)

(3) ایک اور روایت میں ہے کہ ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ... ﴾ "اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا جب لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے مگر یہ وہ وقت ہوگا کہ "جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا، اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں دے گا۔"(۳)

(4) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴾ "اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ دن کے وقت ہاتھ کھلا رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار توبہ کر لے (اور یہ عمل متواتر جاری رہتا ہے) حتی کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔"(۴)

(5) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا ﴾ "ہجرت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔"(۵)

معلوم ہوا کہ جب مذکورہ قیامت کی نشانی ظاہر ہو جائے گی تو پھر کسی شخص کی توبہ قبول نہ ہوگی اور آج اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے، معافی مل سکتی ہے، بخشش ہو سکتی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس وقت کے منتظر نہ رہیں کہ جب

---

(۱) [**صحیح** : مسند احمد (۲/۴۴۶) ابن ابی شیبة (۱۵/۱۷۸) مسلم (۱۵۸) ترمذی (۳۰۷۲) ابو یعلی (۶۱۷۰) طبری (۸/۱۰۳) ابو عوانة (۱/۱۰۷) ابن منده فی الایمان (۱۰۲۳) بیهقی فی الاعتقاد (ص : ۲۱۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۹۷۵۲)]

(۲) [مسلم (۲۹۲) کتاب الذکر والدعاء]

(۳) [بخاری (۴۶۳۵) کتاب التفسیر : باب لا ینفع نفسا ایمانها ، مسلم (۱۵۷) کتاب الایمان: باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان ، تفسیر ابن جریر الطبری (۸/۱۲۹)]

(٤) [مسلم (۲۷۵۹) کتاب التوبة : باب قبول التوبة من الذنوب ، مسند احمد (٤/٥٣٤)]

(٥) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۷۴۶۹) ارواء الغلیل (۱۲۰۸) ابو داود (۲۴۷۹) کتاب الجهاد : باب فی الهجرة هل انقطعت ، مسند احمد (۴/۱۳۸) نسائی فی السنن الکبری (۲/۵۰)]

معافی نہیں ملے گی بلکہ موقعے کو غنیمت جانتے ہوئے جلد از جلد اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کر کے اپنے تمام گناہوں کی بخشش کروالیں۔

(82) دابۃ الارض کا خروج

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ [النمل : ٨٢] ''جب ان پر عذاب (الٰہی) کا وعدہ ثابت ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حسن اور قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ((تُكَلِّمُهُمْ)) ''ان سے کلام کرے گا'' کا مطلب یہ ہے کہ ان سے واضح طور پر مخاطب ہوگا۔ اور امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ وہ جانور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا ((أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ)) ''کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے۔'' انہوں نے اس قول کو عطاء رحمہ اللہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، (امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) یہ قول محل نظر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ((تُكَلِّمُهُمْ)) کا مطلب یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جانور لوگوں کو نکال باہر کرے گا یعنی کافر کی پیشانی پر کافر اور مومن کی پیشانی پر مومن لکھ دے گا۔[1]

(2) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدَّابَّةَ ... ﴾ ''بے شک قیامت ہرگز قائم نہ ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھو گے پھر آپ نے (ان نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے) جانور کا بھی ذکر کیا۔''[2]

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا : ... أَوِ الدَّابَّةَ ﴾ ''چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو (ان میں سے ایک یہ ہے) جانور کا نکلنا۔''[3]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ زمین سے ایک عجیب وغریب جبلت وخلقت کا جانور رونما ہوگا جو لوگوں سے کلام کرے گا اور کافر اور مومن کی نشاندہی کرے

---

(۱) [مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: النهاية في الفتن (١٦١/١) لابن كثير]

(٢) [مسلم (٢٩٠١) كتاب الفتن : باب في الآيات التي تكون قبل الساعة، ابو داود (٤٣١١) كتاب الملاحم : باب امارات الساعة، مسند احمد (٧/٤)]

(٣) [مسلم (٢٩٤٧) كتاب الفتن : باب في بقية من أحاديث الدجال، ابن ماجه (٤٠٥٤) كتاب الفتن : باب الآيات، مسند احمد (٣٣٧/٢)]

گا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر فرمائی ہے۔

دابۃ الارض کے خروج کا وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد کی ہے جسے میں آج تک نہیں بھولا ہوں، میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے ﴿ اِنَّ اَوَّلَ الآیَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَ خُرُوْجُ الدَّابَّۃِ ضُحًی ... ﴾ ''قیامت کی سب سے پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت زمین سے ایک جانور نکلے گا، ان میں سے جو نشانی پہلے نمودار ہو تو دوسری بھی فوراً اس کے بعد نمودار ہو جائے گی۔''(۱)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ دابۃ الارض کا خروج چاشت کے وقت ہوگا نیز مغرب سے طلوعِ آفتاب کی نشانی بھی اس کے انتہائی قریب ہی ظاہر ہوگی۔

دابۃ الارض کے خروج کے بعد کسی کا ایمان لانا سودمند نہ ہوگا

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ... ﴾ ''جب تین اشیاء کا ظہور ہو جائے گا تو پھر کسی نفس کے لیے اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا؛ مغرب سے طلوعِ آفتاب، دھواں اور زمین کے جانور (کا خروج)۔''(۲)

○ بعض روایات میں دابۃ الارض کی صورت و کیفیت یوں بیان کی گئی ہے کہ اس کے پر اور ٹانگیں ہوں گی۔ وہ ضخیم شکل وصورت کا ہوگا۔ اگر گھوڑا تین دن تک دوڑتا رہے تو اسے جتنا عرصہ لگتا ہے اتنے عرصہ میں اس جانور کا صرف ایک تہائی حصہ نکلے گا۔ اس کی آنکھیں خنزیر کی آنکھوں جیسی ہوں گی، اس کا سر بیل کے سر کی مانند ہوگا، کان ہاتھی کے کانوں کی طرح ہوں گے۔ یہ اور اس طرح کی تمام روایات سند کے اعتبار سے درجہ صحت تک نہیں پہنچتیں لہٰذا ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی شکل وصورت کی صحیح ماہیت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ وہ کیسا ہوگا تاہم اتنا ضرور ہے کہ وہ جسمانی اعتبار سے بہت بڑا ہوگا۔ (واللہ اعلم)

---

(۱) [مسلم (۲۹٤۱) کتاب الفتن: باب خروج الدجال ومکثہ الارض، ابو داود (٤۳۱۰) ابن ماجہ (٤۰٦۹) مسند احمد (۲۰۱/۲)]

(۲) [صحیح: مسند احمد (٤٤٦/۲) ابن ابی شیبۃ (۱۷۸/۱۵) مسلم (۱۵۸) ترمذی (۳۰۷۲) ابو یعلی (٦۱۷۰) طبری (۱۰۳/۸) ابو عوانۃ (۱۰۷/۱) ابن مندہ فی الایمان (۱۰۲۳) بیھقی فی الاعتقاد (ص ۲۱۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۹۷۵۲)]

83 زمین میں دھنسنا

قیامت سے پہلے تین جگہ پر (خسف یعنی) زمین میں دھنسنے کا عمل واقع ہوگا۔ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﴿ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَ الدَّجَّالَ وَ الدَّابَّةَ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ نُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ يَاْجُوْجَ وَ مَاْجُوْجَ وَ ثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَ آخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى مَحْشَرِهِمْ ﴾ ''ہم لوگ باہم گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دریافت کیا، تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا کہ دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا، نزولِ عیسیٰ بن مریم، یاجوج ماجوج کا خروج، مشرق میں خسف (زمین میں دھنسنا)، مغرب میں خسف اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں اور آخر میں یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی جانب ہانکے گی۔''[1]

سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ﴿ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَ خَسْفٌ وَ قَذْفٌ ﴾ ''قیامت کے قریب صورتوں کا بدل جانا، زمین میں دھنسنا اور پتھروں کی بارش (کا عمل ہوگا)۔''[2]

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرۃ العرب کا خسف مدینہ منورہ کے قریب مقام بیداء میں ہوگا۔ چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُوْنَهُ حَتَّى اِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَ يُنَادِيْ اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى اِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ ﴾ ''ایک لشکر اس گھر (یعنی بیت اللہ) پر چڑھائی کا قصد کرے گا حتی کہ جب وہ کھلی جگہ میں پہنچے گا، اس کا درمیانی حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ پہلا حصہ آخری حصے کو بلائے گا پھر وہ بھی دھنس جائے گا۔ ان کی خبر بتانے کے لیے سوائے ایک بھگوڑے کے کوئی باقی نہیں رہے گا۔''[3]

---

(۱) [مسلم (۲۹۰۱) كتاب الفتن : باب في الآيات التي تكون قبل الساعة]

(۲) [**صحيح** : صحيح ابن ماجه ، ابن ماجه (۴۰۵۹) كتاب الفتن : باب الخسوف]

(۳) [مسلم كتاب الفتن : باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت (۲۸۸۳)]

(84) مکہ و مدینہ کی بربادی

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ کوئی آدمی بھی بیت اللہ کا حج کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔''(۱)

(2) امام بخاری رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن نے شعبہ کے واسطے سے یوں بیان کیا ہے کہ ﴿لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ﴾ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے۔''(۲)

ایک اور حدیث بظاہر درج بالا احادیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے، اس کے یہ لفظ ہیں ﴿لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ﴾ ''بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔''(۳)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں باہم کوئی تعارض نہیں (وہ اس طرح کہ) یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی لوگ کعبہ کا حج اور عمرہ کرتے رہیں گے پھر یاجوج ماجوج ہلاک ہو جائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں لوگ اطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں گے، ان کے پاس رزق کی بھی فراوانی ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی نرم ہوا چلائیں گے جو ہر مومن کی روح کو قبض کرے گی، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں گے، مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حجرۂ مبارک میں دفن کر دیں گے پھر دو چھوٹی پنڈلیوں والے شخص کے ہاتھوں کعبہ کی بربادی ہوگی۔ (یعنی اتنا عرصہ لوگ حج بھی کریں گے اور عمرہ بھی گو کہ یاجوج ماجوج ہلاک ہو چکے ہوں گے پھر مومنوں کی روح قبض ہوگی تو کعبہ کی بربادی واقع ہوگی پھر قیامت قائم ہوگی)۔''(٤)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ﴾ ''کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حقیر حبشی تباہ کر دے گا۔''(٥)

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۷٤۱۹) السلسلة الصحیحة (۲٤۳۰) حاکم (۸۳۹۷) ابو یعلی (۹۹۱)]

(۲) [بخاری (۱٥۹۳) کتاب الحج : باب قول الله تعالی جعل الله الكعبة البیت الحرام]

(۳) [ایضا]

(٤) [النهاية فی الفتن (158/1)]

(٥) [بخاری (۱٥۹۱) کتاب الحج : باب قول الله تعالی جعل الله الكعبة البیت الحرام قیاما للناس ، مسلم : کتاب الفتن : باب لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل ، نسائی (۲۹۰٤) احمد (۲۲۰/۲)]

(4) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ کَأَنِّیْ بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا ﴾ ''گویا میری نظروں کے سامنے وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔''(۱)

(5) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ کَیْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّیْنُ وَ سُفِكَ الدَّمُ وَ ظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ وَ شُرِّفَ الْبُنْیَانُ وَ اخْتَلَفَتِ الْإِخْوَانُ وَ حُرِّقَ الْبَیْتُ الْعَتِیْقُ ﴾ ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا، خون بہایا جائے گا، زیب و زینت ظاہر ہوگی، عمارتیں اونچی بنائی جائیں گی، بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بیت اللہ کو آگ لگا دی جائے گی۔''(۲)

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَا كَانَتْ لَا یَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِیْ یُرِیْدُ - عَوَافِی السِّبَاعِ وَ الطَّیْرِ - وَ آخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰی إِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا ﴾ ''تم لوگ مدینہ منورہ کو خیر اور بھلائی پر چھوڑ جاؤ گے پھر (قیامت کے قریب) وہاں وحشی جانور ، درندے اور چرندے بسنے لگیں گے۔ قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ اپنی بکریاں لینے آئیں گے تو وہاں (بکریاں نہیں بلکہ) صرف وحشی جانور پائیں گے (پھر واپس لوٹ جائیں گے) جب ثنیۃ الوداع کی گھاٹی میں پہنچیں گے (تو وحشت کی وجہ سے یا قیامت کی وجہ سے) منہ کے بل گر پڑیں گے۔''(۳)

(85) نیک لوگوں کا خاتمہ اور بدترین لوگوں کی بقا

قیامت سے پہلے تمام نیک لوگوں کی ارواح قبض کر لی جائیں گی اور دنیا میں صرف بدترین لوگ ہی باقی رہ جائیں گے پھر ان پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا یُنْتَقَی التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ فَلَیَذْهَبَنَّ خِیَارُكُمْ وَ لَیَبْقَیَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوْتُوْا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ ﴾ ''تم لوگ اس طرح چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں۔ تم میں سے نیک لوگ اٹھا لیے جائیں گے اور

---

(۱) [بخاری (۱۵۹۵) کتاب الحج : باب هدم الكعبة]

(۲) [صحیح : السلسلة الصحيحة (۲۷۴۴) مسند احمد (۳۳۳/۶) طبرانی کبیر (۲۰۰۸۸) امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ [المجمع (۳۱۰/۷)] حافظ بوصیریؒ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ [اتحاف الخيرة المهرة (۷۵۶۷)] شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۶۸۷۲)]

(۳) [بخاری (۱۸۷۴) کتاب فضائل المدينة المنورة : باب من رغب عن المدينة]

صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔''(۱)

(2) حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ یَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَ یَبْقٰی حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِیْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً ﴾ ''نیک لوگ دنیا سے ایک ایک کر کے اٹھ جائیں گے اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی حیثیت (اللہ کے نزدیک) جو یا کھجور کے کچرے جیسی ہوگی جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہ ہوگی (پھر اللہ تعالیٰ انہی پر قیامت قائم کر دیں گے)۔''(۲)

(3) حضرت علباء سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَةِ النَّاسِ ﴾ ''صرف فضول لوگوں پر ہی قیامت قائم ہوگی۔''(۳)

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰه ؛ اللّٰه ﴾ ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ زمین میں اللہ، اللہ کہنے والا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا (تب قیامت قائم ہوگی)۔''(۴)

(5) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ ﴾ ''قیامت صرف بدترین لوگوں پر ہی قائم ہوگی۔''(۵)

(6) ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْيَاءٌ ﴾ ''وہ لوگ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔''(۶)

(86) آگ کا خروج

قیامت کی نشانیوں میں سے آخری نشانی آگ کا خروج ہے۔ یہ آگ یمن کے دار الحکومت حضر موت کی طرف سے نکلے گی اور تمام لوگوں کو ہانک کر میدانِ محشر (جو ملک شام میں ہوگا) کی طرف لے جائے گی۔

---

(۱) [صحیح : صحیح ابن ماجه (۳۲۶۳) السلسلة الصحیحة (۱۷۸۱) ابن ماجة (۴۰۳۸) كتاب الفتن : باب شدة الزمان]

(۲) [بخاری (۶۳۴۳) كتاب الرقاق : باب ذهاب الصالحین ، مسند احمد (۲۶۳/۴)]

(۳) [صحیح : مسند احمد (۴۹۹/۳) مستدرك حاكم (۸۵۱۷) كنز العمال (۳۸۵۸۹)] امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (۱۶۱۱۵)]

(۴) [مسلم (۱۴۸) كتاب الایمان : باب ذهاب الایمان فی آخر الزمان ، ترمذی (۲۲۰۷)]

(۵) [مسلم (۲۹۴۹) كتاب الفتن : باب قرب الساعة ، مسند احمد (۴۹۲/۱)]

(۶) [بخاری (۷۰۶۷) كتاب الفتن : باب ظهور الفتن]

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ قیامت تب قائم ہوگی جب دس نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی (ان میں سے آخری یہ ہوگی) ﴿ وَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ ﴾ "اور عدن (یعنی یمن) کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی۔"(۱)

(2) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ وَ آخِرُ ذَالِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ ﴾ "آخری نشانی یہ ظاہر ہوگی کہ یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانکے گی۔"(۲)

(3) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ ... ﴾ "قیامت سے پہلے حضر موت یا حضرت موت کے سمندر کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس وقت کے لیے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم لوگ ملک شام میں رہائش اختیار کر لینا۔"(۳)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ ... ﴾ "لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا (ایک فرقے والے) لوگ رغبت کرنے والے، ڈرنے والے ہوں گے (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے، کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (یہ تیسرا فرقہ اہل کفر و شرک کا ہوگا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی، جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔"(٤)

⇦ یہ تو بیان تھا قیامت سے پہلے رونما ہونے والے حالات و واقعات کا، مزید برآں قیامت کے وقوع اور قیامت کے بعد (حشر نشر، حساب کتاب، شفاعت، جنت و جہنم وغیرہ) کے تفصیلی احوال کے لیے ہماری دوسری کتاب "**آخرت کی کتاب**" ملاحظہ فرمایئے۔

---

(۱) [مسلم (۲۹۰۱) کتاب الفتن : باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة] (۲) [ایضا]

(۳) [**صحیح** : المشکاة (٦٢٦٥) التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان (٧٢٦١) صحیح ترمذی، ترمذی (٢٢١٧) کتاب الفتن : باب لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من قبل الحجاز، ابن ابی شیبة (٦٢٣/٨) مسند احمد (١١/٢)] شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحدیثیة (٥١٤٦)]

(٤) [بخاری (٦٥٢٢) کتاب الرقاق : باب کیف الحشر]

باب المسائل المتفرقة عن الدجال و اشراط الساعة

دجال اور علاماتِ قیامت سے متعلقہ چند متفرق مسائل کا بیان

کیا دجال اولادِ آدم میں سے ہے؟

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ دجال اولادِ آدم میں سے ہی ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ وہ شیطان ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا باپ انسان ہے جبکہ اس کی ماں جن ہے، (واضح رہے کہ) ایسے تمام اقوال درست نہیں اور جو بات (دلائل سے) ظاہر ہے وہ یہی ہے کہ دجال اولادِ آدم میں سے ہی ہے، وہ بھی کھانے پینے جیسے اُمور کا محتاج ہوگا نیز اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام اسے انسان کو قتل کرنے کی طرح ہی قتل کریں گے۔[1]

کیا دجال کا ظہور مُردوں پر بھی ہوگا

کیا دجال کا ظہور ساری مخلوق پر ہوگا، بالفاظِ دیگر کیا دجال مردوں کو بھی اٹھا سکے گا یا اسے صرف زندوں کی طرف ہی بھیجا جائے گا؟ سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی نے اس طرح کے ایک سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ دجال صرف زندوں پر ہی خروج کرے گا۔ رہی بات مردوں کی تو انہیں صرف قیامت کے بعد ہی اٹھایا جائے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝١٥ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝١٦ ﴾ [المؤمنون : ۱۵۔۱۶] ''اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مر جانے والے ہو۔ پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔''[2]

دجال کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟

احادیث میں دجال کو کائنات کا سب سے بڑا فتنہ کہا گیا ہے۔ اس قدر عظیم فتنہ ہونے کے باوجود آخر کیا وجہ ہے کہ دجال کا ذکر قرآن میں موجود نہیں؟ اس سوال کے جواب میں کچھ اہل علم نے قرآن سے دجال کا وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جیسا کہ ایک آیت میں ہے کہ ﴿ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ﴾ [الأنعام : ۱۵۸] ''جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی تو اس دن کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔'' ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن نشانیوں کا ذکر اس آیت میں ہے ان میں دجال بھی شامل ہے۔ چنانچہ فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

---

(۱) [مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین (۱۹/۲)]

(۲) [فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (۱۴۸/۳)]

وَ الدَّجَّالُ وَ دَابَّةُ الْاَرْضِ ﴾ ''جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا مفید ثابت نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان والا نہیں یا جس نے حالتِ ایمان میں کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض کا خروج۔''(۱)

اس کوشش کے بعد بھی فی الحقیقت وہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ قرآن میں وضاحت کے ساتھ دجال کا ذکر کیوں موجود نہیں؟ کیونکہ یہ وضاحت تو حدیث میں ہے کہ اس آیت کے مصداق میں دجال بھی شامل ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اس لیے ہے کیونکہ فرعون اور یاجوج ماجوج وغیرہ جیسے فتنے جو دجال سے ادنیٰ ہیں، ان کا ذکر جب قرآن میں موجود ہے تو دجال جو سب سے بڑا فتنہ ہے اس کا ذکر کیوں موجود نہیں؟

ہماری رائے یہ ہے کہ قرآن میں دجال کا ذکر نہ کرنے کا سبب اور حقیقی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس بارے میں یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ((وَ الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی)) ''اس کا حقیقی علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔''(۲) اور اگر کچھ غور کیا جائے تو قرآن میں دجال کے عدمِ ذکر کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ حدیث کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے بعض اہم اُمور کا ذکر قرآن کی بجائے صرف حدیث میں ہی کیا ہے۔ جیسا کہ دجال کا ذکر ہے، اسی طرح غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو (۱۰۰) کوڑوں کے علاوہ ایک سال جلاوطنی کی سزا کا ذکر صرف حدیث میں ہی ہے(۳)، شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی سزا بھی حدیث میں ہی مذکور ہے(۴)، پھوپھی اور بھتیجی کو یا خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اس بات کا ذکر بھی صرف حدیث میں ہی ہے۔(۵) مزید برآں نصابِ زکوٰۃ، رکعاتِ نماز، الفاظِ اذان، مناسکِ حج اور متعدد ایسے مسائل ہیں جن کا ذکر صرف حدیث میں ہی ہے۔

درج بالا توضیح سے ثابت ہوا کہ دجال کے علاوہ بھی بہت سے ایسے اہم مسائل ہیں جن کا ذکر قرآن میں نہیں بلکہ صرف حدیث میں ہے لہٰذا جیسے ہم اُن تمام مسائل کو تسلیم کرتے ہیں اسی طرح دجال کی پیش گوئی پر ایمان رکھنا بھی ہم پر واجب ہے۔ اور دجال کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟ اس سوال کا جواب وہی ہے جو اس سوال کا ہے کہ درج بالا تمام مسائل کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟ اور وہ جواب یہ ہے کہ حدیث جیسے قرآن کریم کی تشریح و تفسیر کرتی ہے اسی طرح بعض ایسے اضافی مسائل بھی بیان کرتی ہے جن کا ذکر قرآن میں بالکل بھی موجود نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

(۱) [مسلم (۱۵۸) کتاب الایمان : باب بیان الزمن الذی لایقبل فیه الایمان]

(۲) [فتح الباری (۱۳/۱۱۰)]

(۳) [بخاری (۶۸۳۱) کتاب الحدود : باب البکران یجلدان وینفیان]

(٤) [مسلم (۱۶۹۰) کتاب الحدود : باب حد الزنی ، ابوداؤد (٤٤۱۶) ترمذی (۱٤۳٤)]

(۵) [بخاری (۵۱۰۸) کتاب النکاح : باب لا تنکح المرأة علی عمتها]

More Books Visit www.iqbalkalmati.blogspot.com

دجال کے کانا ہونے کا مفہوم

(سعودی مستقل فتویٰ کمیٹی) دجال کا کانا ہونا حقیقی ہے (یعنی دجال حقیقی طور پر کانا ہوگا) کیونکہ کلام میں اصل حقیقت ہی ہوتی ہے۔ (۱)

گناہوں کی کثرت اللہ تعالیٰ کے عمومی عذاب کا سبب ہوگی

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَاصِي فِي أُمَّتِي عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهِ ﴾ "جب میری امت میں گناہ عام ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنا عذاب سب پر نازل فرما دے گا۔" یہ سن کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ﴿ أَمَا فِيهِمْ صَالِحُونَ ﴾ "کیا ان میں نیک لوگ نہیں ہوں گے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، پھر ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو پھر ان نیک لوگوں کو کیوں عذاب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ ﴾ "(دنیا میں) نیک لوگوں پر بھی (گناہگار) لوگوں جیسا ہی عذاب آئے گا لیکن (روزِ قیامت) نیک لوگ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف لوٹ جائیں گے۔" (۲)

ایسا بدترین وقت بھی آئے گا کہ لوگ سرعام بدکاری کریں گے

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدُوا فِي الطُّرُقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ ﴾ "قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ راستوں میں گدھوں کی طرح بدکاری کریں گے۔" (۳)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ﴿ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَفْنَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فَيَفْتَرِشُهَا فِي الطَّرِيقِ فَيَكُونُ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هٰذَا الْحَائِطِ ﴾ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کے ختم ہونے سے پہلے ایسا وقت آئے گا کہ مرد عورت کے ساتھ راستے میں بدکاری کرے گا۔ اس وقت لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہوگا جو کہے گا، اگر تم اس دیوار کے

---

(۱) [فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (۱٤٧/٣)]

(۲) [طبرانی کبیر (۳۲۵/۲۳)، (۱۹٦۹۹) مسند احمد (۳۰٤/٦) امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ احمد نے اسے دو سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ [مجمع الزوائد (۲٦٨/٧)] حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [بذل الماعون فی فضل الطاعون (۱۲۹) مطبوعه، دار الکتب الاثریه]

(۳) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (٤٨١) التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان (٦٧٢٩) ابن ابی شیبة (٦٤/١٥) مسند بزار (٢٣٥٤) ابن حبان (١٧٠/١٥) مجمع الزوائد (١٢٤٥٢)]

پیچھے ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔"(۱)

علاماتِ قیامت کے موضوع پر مختلف کتب

کچھ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ تالیف کے آغاز سے ہی اہل علم نے علاماتِ قیامت کے موضوع کو پیش نظر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر جہاں محدثین نے اپنی اپنی کتب (جیسے صحاح ستہ وغیرہ) میں عنوانات قائم کیے وہاں الگ سے مستقل کتب بھی تالیف فرمائیں۔ اس سے اس موضوع کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ بہر حال علاماتِ قیامت کے حوالے سے چند اہم کتب کے اسماء حسب ذیل ہیں:

1- کتاب السنة و الفتن ،از امام عبدالرحمٰن بن مہدی۔

2- کتاب الفتن ،از امام نعیم بن حماد مروزی ابوعبداللہ خزاعی۔

3- کتاب الفتن ،از اسماعیل بن عیسیٰ عطار۔

4- کتاب الفتن ،از عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ۔

5- کتاب الفتن ،از عثمان بن ابی شیبہ۔

6- کتاب الفتن ،از حنبل بن اسحٰق۔ ابن عم الامام احمد بن حنبل۔

7- کتاب الملاحم ،از ابوداود سلیمان بن اشعث۔

8- کتاب الملاحم ،از ابوالحسین احمد بن جعفر۔

9- کتاب الفتن ،از محمد بن حسین ابوبکر آجری۔

10- کتاب الفتن ،از ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن حیان۔ المعروف بابی الشیخ۔

11- المنبه للفطن من غوائل الفتن ،از ابوالحسن علی بن محمد قابسی۔

12- السنن الواردة فی الفتن و غوائلها و الساعة و اشراطها ،از ابوعمر عثمان بن سعید مقری دانی۔

13- کتاب الفتن ،از ابوبکر محمد بن ولید طرطوشی۔

14- کتاب اشراط الساعة ،از عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی۔

15- عقود الدرر فی اخبار المنتظر ،از یوسف بن یحییٰ بن علی مقدسی۔

---

(۱) [صحیح ابن حبان (۱۷۱/۱۵) مسند ابو یعلی (۴۳/۱۱) حافظ بوصیری فرماتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے البتہ یہ مرفوعاً بھی مروی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ [اتحاف الخیرة المهرة (۹۲/۸)] امام ہیثمیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ [مجمع الزوائد (۳۲۴/۷)] ابو یعلی کی تحقیق کرتے ہوئے حسین سلیم اسد نے اس روایت کی سند کو قوی کہا ہے۔ [۶۱۸۳]

16- التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة ،ازشمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی۔
17- النهاية فی الفتن والملاحم ،ازابوالفداء اسماعیل بن عمر قرشی۔المعروف بابن کثیر۔
18- القناعة فیما یحسن الاحاطة به من اشراط الساعة ،ازابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی۔
19- کتاب اشراط الساعة ،ازجمال الدین یوسف بن عبدالھادی مقدسی دمشقی۔
20- الحصر والاشاعة فی اشراط الساعة ،ازجلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی۔
21- درر البراعة فی اشراط الساعة ،ازشمس الدین محمد بن علی بن احمد بن طولون صالحی دمشقی۔
22- الاشاعة لاشراط الساعة ،ازمحمد بن رسول برزنجی۔
23- الاذاعة لما کان وما یکون بین یدی الساعة ،ازمحمد صدیق حسن قنوجی۔
24- مختصر فی ملاحم والفتن ،ازنصراللہ بن عبداللہ بن عبدالمنعم التوخی۔
25- اتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم واشراط الساعة ،ازشیخ حمود تویجری۔
26- مختصر الاخبار المشاعة فی الفتن واشراط الساعة ،ازعبداللہ بن الشیخ سلیمان مشعلی۔
27- کتاب اشراط الساعة ،ازشیخ یوسف بن عبداللہ الوابل۔
28- فقد جاء اشراطها ،محمود عطیہ محمد علی۔
29- نزول عیسی بن مریم آخر الزمان ،ازجلال الدین سیوطی۔
30- اشراط الساعة ،ازعبداللہ بن سلیمان الغفیلی۔

باب الاحادیث الضعیفة عن الدجال و اشراط الساعة

دجال اور علاماتِ قیامت سے متعلقہ چند ضعیف احادیث کا بیان

(1) ﴿ مِنْ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ ﴾ ''قیامت کے قریب عربوں کی بربادی ہوگی۔''(۱)

(2) ﴿ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْتَبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِاَسْمَائِهِمَا وَ اَسْمَاءِ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَ الْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَ ذَالِكَ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ : اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ اَلَسْتُ اُحْيِيْ وَ اُمِيْتُ ؟ ... عِنْدَ عُقْبَةِ اَفِيْقٍ ﴾ ''دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو نبیوں کے روپ میں ہوں گے اگر میں چاہوں تو ان کے اور ان کے آباء واجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ ایک دجال کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوگا اور یہ آزمائش کے لیے ہوں گے۔ دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے مگر اس کی بات دوسرے فرشتے کے سوا کوئی نہیں سنے گا اور اس کا ساتھی فرشتہ جواب میں کہے گا ہاں! تیری بات سچی ہے۔ لوگ اس فرشتے کی بات سن کر سمجھیں گے کہ شاید یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے اور یہ آزمائش ہوگی۔ پھر دجال مدینے کی طرف بڑھے گا مگر اسے مدینے میں داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا، یہ فلاں آدمی کی بستی ہے پھر وہ شام کی طرف چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے افیق کی گھاٹی کے قریب (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں) قتل کرائیں گے۔''(۲)

(3) ﴿ اَلْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ ﴾ ''جنگِ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح اور خروجِ دجال (یہ تینوں کام صرف) سات ماہ میں ہوں گے۔''(۳)

(4) ﴿ اِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا الْحَرَمَ وَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَ اِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالًا شَدِيْدًا ثُمَّ يُهْلِكُهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ جُنُوْدَهُ ﴾ ''وہ (دجال) ساری زمین پر غالب آجائے گا مگر بیت اللہ اور بیت المقدس تک نہیں پہنچ پائے گا۔ بیت المقدس میں موجود مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو ان مسلمانوں کو شدید زلزلوں سے دوچار کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے

---

(۱) [ضعیف : السلسلة الضعیفة (٤٥١٥) ضعیف الجامع الصغیر (٥٢٨٥) ترمذی (٣٩٢٩)]

(۲) [ضعیف : مسند احمد (٢٢١/٥) طبرانی کبیر (٦٤٤٥)] شیخ شعیب ارناؤوط فرماتے ہیں کہ اس سیاق کے ساتھ یہ روایت ضعیف ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (٢١٩٧٩)]

(۳) [ضعیف : المشکاة (٥٤٢٥) ضعیف الجامع (٥٩٤٥) ضعیف ابن ماجه (٨٩٠) ابو داود (٤٢٩٥) کتاب الملاحم : باب فی تواتر الملاحم، مسند احمد (٢٣٤/٥)] شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (٢٢٠٩٨)]

لشکروں کو تباہ و برباد کر دیں گے۔''[۱]

(5) ﴿لَتُقَاتِلُنَّ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُقَاتِلَ بَقِيَّتُكُمُ الدَّجَّالَ عَلَى نَهْرِ الْأُرْدُنِ أَنْتُمْ شَرْقِيَّهُ وَ هُمْ غَرْبِيَّهُ﴾ ''تم لوگ ضرور مشرکین سے جنگ کرو گے حتی کہ تمہارے لشکر سے باقی ماندہ لوگ دجال سے جنگ کریں گے، دریائے اردن پر تم لوگ مشرقی کنارے پر ہو گے اور دجال کا لشکر مغربی کنارے پر ہوگا۔''[۲]

(6) ﴿إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ ... وَمَسْخًا﴾ ''جب میری امت پندرہ کام اپنا لے گی تو اس پر آزمائش اُتر آئے گی۔ (وہ کام یہ ہیں): (1) جب غنیمت متداول مال کی حیثیت اختیار کر لے گی (یعنی کسی کو مالِ غنیمت سے دیا جائے گا اور کسی کو محروم کر دیا جائے گا)' (2) امانت کو مالِ غنیمت سمجھ لیا جائے گا (یعنی لوگوں کی دی ہوئی امانتوں پر یوں قبضہ کر لیا جائے گا جیسے جنگ میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت ہے)' (3) زکوٰۃ تاوان بن جائے گی (یعنی لوگوں پر اس کی ادائیگی گراں ہو جائے گی کیونکہ وہ اسے مال کی پاکیزگی کا سبب یا حکم الٰہی نہیں بلکہ چٹی یا تاوان سمجھ لیں گے)' (4) مرد (ہر جائز و ناجائز کام میں) اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا (5) مگر اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا' (6) اپنے دوست کے ساتھ اچھے برتاؤ کے ساتھ پیش آئے گا (اور اسے اپنے قریب لائے گا) (7) مگر اپنے والد (پر زیادتی کرے گا اور اس) کو خود سے دور ہٹائے گا' (8) مساجد میں (جھگڑوں' تجارتی لین دین اور لہو و لعب کی) آوازیں بلند ہوں گی' (9) قوم کا کفیل و نگران (یعنی سردار) ان کا سب سے گھٹیا اور کمینہ شخص ہوگا' (10) آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی (مبادا کہ انہیں اس کا شر نہ پہنچ جائے)' (11) شرابیں پی جائیں گی' (12) (بلا ضرورت) ریشم پہنا جائے گا' (13) ناچ گانے والی عورتیں اور (14) گانے بجانے کے آلات پکڑ لیے جائیں گے' (15) اس امت کے آخری لوگ (یعنی بعد میں آنے والے) پہلوں (یعنی سلف صالحین) کو لعنت ملامت کریں گے (اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالانے میں سلف صالحین کی اتباع واقتدا نہیں کریں گے اور یہ انہیں لعنت کرنے کے ہی مترادف ہے' جب امت کے لوگ یہ کام کرنے لگیں) تو انہیں چاہیے کہ پھر سرخ آندھی اور خسف و مسخ (زمین میں دھنسا اور صورتیں بدل جانا) کا انتظار کریں (یعنی پھر انہیں لازماً ایسے عذابوں سے دوچار کیا جائے گا)۔''[۳]

---

(۱) [**ضعیف** : طبرانی کبیر (۲۲۷/۸) السنن الکبری (۳۳۹/۲) مسند احمد (۲۲/۵) مجمع الزوائد (۴۴۸/۲)] شیخ البانیؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔[التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان (۲۸۴۵)] شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۰۱۹۰)]

(۲) [**ضعیف** : ضعیف الجامع الصغیر (۴۶۵۶) مجمع الزوائد (۶۶۸/۷)]

(۳) [**ضعیف** : ضعیف ترمذی' ترمذی (۲۲۱۰) العلل المتناهیة (۱۴۲۱/۲) الکشف الالهی (۳۳/۱)] علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں *انقطاع* ہے۔[تحفة الاحوذی (۶۹/۶)]

خاتمہ

گزشتہ اَوراق میں علاماتِ قیامت کے حوالے سے جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ اور نتائجِ بحث چند سطور میں ملاحظہ فرمائیے۔

☆ علاماتِ قیامت کا مطالعہ، اس موضوع پر پڑھنا پڑھانا اور سیکھنا سکھانا عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے تاکہ دنیوی عیش پرستی میں مگن لوگوں کے دلوں میں فکرِ آخرت پیدا کر کے ان کے دلوں میں ایمان مضبوط کیا جا سکے اور انہیں اعمالِ صالحہ کی کثرت کے ذریعے آخرت کی تیاری میں مشغول کیا جا سکے۔

☆ ایمان بالغیب کی اسلام میں بہت اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ متقی مومنوں کی ابتدائے قرآن میں یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر قرآن بھی انہی غیب پر ایمان رکھنے والے مومنوں کو ہی ہدایت دیتا ہے۔ نیز غیب کا علم یا غیب کی خبر دینا صرف اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کوئی بھی علم غیب کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا اور گمراہ قرار پائے گا اور نبی کریم ﷺ نے جو پیش گوئیوں کی صورت میں قیامت سے پہلے رونما ہونے والے حالات وواقعات کی خبر دی ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ عالم الغیب تھے بلکہ آپ تو وہی خبر امت تک پہنچاتے تھے جو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی آپ کو بتاتے تھے اور عالم الغیب وہ ہوتا ہے جسے بغیر بتائے ہر چیز کی خبر ہو۔

☆ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت واتباع کرے کیونکہ آپ ﷺ کی اطاعت ہی ذریعہ نجات ہے۔

☆ آپ ﷺ کی بتائی ہوئی ہر خبر اور پیش گوئی پر من وعن ایمان رکھنا چاہیے، اس میں کسی بھی قسم کی تاویل وتحریف سے کام نہیں لینا چاہیے خواہ کوئی خبر متواتر ہو یا آحاد۔

☆ نبوی پیش گوئیوں کی تعبیر کا صحیح منہج یہ ہے کہ انہیں حقیقی معنی پر ہی محمول کیا جائے، چنانچہ احادیث میں مذکور اشخاص سے مراد خاص اشخاص، علاقوں سے مراد خاص علاقے اور حیوانات وجمادات سے خاص حیوانات وجمادات ہی مراد لیے جائیں۔

☆ علاماتِ قیامت سے مراد صرف وہ نشانیاں ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی۔

☆ ایسا ہرگز نہیں کہ جو چیز قیامت کی علامت کے طور پر ذکر کی گئی ہے وہ بری ہی ہو بلکہ اچھی بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعثتِ نبوی بھی قیامت کی ایک نشانی ہے جو کہ سراسر انسانیت کے لیے رحمت اور ہدایت کا موجب ہے۔

☆ قیامت کی جو علامات ظاہر ہو چکی ہیں وہ نبی کریم ﷺ کے معجزات میں سے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے جیسی مستقبل کی خبر دی پھر ویسا ہی واقع بھی ہوا، یقیناً یہ آپ کی نبوت و رسالت کی صداقت کی دلیل ہے۔

☆ ارضِ حجاز سے روشن ہونے والی آگ قیامت کی چھوٹی علامات میں سے ہے جبکہ قیامت کے قریب ایک دوسری آگ ظاہر ہوگی جو لوگوں کو محشر کی جانب ہانکے گی، وہ قیامت کی بڑی علامات میں سے ہوگی۔

☆ بہت سے جھوٹے دجال ظاہر ہو چکے ہیں جو نبوت کا دعویٰ کرتے رہے ہیں، یہ سلسلہ آخری دجال یعنی دجالِ اکبر کے ظہور تک جاری رہے گا۔

☆ ابن صیاد کے متعلق راجح رائے یہی ہے کہ وہ بھی چھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال تھا، دجالِ اکبر نہیں تھا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

☆ قیامت کی جب پہلی بڑی علامت ظاہر ہوگی تو باقی اسی طرح ترتیب سے ظاہر ہوں گی جیسے تسبیح کے دانے مرتب ہوتے ہیں۔

☆ دجالِ اکبر بھی اولادِ آدم میں سے ہی ہوگا۔

☆ کائنات کا سب سے عظیم فتنہ ہونے کے باوجود دجالِ اکبر کا ذکر قرآن میں کیوں نہیں؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، البتہ اس کی ایک حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس سے حدیث کی اہمیت اُجاگر کرنا مقصود ہے۔

☆ قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے آخری یہ ہوگی کہ ایک آگ کا ظہور ہوگا جو لوگوں کو ارضِ محشر کی جانب ہانکے گی اور پھر اس کے بعد قیامت ہی قائم ہوگی۔

☆ علاماتِ قیامت کے موضوع پر لکھی جانے والی مستقل کتب کا بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع کی اہمیت و ضرورت کے پیشِ نظر اہل علم نے اس پر تالیف و تصنیف کا کام زمانہ تالیف کے آغاز سے ہی شروع کر دیا تھا جو تا حال جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

☆ دیگر اُمور کی طرح چند علاماتِ قیامت کا ذکر بھی بعض ضعیف روایات میں ہے جن سے استشہاد و استدلال درست نہیں۔

تفہیم کتاب وسنت

17

کتاب الدجال واشراط الساعۃ

قیامت کی نشانیاں ایک ایسا اہم موضوع ہے جسے کسی زمانے میں بھی نظر انداز نہیں کیا گیا حتی کہ زمانہ تالیف کے آغاز سے ہی اہل علم نے اس کی طرف بھرپور توجہ دے رکھی ہے۔ اس موضوع پر قدیم ترین مستقل کتابوں میں امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ (م ۱۹۸ھ) کی "کتاب السنۃ والفتن" ہے۔ اُس دور سے تا حال اس موضوع پر مسلسل لکھا جا رہا ہے اور تا قیامت لکھا جاتا رہے گا۔ کیونکہ علاماتِ قیامت کا مطالعہ اور اس حوالے سے تعلیم وتعلم ہر دور کی اشد ضرورت ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں فکرِ آخرت پیدا کی جا سکے اور انہیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے نکال کر اعمالِ صالحہ میں مشغول کیا جا سکے۔ پیش نظر کتاب "دجال اور علاماتِ قیامت کی کتاب" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

دورِ حاضر کے معروف دینی سکالر اور متعدد علمی کتب کے مصنف حافظ عمران ایوب لاہوری کی یہ تازہ تصنیف اس لحاظ سے نہایت مفید ہے کہ اس میں قیامت کی نشانیوں کے بیان کے ساتھ ساتھ ان کے وقوع یا عدم وقوع کی بھی حتی الامکان نشاندہی کی گئی ہے۔ مزید برآں صرف صحیح احادیث سے استشہاد، حوالہ جات کی تفصیل، تخریج وتحقیق اور سلف صالحین اور عرب علما کے اقوال وفتاویٰ کی روشنی میں ضروری توضیحات نے اس کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔

اس پرفتن اور مادہ پرستی کے دور میں (کہ جس میں ہر طرف حوادث کی آندھیاں چل رہی ہیں، مصائب کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں، فتنوں کی بارشیں ہو رہی ہیں) وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر تحریر کی جانے والی یہ کتاب عوام وخواص کی اصلاح، فتنوں سے بچاؤ اور دلوں میں فکرِ آخرت پیدا کرنے کے لیے ایک بہترین رہنما ثابت ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

مفتی عبدالولی حقانی حفظہ اللہ
مدیر شعبۂ فقہ، دارالسلام لاہور

تفہیم کتاب وسنت کا تحقیقی وطباعتی ادارہ
فقہ الحدیث پبلیکیشنز
لاہور — پاکستان
0300-4206199
Website: fiqhulhadith.com, E-Mail: editor@fiqhulhadith.com